صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 03 جولائی 2007ء بمطابق 17 جمادی الثانی 1428ہجری صبح دس بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہاں خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

مَا عِندَكُمۡ يَنفَدُ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ بَاقٍۗ وَلَنَجۡزِيَنَّ ٱلَّذِينَ صَبَرُوٓاْ أَجۡرَهُم بِأَحۡسَنِ مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ O مَنۡ عَمِلَ صَٰلِحٗا مِّن ذَكَرٍ أَوۡ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤۡمِنٞ فَلَنُحۡيِيَنَّهُۥ حَيَوٰةٗ طَيِّبَةٗۖ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ أَجۡرَهُم بِأَحۡسَنِ مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ O فَإِذَا قَرَأۡتَ ٱلۡقُرۡءَانَ فَٱسۡتَعِذۡ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ O إِنَّهُۥ لَيۡسَ لَهُۥ سُلۡطَٰنٌ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَلَىٰ رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُونَ۔

(ترجمہ): جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے کہ (کبھی ختم نھیں ہو گا) اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم اُن کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے۔ جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت وہ مومن بھی ہو گا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) اُن کے اعمال کا نھایت اچھا صلہ دیں گے۔ اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے پناہ مانگ لیا کرو۔ کہ جو مومن ہیں اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اُن پر اس کا کچھ زور نھیں چلتا۔ وآخِرُ الدَعوَانا أنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

رسمی کارروائی

محترمہ آفتاب شبیر: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

محترمہ آفتاب شبیر: سر! میرا ہیلتھ کے اوپر پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ منسٹر ہیلتھ نہیں ہیں وہ آجائیں تو تب میں پیش کروں؟

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ پوائنٹ آف آرڈر سر، جناب سپیکر صاحب! دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سے پہلے ایک خاتون کھڑی ہوئی ہیں۔ اس لئے میں ان کو فلور دیتا ہوں۔

محترمہ آفتاب شبیر: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب! سر یہ بی ایچ یو ہاسپٹل مانسہرہ کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ سر! یہ 19 ای سی جی ٹیکنیشنز کو انہوں نے سر ایک ہی نوٹیفکیشن میں ان سب کو Terminate کر دیا۔ سر! ان کو Contract basis پر وہاں رکھا گیا تھا اور ابھی تک ان کے تین سال بھی پورے نہیں ہوئے او زلزلے کے دوران انہوں نے اپنی انتہائی خدمات اور اپنا لوگوں کے لئے بھی دن رات ایک کر دی اور وزیر اعلیٰ سرحد سے انہوں نے اپنی پوسٹیں ہیں ان کو Extend بھی کروایا لیکن سر ان پوسٹوں پر دوبارہ اور لوگوں سے انٹرویو لے کر ان کی تقرریاں شروع کی ہوئی ہیں۔ سر! ان کے حال پر رحم کیا جائے اور ان کو دوبارہ وہاں پر بحال کیا جائے جب تک کہ ان کا مزید کوئی انتظام نہیں ہوتا یا ان کو دوبارہ بحال نہیں کیا جاتا ان کے کام کو وہاں پر جاری رکھنے کے لئے سر نوٹیفکیشن جاری کیا جائے۔ شکریہ۔

مولانا محمد ادریس خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): تھینک یو سر۔ سر! یہ آفتاب شبیر صاحبہ نے جو یہاں پر نکتہ اٹھایا ہے سر یہ انیس واقعی Skilled اور Experienced employees تھے جنہیں اس پراجیکٹ کے لئے بھرتی کیا گیا تھا۔ حالانکہ انکی سروسز ختم ہو چکی ہیں اور انہیں بہت ذمہ داری سونپی گئی، زلزلے سے تباہ شدہ ڈی ایچ کیو ہاسپٹل مانسہرہ جو کہ ایک زلزلے کے دوران ٹربل پوائنٹ تھا اور وہاں پر سروسز کی انتہائی ضرورت تھی۔ وہاں پر انہوں نے خدمات انجام دیں اور بے تحاشہ خدمت کی لوگوں کی۔ اب سر! یہ ہیں

سارے Youngsters اور Skilled ہیں اگر انہیں جب پراجیکٹ بھی موجود ہے اور پراجیکٹ کے لئے نئے لوگ یہ بھرتی کریں گے تو ان کا حق بنتا ہے کہ یہ وہاں پر کیونکہ Skilled ہیں، Experienced ہیں تو ان کی Services terminate نہ کی جائیں۔ دوسرا میں درخواست کروں گا ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں نہیں تو آصف اقبال آج کل ڈیل کر رہے ہیں، یہ ایکٹنگ قائد ایوان ہیں تو ہم ان سے درخواست کریں گے کہ اسے سر! فوری طور پر یہ سیشن کے بعد یہ محکمے کے ساتھ اس پر بات کریں تھینک یو ویری مچ سر۔

مولانا محمد ادریس: سپیکر صاحب۔

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب مظفر سید: شکریه جناب سپیکر۔ هم دا خبره ښکه چې شهزاده صاحب اوکړه او آفتاب شبیر صاحبه اوکړه۔ هم د دی سره ملا جلا هم دا یوه خبره په دیر، بونیر په دغه ایریا کښې ټوله راپیښه شوه چې کوم میل نرس او چارج نرس او یا چارج نرس دوئ اغستې وو او کوم، هغه ته د هغوی هغه کنټریکټ یا د هغوی هغه پیریډ پورا شوو، د حکومت د وعدے مطابق هغه Renewal ئے له نه دے کړے۔ هغوی له نه وی Regularize کړه۔ هسپتالونه خالی کړه او ټول مریضان هم دغه شانتے بے یار و مدد ګار پراته او هغې سره هغه خلقو کښې هم یو زبردسته مایوسی وه۔ دوئ بار بار په فلور باندې هم یقین دهانی ورکړې وه، په میټنګ کښې هم ورکړې وه خو تاحال فائل د یو ځائے نه بل ځائے ته Movement نه دے کړے۔ چې کله مونږ ډی جی صاحب سره رابطه کوؤ، کله د سیکرټری صاحب سره رابطه کوؤ، کله د منسټر صاحب سره رابطه کوؤ او مسلسل هغه خلق دا سې طرف ته راروان دے او د دی میل نرس، چارج نرس د دی کیډر والاؤ خلقو د طرف نه هم یو پریشر راروان دے، دا یو ډیره اهمه خبره ده او نن په هیلته باندې سوالات دی نو حکومت د دی په دغه سره نوټس واخلی ښکه چې ټول هسپتالونه خالی شول او ښنک شهزاده صاحب اوفرمائل دا Trained خلق دے۔ دا ټهیک ټهاک په انټرویو باندې راغلے خلق دے او یو ډیره مایوسی دوئ کښې پهیلاؤ ده جناب سپیکر۔

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: هم د ے سره متعلق د ے ؟

مولانا محمد ادریس: دا جی د هیلتھ سره متعلقه د ے جی۔شکریه سپیکر صاحب! دا جی زمونږ په تنګی کښې چې کوم هسپتال د ے هغې کښې د سټاف ډیر زیات کمے د ے۔ما خو منسټر صاحب په نوټس کښې هم راوستې وه، نو هغه دا-----

جناب سپیکر: دا د دی سره متعلق نه د ے ،تاسو دا سې اوکړئی چې-----

مولانا محمد ادریس: دا ډیره اهمه ده جی، روزانه په احتجاجونه کیږی، اخبارا تو کښې په راځی او سپیکر صاحب په لړه که تاسو څنګه مناسب ګنړئی نو-----

جناب سپیکر: دا د ے سره متعلق نه د ے۔ تاسو دا فی الحال پریږدئی، دا بله ډیره Serious مسئله ده۔

مولانا محمد ادریس: جی۔جی۔

جناب سپیکر: او هسپتالونه بندیږی، وارډونو ته تالے لګیدلی دی نو دا هغه مسئله ده۔دا ستاسو دا مسئله چې ده دا هیلتھ منسټر چې راشی نو بیا به اوکړو-----

مولانا محمد ادریس: ٹهیک شوه جی۔مهربانی۔

جناب سپیکر: جی آصف اقبال داودزئی صاحب۔

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں، جس طرح لیڈر نے بھی بیان فرمایا، میں اتنے میں سیکرٹری ہیلتھ سے Confirmation لے لوں گا اس بارے میں کچھ ڈیٹیل ہم لے لیں گے اور ہم Ensure کریں گے کہ جو وہاں یہ پہلے سے موجود جو Skilled staff ہے تو Ensure کریں گے کہ وہاں پہ ہم ان کو دوبارہ Recruit کریں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: سر! دوئ خو Assurance ورکوی خو زه وایمه چې د دی د پاره یو داسې ټائم پکار د ے څنګه جی چې تاسو ته پته ده، دا خو، کیا جائے گا، سوچ رہے ہیں، ہو جائے گا یہ تو روٹین کی باتیں ہیں یہ تو ہوتی رہتیں ہیں۔اصل مسئلہ جس طرح آپ نے فرمایا کہ ہاسپٹلز بند

ہونے والے ہیں اور اس حوالے سے تھوڑا سا Assurance یہ جس حوالے سے، میرا خیال میں اطمینان بخش جواب نہیں دے رہے ہیں۔

محترمہ آفتاب شبیر: جناب سپیکر! یہ میرے پاس پوری اسکی تفصیل موجود ہے تو اگر آپ کہیں تو منسٹر صاحب کو دے دوں؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی سلسلے میں میرے چیمبر میں ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں فنانس والے، اسٹیبلشمنٹ والے اور ہیلتھ والے، ہیلتھ منسٹر، فنانس منسٹر یہ سارے اس میں شریک تھے اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ فی الفور ہم Summary move کریں گے اور جو پراجیکٹس کے تحت یعنی اے ڈی پی سکیم تھی تو اس کو ہم ایک سال کے لئے Continue رکھیں گے اور Meanwhile اس کے جو انٹرویوز اور اس کے لئے جو طریقہ کار ہے وہ اخبارات میں آئے ہیں یہ لوگ Apply بھی کریں گے اور یہ Continue رہیں گے تو اسی سلسلے میں آصف اقبال داودزئی صاحب! آپ اس کو Expedite کریں کہ کونسے مرحلے میں ہے وہ؟ کیونکہ بہت بڑی بے چینی ہے اور بے چینی یہ نہیں ہے اس کے ڈائریکٹ یعنی مریضوں کی، مطلب ہے کہ وابسطہ ہے تو لہذا یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے تو اس کو جتنا جلد نمٹایا جائے تو میرے خیال میں بہتر ہوگا۔ اب چونکہ ہیلتھ منسٹر صاحب وہ چھٹی پر ہیں اور اس کے محکمے سے متعلق سوالات ہیں تو جس طرح ایوان فیصلہ کریں گے کیونکہ مجھے بہت سے۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: آصف اقبال صاحب ہیں نا۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب مشتاق احمد غنی: آصف اقبال صاحب ہیں نا جواب دیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اچھا، کوئسچنز آور۔ سوال نمبر 1772 جناب مشمر شاہ صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔ Not present, lapsed سوال نمبر 1798 جناب مولانا محمد جہانگیر خان، ایم پی اے۔ Not present, lapsed. Next سوال نمبر 1800 منجانب محترمہ فوزیہ فرح صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 1800 _ محترمہ فوزیہ فرح: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان ڈسٹرکٹ ٹیچنگ ہسپتال کے آرتھوپیڈک وارڈ میں ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کی کئی مرتبہ منظوری دینے کے باوجود مریضوں کے چیک اپ کے لئے (Image intensifier)امیج انٹنسفائر مشین موجود نہیں ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ ہسپتال میں امیج انٹنسفائر (Image intensifier)مشین کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) امیج انٹنسفائر مشین(Image intensifier machine) کی منظوری(Phase-II) پی سی ون میں دی جاچکی ہے تاہم اس کی خریداری فنڈز ریلیز ہونے پر ہوگی۔

(ج) چونکہ پی سی ون (فیز۔2) حال ہی میں منظور ہوا اور بلڈنگ تعمیر ابھی مکمل نہیں ہوا۔ جوں ہی بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہو گی آلات کی خریداری عمل میں لائی جائے گی۔

محترمہ فوزیہ فرح: جناب سپیکر! اس میں میں یہ کہنا چہ رہی تھی ابھی منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں کہ ہمیں کوئی Exact date بتادیں کہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے ڈیرہ اسماعیل خان کا تو یہاں پر یہ کب یہ کمرہ، یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ تعمیر ہو گا اور پھر یہ آلات خریدیں گے تو اس کی یقین دہانی کرادیں جی۔

حافظ حشمت خان (وزیر زکواۃ وعشر): On behalf of Minister Health۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سر! یہ ابھی ہیلتھ سیکرٹری صاحب نے دیئے ہیں۔ یہ Ongoing scheme میں شامل ہے اور انشاءاللہ جلد ہی اس پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 1801۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! یہ اس سوال پر میرا ایک ضمنی ہے۔

جناب سپیکر: ڈی آئی خان سے آپ کا کیا تعلق ہے؟ آپ تو۔۔۔۔۔

(قہقہے)

قائد حزب اختلاف: سر! ڈی آئی خان سے، ہمارا پورے صوبے سے تعلق ہے سر۔ پورے صوبے سے تعلق ہے ایک معصوم سا ضمنی سوال ہے کہ ہمیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے منہ سے پہلی دفعہ پورے صوبے کا نام سنا ہے ورنہ آپ تو خود معصوم تھے۔

قائد حزب اختلاف: سر! جب ظلم ہوتا ہے وہاں پر کھڑے ہو کر ہم اس جگہ کی بات کرتے ہیں تو بات یہ ہے۔

جناب سپیکر: جہاں ظلم ہوتا ہے شہزادہ گستاسپ خان وہاں یہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

(قہقہے/تالیاں)

قائد حزب اختلاف: جی ہاں۔

جناب سپیکر: چلیں۔

قائد حزب اختلاف: سر! یہ ایک معصوم سا سوال ہے یہ Image Intensifier machine۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

قائد حزب اختلاف: سر! اس کی یہ اگر ہمیں بتادیں کہ یہ کیا ہوتی ہے تو۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: اگر اس کو پتہ ہوتا تو وہ پھر وزیر صحت ہوتا۔

قائد حزب اختلاف: یہ فریش کو نسچن نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت صاحب! ان کو بتائیں آپ؟

وزیر زکواۃ وعشر: مجھے پتہ ہے جی۔ یہ فریش کو نسچن ہے انشاء اللہ میں نے آپ کو جواب دے دیا ہے۔ Next آپ کو جواب دے دوں گا۔

قائد حزب اختلاف: یہ فریش کو نسچن تو نہیں ہے۔ یہ تو سر مشین کے بارے میں ہے۔ انہوں نے کہا ہے یہ بہت جلد وہاں پر نصب کریں گے۔ تو یہ مشین کوئی نئی مشین تو نہیں ہے۔ ہاوس اس سے ہم واقف نہیں ہیں Because we are not technical people تو وزیر صاحب جواب دے رہے ہیں تو انہیں پتہ ہونا چاہیئے کہ یہ کیا چیز ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جواب میں انہوں نے لکھا بھی ہے کہ یہ اس کی منظوری کے لئے پی سی ون بن گئی ہے اور آچکی ہے تو پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پی سی ون میں آچکی ہے۔ تاحال۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو پھر پی سی ون میں منظوری دی جاچکی ہے تو وزیر صاحب کو تو پتہ ہوگا کہ یہ کیا چیز ہے؟

جناب مشتاق احمد غنی: بس صرف اتنا بتادیا جائے کہ یہ کس کام آتی ہے؟ ہمیں پتہ نہیں ہے Exact تو تھوڑی سی ہماری معلومات میں اضافہ ہو جائے گا۔

وزیرزکواۃ وعشر: یہ ہارٹ کے حوالے سے ہے جو Patient کو آکسیجن کی Deficiency ہوتی ہے یہ اسمیں استعمال ہوتا ہے۔اور ابھی میں نے ہیلتھ سیکرٹری صاحب اور اس کے سٹاف سے بات کی ہے انہوں نے کہا کہ ہے فنانس سے ہم نے، فنانس کو لیٹر بھیجا ہے اور انشاء اللہ جلد ہی اس کے فنڈز ریلیز ہو جائیں گے۔اور

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ کو نسخہ کو دیکھیں آیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان ڈسٹرکٹ ٹیچنگ ہسپتال۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر! یہ تو کام نہیں کرتے یہ کہنا ہے کہ آرتھوپیڈک وارڈ میں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیرزکواۃ وعشر: میں اپوزیشن لیڈر کو کہتا ہوں کہ آپ۔۔۔۔۔

محترمہ فوزیہ فرح: سر! یہ آرتھوپیڈک مشین ہے، ہڈیوں کے لئے استعمال ہوتی ہے، ہڈیوں کے جو مریض ہوتے ہیں ان کے لئے۔

وزیرزکواۃ وعشر: ہے نا۔آرتھوپیڈک وارڈ میں جس شخص کو Anaesthesia۔۔۔۔۔

محترمہ فوزیہ فرح: ہارٹ کا۔

وزیرزکواۃ وعشر: ہارٹ کا ہے۔جس وارڈ میں جس شخص۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل میں جب وہ آپریشن کے دوران یا بے ہوشی کے دوران کسی مریض کا سانس رک جاتا ہے تو اس کو Artificial طریقے سے جو مشین اس کو، مطلب ہے کہ ،دی جاتی ہے تو وہ۔۔۔۔۔

وزیرزکواۃ وعشر: جن پہ زیادہ وہ جو ہوتی ہوتی ہے Provide کرتی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ جواب نہ دیں آپ تو جواب نہیں دیں گے، جواب تو گورنمنٹ دے گی۔

وزیر زکواۃ و عشر: میں نے جواب دے دیا جی۔ آرتھوپیڈک وارڈ میں جس شخص کو آکسیجن لگایا جائے۔۔۔۔۔

محترمہ فوزیہ فرح: یہ آرتھوپیڈک وارڈ میں جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

وزیر زکواۃ و عشر: آپ بیٹھ جائیں میں جواب دیتا ہوں، ډاکټر صاحب خو به جواب درکړي جي۔

جناب سپیکر: یہ جواب نہیں ہے۔

(شور)

وزیر زکواۃ و عشر: سپیکر صاحب! دا کوئسچن ما هلته په سټاف باندې هم اوکړو ځکه ما ته یاد دی۔ ما وئیل کوئسچن، هلته نه کیږی چې کله ما ته ئے بریف راکولو پنډره منټ وړاندې نو دا ترینه ما تپوس اوکړو، هغوی دا خبره اوکړله چې کله د یو مریض ته سرجری کوی یا هغه ته د آکسیجن کمې وی هغه دوران کښې ده ته فی الفور چې هغه آکسیجن ده ته نه Provide کوی دا مشین ورته راشی، آرتهوپیډک وارډ کښې هم سرجری ضرورت راځی داسې نه ده چې انستهیزیا ضرورت چې دے یا آکسیجن ضرورت چې دے دا صرف په Heart patient نه دی۔ آرتهوپیډک وارډ کښې هم هغه بیمار چې وی د هغه سرجری اوشی۔۔۔۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: سر! وارڈ میں، وارڈ میں آپریشن نہیں ہوتا سر۔ وارڈ میں آپریشن نہیں ہوتا۔ سر ہم یہ درخواست کریں گے کہ جنہوں نے سوال کیا ہے انہیں پتہ ہوگا وہ بتادیں۔

وزیر زکواۃ و عشر: وہ مطمئن ہے جس نے سوال کیا ہے وہ مطمئن ہے۔

جناب سپیکر: آپریشن جو ہے وہ آپریشن تھیٹر میں ہوتا ہے لیکن وارڈ کو جب مریض لایا جاتا ہے تو اس کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: شاہد ڈی آئی خان میں ہارٹ کی سپیکر صاحب، ایسی وارڈ ہے کہ شاید یہ ساری چیزیں انہوں نے ایک جگہ رکھی ہوئی ہیں وہاں پر۔

قائد حزب اختلاف: ہمیں اس بات پر بڑی خوشی ہے کہ ہمارے سپیکر کو ماشاء اللہ بہت نالج ہے صحت کے بارے میں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Next. Thank you very much for your comments. Next. Question No.1801, Mohtarma Shagufta Naz Sahiba, Member Provincial Assembly.

* 1801 _ محترمہ شگفتہ ناز: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں موبائل آکسیجن سلینڈر موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ موبائل سلینڈروں کی تعداد مریضوں کی شرح کے تناسب سے کم ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سہولت ہسپتال کے تمام وارڈوں اور شعبہ جات میں موجود ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سلیڈرز کو چلانے کے لئے کوالیفائیڈ سٹاف موجود ہے؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ ہسپتال میں موبائل آکسیجن سلینڈر کی کمی پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

وزیر صحت: (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں یہ درست نہیں ہے کیونکہ ہسپتال میں مریضوں کی شرح کے تناسب سے موبائل آکسیجن سلینڈرز موجود ہیں ہسپتال کے زیادہ تر یونٹوں اور وارڈوں میں جدید سنٹرلی آکسیجن سسٹم موجود ہے۔

(ج) جی ہاں۔ مذکورہ سہولت چیسٹ یونٹ، گائنی، چلڈرن، نرسری، کیجولٹی آپریشن تھیٹر، پیڈز آپریشن تھیٹر، شعبہ حادثات اتفاقیہ آپریشن تھیٹر، ٹراما اور اسی طرح نیو بلاک میں نیورو سرجری آپریشن تھیٹر، نیورو آئی سی یو، کارڈیو تھیورسک، کارڈیو واسکولر آپریشن تھیٹر، کارڈیو تھیورسیک آئی سی یو، اور تمام پرائیویٹ رومز میں موجود ہے۔ یہ تمام یونٹس سنٹرلی آکسیجن سسٹم سے منسلک ہیں اس کے علاوہ آرتھوپیڈک آپریشن تھیٹر،

سرجیکل آپریشن تھیٹر اور یورالوجی آپریشن تھیٹر بھی سنٹرل آکسیجن سسٹم سے منسلک ہیں۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال کا جنرل آئی سی یو جو کہ بستروں پر مشتمل ہے بھی سنٹرل آکسیجن سسٹم سے منسلک ہے۔

(د) آکسیجن سلینڈر اور اس پورے سسٹم کو چلانے کے لئے ہسپتال میں باقاعدہ کوالیفائیڈ عملہ موجود ہے۔

(ہ) چونکہ آکسیجن سسٹم اور سلینڈرز مریضوں کی شرح کے مطابق موجود ہیں تو مزید سلینڈروں کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آکسیجن سلینڈروں کے حوالے سے ہسپتال کا نظام فعال اور موثر ہے۔

محترمہ شگفتہ ناز: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ سوال نمبر 1801 ہے (ا، ب، ج، د)۔ سپیکر صاحب! اس میں، میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو انفارمیشن دی گئی ہے میری انفارمیشن کے مطابق یہ ساری جو ہے انفارمیشن بالکل غلط ہے کیونکہ میرے پاس اس کا ثبوت اس لحاظ سے موجود ہے کہ ہمارا ایک مریض ایک چھوٹی سی بچی جو ہے اس وجہ سے وہاں پر ہاسپٹل میں دم توڑ گئی کہ اس کو موبائل ہاسپٹل سلینڈر نہیں دیا گیا اور بتایا یہ گیا کہ بالکل ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ اگر ان کی یہ انفارمیشن درست ہے تو پھر ڈاکٹروں نے غلط بیانی سے کام لیا اور جناب سپیکر صاحب! صورت حال واضح کی جائے کہ ہماری ایک مریض بچی داخل ہوئی اور اس کو آکسیجن کی شدید ضرورت تھی بالکل کہیں بھی آکسیجن سلینڈر وہاں پر نہیں مل رہا تھا۔ بڑی مشکل سے ایک سلینڈر جو ملا وہ خراب تھا اور دوسرا جو دیا گیا وہ کسی مریض سے ہٹا کر دیا گیا تو ہم نے انکار کیا کہ نہیں ہمیں یہ سلینڈر نہیں چاہیئے کہ ہم کسی اور کی جان لے کر اپنے بچے کی جان بچائیں؟ تو اسی وجہ سے وہ بھی انکار کیا۔ پھر ایک اور سلینڈر بڑی مشکل سے ملا تو پھر انہوں نے کہا کہ اس بچے کو آپ نرسری میں لیجایئے اور پھر پوچھا گیا کہ آپ ہمیں موبائل کوئی دے دیجئے کیونکہ بچی جو ہے وہ آکسیجن سلینڈر کے بغیر ایک منٹ بھی نہیں گزار سکتی لیکن انہوں نے بتایا کہ بالکل کوئی موبائل سلینڈر ہمارے پاس نہیں ہے۔

حافظ حشمت خان (وزیر زکواۃ وعشر): On behalf of Minister Health. شکریہ سپیکر صاحب۔ دا خو کہ Individual یو کیس نشاندہی اوکڑی، تو ہم اس کا ازالہ کرلیں گے۔ لیکن اس وقت جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ آیا ہے کہ فل سوفیصدی یہ Provide ہے اور موجود، میں، اگر یہ Individual ان کی نشاندہی کریں تو ہم اس کا ازالہ کریں گے۔ یعنی یہ کہتی ہے ہماری بہن کہ ہمارا Patient وہاں پر ایڈمٹ تھا اور اس کو آکسیجن نہیں ملا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ ہے کہ سوفیصد یہ

Facilities hospital میں موجود ہیں۔ اگر یہ انفرادی طور پر Individual کوئی کیس ہے تو وہ اس کی نشاندہی کر لیں تو ہم اس کا ازالہ کر لیں گے۔

جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکر! پہ دیکښې زما یو پوائنټ شته دے منسټر صاحب چې کومه خبره اوکړه، ثبوت چا له ازاله نه ورکوی جی معافی غواړم پکار ده چې سزا ورکړی۔ دا خو د ازالے خبره نه ده، هلته د ګیس د لاسه ماشوم مړ کیږی دلته وائی چې ازاله ورکولې شی۔ جناب سپیکر! زمونږ دے خور چې کوم پوائنټ آوټ کړے دے دوئ بالکل ټهیک وائی دا واقعی پہ سیلنډرو کښې ټوله غله کیږی، پہ کالونو سیلنډر نه راځی، هغے پرتے وی او هغه پیسے پہ هر کال پہ دې مد کښې اوځی، یعنی هغه یو کرپشن دے او هغه تر اوسه پورے د منسټر صاحب پہ نوټس کښې نیشته نو که چرے د منسټر صاحب پہ نوټس کښې نیشته نو ازاله د څه کوی ؟ یا به د ماشوم به دیت ورکوی یا به ډاکټر ته سزا ملاویږی پہ دې د خبره اوشی۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! یہ بات جو زیر بحث ہوئی ہے آکسیجن سلینڈر کے حوالے سے۔ یہ تمام ہسپتالوں کا اگر آپ دیکھیں تو وہاں یہ صورتحال ہے کہ جیسے ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ مریضوں کے تناسب کے لحاظ سے آکسیجن کے سلینڈر وہاں پر موجود ہیں لیکن یہ تناسب کہیں بھی، ادارے، محکمے سے پوچھیں تو ان کو بھی پتہ نہیں ہوگا کہ مریضوں کا تناسب اور سلینڈرز کا کتنا ہونا چاہیئے؟ حال ہی میں ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد میں بھی آکسیجن کے بجائے کوئی اور سلینڈر کسی کو لگا دیا گیا اور ڈیتھ واقع ہو گئی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ It,s very important issue sir, اور جیسے ہماری بہن نے کہا کہ اس کو ایسے نہیں چھوڑ دینا چاہیئے اس کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ اس کا Forever حل نکلے کہ یہ ہسپتالوں میں ایسا کیوں ہوتا ہے اور قیمتی انسانی جانیں جو ہیں آکسیجن نہ ملنے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلی جاتی ہیں۔ اور اس کے بعد کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہوتا۔ اور محکمہ صرف ایک دوسرے کے اوپر ڈال دیتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا issue Important ہے اس کو ویسے گول نہیں کرنا چاہیئے۔

وزیر زکواۃ وعشر: سپیکر صاحب! جس طرح میں نے کہا کہ Specific، مشتاق غنی صاحب نے جس طرف اشارہ کیا کہ اگر ایسا کوئی کیس آپ کے علم میں ہو وہ لایا جائے۔ ہم اس شخص کے خلاف اگر اس کی

کوئی انفرادی غلطی ہو، اس ڈاکٹر کی غلطی ہو، قانون کے مطابق ہم اس کے خلاف ایکشن لیں گے۔ لیکن فلور آف دی ہاؤس پہ میں یہ کہتا ہوں کہ تمام وارڈز میں، تمام ہاسپٹلز میں گیس کے یہ سلینڈرز موجود ہیں اور لوگ اور عوام اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ Specific case کے بارے میں منسٹر صاحب نے بات کہی ہے، جو ہاسپٹلز ہیں سر وہ لکھا گیا ہے کہ وہ پوری طرح سے ان آلات سے مصلح ہے وہاں پہ کوئی کمی نہیں ہے تو پھر یہ Specific بات تو ہے نہیں۔ یہ تو ایک غفلت کی بات ہے کہ اگر چیز موجود ہے اور Patient کو وہ سہولت نہیں ملتی جس کی وجہ سے خدانخواستہ کوئی ایسا حادثہ پیش آجاتا ہے تو حادثہ پیش آگیا تو منسٹر صاحب نے کہا اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو ہم ازالہ کریں گے۔ حادثہ پیش آنے کے بعد Patient کے Suffer کرنے کے بعد یا خدانخواستہ، فوت یا Death ہونے کے بعد منسٹر صاحب کیا ازالہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں یہ بتادیں؟

جناب مشتاق احمد غنی: سر! آج تک کوئی ازالہ نہیں ہوا ہے جس کیس کا میں نے حوالہ دیا ہے، ایوب میڈیکل کالج کا اس کا آج تک کوئی ازالہ نہیں ہو سکا اور وہ بات ویسے ہی ہوا میں چلی گئی تھی کہ آکسیجن کے بجائے دوسرا سیلنڈر لگا دیا گیا ہے کسی مریض کو تو یہ کسی اور چیز کا لگا دیا گیا اس کو سر کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ Forever یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! دا ډیره زیاته اہمه مسئله ده۔ د موبائل گیس سیلینډر چې وی د منسټر صاحب د وائنه مطابق او د محکمې وائنه مطابق خو خه ډیرې پرتے دی خو لیکن دا سې خبره نه ده اکثر تاسو ورشئی سرجیکل وارډ ته ورشئی، ایمرجنسی کښې د آکسیجن ضرورت وی نو هغې وارډ کښې بالکل نه وی د بل وارډ نه وله سیلنډر په اوږو روالی او وله ئے راوړی۔ که چرته دوئ وائی چې سیلنډر ډیرې دی نو د دا گز دا میدان، اوس به دے هسپتال ته ورشو او پوزیشن به معلوم کړو۔ دا څه پټه خبره نه ده، گیس نه د پټولو شے دے۔ زه تاسو ته بالکل په تسلئی باندې وائم چې گیس سیلنډر ډیرې نه دی۔ زمونږ خور چې څنگ خبره اوکړله بالکل ٹھیک ئے اوکړله۔ د ماشومانو وارډ نه

سیلنڈر واخلی او د سرجیکل وارډ ته یوسی، سرجیکل نه ئے واخکی سی سی یو ته یوسی، د یو ځائے بل ځائے نه سیلنډرے اوړی، ډیرې سیلنډرے پکښې خالی پراته وی۔ ډیرې کنډے مریضانو د دارو مطابق نه وی۔ چې په دې خبره باندې غور پکار دے او که دا مسئله کمیټی ته حواله شی نو ډیره به زیاته خه وی، هغوی به لاړ شی او تحقیقات به اوکړی۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت صاحب۔

وزیر زکواۃ و عشر: سپیکر صاحب !ځنګه چې ما اووئیل چې کوم وارډ کښې ډیپارټمنټ دا خبره Ensure کوی چې ګیس سیلنډرز موجود دی خو که چرته د ډاکټر نه په ډیکښې غفلت شوے وی، معزز ممبران ورونړه د د هغې نشاندهی اوکړی، دغه Individual ډاکټر چې کوم ډیوټی باندې دے کوم ټائم دا Patient راغلے دے او ده ته ګیس نه دے Provide شوے ، ده ته آکسیجن نه دے لګیدلے نو مونږ د هغې خلاف د قانون ایکشن به واخلو، دا خو جنرل۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب ! دا معزز ممبر پاځیده او هغه وائی چې ایوب میډیکل کالج کښې داسې شوے دی چې یو مریض ته بل سلینډر لګیدو په وجه۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ناز: سپیکر سر! میرے سوال کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔ میں اس سے بالکل مطمئن نہیں ہوں اور یہ میں نے فلور پہ آپ کو پورا مسئلہ بتایا ہے۔ یہ واقعہ ہوا ہے اور یہ ایک واقعہ نہیں ہے یہ ایک مثال ہے اس طرح کے بہت سے واقعات ہوئے ہیں وہاں پر اور مجھے یہ سوال کمیٹی کو ریفر کرنا ہے پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب ! زما دا ریکوئسټ دے چې بار بار منسټر صاحب دا اوفرمائیل چې ما ته دے څوک پوائنټ آؤټ کړی، یو معزز ممبر دا پوائنټ آؤټ کړه چې ایوب میډیکل کالج کښې داسې یو واقعه شوې ده چې یو سلینډر په ځائے بل سلینډر استعمال شوے دے او ډیټه هم پکښې شوے دے نو پکار دے چې دا دے کمیټی ته دے حواله شی هلته به Decision اوشی۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر ! زه یو خالی خبره کومه جناب سپیکر صاحب ! دا چې کومه خبره دوئ پورته کړې ده هغې Generally دا نه ده چې مونږ په دې سوال حواله سره خبره کوؤ نو Generally هسپتالونو حالات ډیر زیات خراب دی او پکار دا ده جی چې دا هغه وخته پورے نه شی فیصله کیدلے چې تر څومره پورے دا تاسو سټینډنګ کمیټی ته حواله کړے نه وی. سټینډنګ کمیټی د دی Probe هم کولې شی. د دی انکوائری هم کولې شی، د دی انویسټی ګیشن هم کولې شی او هغوی یو جامعه رپورټ ورکولې شی چې آیا زمونږ دے خور چې کوم سوال کړے دے هغوی به عملاً یو تجربه به شوے وی او څنګه مشتاق غنی صاحب وائی چې عملاً تجربه شوې ده. صاحبه ! مونږه په دې هیلتھ ډیپارټمنټ کښې، مونږه دے پبلک اکاونټس کمیټز کښې داسې ناروا څیزونه کتلے دی چې هلته هسپتالونو ته لاړ شئی او تاسو خپله وزټ اوکړئی نو تاسو ته به پته اولږی چې کوم شے ډیپارټمنټ مونږ ته نن په کاغذی کارروائی کوی هغه سو فیصد غلط وی او هغې کښې هیڅ صداقت نه وی نو دا یو ټسټ کیس جوړ کړے وو. دا مهربانی اوکړئی چې دا تاسو سټینډنګ کمیټی ته حواله کړی هیڅ آسمان په چا باندې نه راپریوځی خو یو جامع رپورټ به تاسو ته درکړی او تاسو ته به اووائی چې آیا واقعی دا کمې په هسپتالونو کښې شته نو پکار دا ده چې دوئ ولې پرې Insist کوی چې یو خه دغه وربانډې کیدے شی او خه فیصله پرې راتلې شی نو زما خیال دا دے جی چې زه به منسټر صاحب ته هم دا خواست اوکړم چې دوئ د نه Insist کوی، خالی په درې ټکو جواب باندې د دوئ نه Rely کوی. تھینک یو ویری مچ.

جناب سراج الحق: جناب سپیکر صاحب ! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سپیکر صاحب ! میرے اور آپ کے درمیان ایک فاصلہ بھی زیادہ ہو گیا ہے، رکاوٹیں بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ہاں یہ فاصلے بڑے تو ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ فاصلے مٹا دینے چاہییں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں-----

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): جی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں محترم سپیکر صاحب! کہ سوال جو اٹھایا گیا ہے Sister کی طرف سے اور اچھی بات یہ ہے کہ موجود حکومت نے بے انتہا پیسہ دیا ہے ہیلتھ کو اور مجھے یاد ہے کہ 2001ء میں اس کا کل بجٹ 27 کروڑ تھا اور اب 3 ارب اور 27 کروڑ ہو گیا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں بھی کبھی اتنا بجٹ نہیں دیا گیا تھا ہیلتھ کو کسی صوبے میں۔ اس کے باوجود بھی ایک عمومی شکایت جو ہے ہیلتھ کے حوالے سے ہماری یہ کوشش ہے کہ نہ ہو لیکن پھر بھی ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ہم ہمیشہ چاہتے ہیں کہ بعض ڈیپارٹمنٹ ایسے ہیں کہ جن کا تعلق عوام کے ساتھ بالکل Immediately ہوتا ہے، روز کا ہوتا ہے اور ہسپتال جناب سپیکر صاحب! غریب کا بھی مسئلہ ہے، ہر طبقہ اس سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے اگر جو ہسپتال کا محکمہ ہے وہ بعض اوقات اپنے ڈاکٹروں پر یا اپنی انتظامیہ کو احتساب کرنے کے بجائے ریلیف کے بارے میں زیادہ سوچتا ہے اور خود اپوزیشن بینچ سے تعلق رکھنے کی بنیاد پر منسٹرز کی بھی کوشش ہے اور ایم پی ایز کی بھی کوشش ہے کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کا جتنا ہو سکے اس کو سہارا، تعاون ریلیف دیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ سسٹر نے ایک بچی کے حوالے سے بات کی ہے جو کہ فوت ہو چکی ہے اور ایک انسان کا ضیاع جو ہے یہ انتہائی قیمتی ہے جناب سپیکر صاحب! آپ تو خود باہر آتے جاتے ہیں جب ایک آدمی ہسپتال میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ مریض کو پھر کہا جاتا ہے باہر کی دنیا میں کہ جو ان کے جو Parents ہیں اور جو رشتہ دار ہیں وہ چلے جائیں اور وہ Fully fully ہسپتال کے اس پر ہوتا ہے اور ہر طرح کی ذمہ داری وہ لیتے ہیں۔ لیکن یہاں اس طرح نہیں ہوتا ہے۔ اسلئے ہسپتال میں ایک مریض کے ساتھ دس بیس رشتہ دار ہوتے ہیں اس لئے اس کو یقین نہیں ہوتا کہ ہمارا ڈاکٹر، اپنے بیٹے یا بھائی کی طرح اس کا خیال رکھتا ہے۔ گو کہ اچھے ڈاکٹرز ہیں ہم اس کی مخالفت اس طرح نہیں کرتے لیکن پھر بھی میں سپورٹ کرتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کی اصلاح کے لئے جب یہاں کے ممبران چاہتے ہیں کہ اس کو مزید تحقیقات کے لئے حوالہ کیا جائے۔ بے شک آپ حوالہ کر لیں تا کہ آئندہ کے لئے ایسے اقدامات کا راستہ روکا جا سکے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: چونکہ سوال نمبر 1801 پہ ہاؤس میں یہ Consensus ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہیلتھ کو سپرد کیا جائے تو جو اس کے حق میں ہیں وہ "ہاں" میں جواب دیں؟

آوازیں: ہاں۔

جناب سپیکر: جو اس کے مخالفت میں ہیں وہ ناں میں جواب دے دیں۔

آوازیں: ناں۔

جناب سپیکر: لہذا سوال نمبر 1801 کو Concerned Committee کو ریفر کیا جاتا ہے (تالیاں)

سوال نمبر 1810 جناب مفتی حسین احمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔ Not present, Next

سوال نمبر 1814 محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی۔ lapsed.

*1814 _ محترمہ زبیدہ خاتون: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ غیر سکرین شدہ خون مریضوں کو لگانا قابل تعزیر جرم ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے لئے صوبائی حکومت نے قانون سازی کی ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تاحال اس جرم میں ملوث کتنی لیبارٹریز اور بلڈ ٹرانسفیوژن کے مراکز کے خلاف قانونی کارروائی کی جاچکی ہے، تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر صحت: (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ غیر سکرین شدہ خون مریضوں کو لگانا جرم ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت نے اس سلسلے میں دو قسم کے قوانین بنائے ہیں:

(1) The North West Frontier Province Transfusion of Safe Blood Act, 1999.

(2) The NWFP Medical Health Institutions & Regulation of Health Care Services Ordinance 2002.

مزید برآں آرڈیننس 2002ء میں اسمبلی نے ترامیم کی منظوری دی ہے۔ جس کے مطابق غیر قانونی اداروں کی سزا چھ ماہ سے بڑھا کر سات سال کر دی گئی ہے اور ایسے اداروں کو سیل کرنے کے اختیارات بھی اسی قانون کے تحت حاصل ہو گئے ہیں۔

(ج) SBT کے ایکٹ NWFP Medical Health Institutions and Regulation of Health Care Services Ordinance, 2002 میں بعض قانونی پیچیدگیوں مثلاً:

(1) غیر قانونی بلڈ بینکوں کے خلاف ایکشن قابل دست اندازی کی دفعہ کا نہ ہونا

(2) غیر قانونی بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹرز کو موقع پر سیل کرنے کے اختیار کا ہونا اور دیگر مسائل کی وجہ سے غیر قانونی لیبارٹریز اور بلڈ ٹرانسفیوژن مراکز کے خلاف کارروائی ممکن نہیں تھی۔ اس مقصد کے لئے NWFP Medical Health Institutions and Regulation of Health Care Services (Amendment) Bill, 2006 اسمبلی سے الحمدللہ پاس ہو گیا ہے۔ گورنر صاحب کے دستخط کے ساتھ ہی ایچ آر اے غیر قانونی لیبارٹریز اور بلڈ ٹرانسفیوژن مراکز کے خلاف کارروائی کا آغاز کر دے گا۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر! سوال نمبر 1814۔ا۔ب۔ج۔ اس میں "ج" کے حصے میں جو انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس کے متعلق 2006 میں اسمبلی سے ایک بل پاس ہو گیا اور اس کے بعد سے ہیلتھ والوں کے پاس اختیار آ گیا ہے تو اس کے بعد سے اب تک یعنی ایک سال کے دوران انہوں نے Blood transfusion کے ایسے سنٹرز کے خلاف کیا کوئی کارروائی نہیں کی حالانکہ ہم نے ان سے اعداد و شمار مانگے تھے۔ جناب سپیکر صاحب یہ ایک قومی مسئلہ بھی ہے اور ایک انسانی مسئلہ بھی ہے کیونکہ جس طرح آپ جانتے ہیں کہ ایڈز، ہیپاٹائیٹس بی۔ سی یہ تمام بیماریاں جو ہیں وہ Unsafe Blood Transfusion سے پھیلتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کی اہمیت جو ہے وہ اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ جتنے بھی Blood Transfusion Centres ہیں چاہے وہ سرکاری ہیں چاہے وہ پرائیویٹ ہیں کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: حافظ حشمت خان صاحب۔

وزیر زکواۃ وعشر (On behalf of Minister for Health): محترم سپیکر صاحب! څنګه چې په 2002 کښې کوم Amendment شوے دے او د هغې سزا د شپږ میاشتو نه سات سال ته بړهاؤ شوې ده، دهغې نه بعد ګورنر صاحب د طرف نه اوسه پورې هغې باندې آرډر نه دے راغلے، د دې وجې نه مونږه کارروائی هم نه ده کړې تو سو پورې چې هغه Amendment Bill چې کوم ګورنر صاحب ته تلې دے او څو پورې د هغه ځائے نه واپس شوے نه دے، د هغې وخت پورې دا اختیار د قانون مطابق زمونږ په لاس کښې له نشته او په دې بنیاد باندې دې اسمبلۍ دا قرارداد پاس کړے دے چې د دې سزا مونږه د شپږو میاشتو نه د اووه کالو ته

برهاؤ کړه او امید دے چې زر به ان شاء اللّٰہ تعالیٰ هغه مونږ ته ملاؤ شی، بیا به ډیپارټمنټ دا ذمه داری ده چې په دې باندې بیا Action آخلی۔

جناب جاوید خان مهمند: جناب سپیکر دے کښې یو ضمنی-------

جناب سپیکر: دے سلسله کښې Provincial Government څو مطلب داد ے چې Reminders یا مطلب داد ے چې کومے پورے دا کیس Pursue کړې دے ؟

وزیر زکواة وعشر: دا ډیپارټمنټ انفارمیشن مطابق ډیر زر به دا اورسی او په دې باندې بار بار Reminders شوے دی، هغه تعداد Reminders څو ماته معلوم نه دے خو ډیپارټمنټ دے سره مسلسل په رابطه کښې دے او امید دی چې ډیر زر-----

جناب سپیکر: ډیر زر زر مطلب مه دا دے چې ډیر زر څه ؟ شپږ میاشتے یو کال-----

وزیر زکواة وعشر: امید دې چې دوه میاشتو کښې دننه دننه دا مونږ ته ملاؤشی۔ انشاءاللہ جی۔ او دے ضمن کښې جی زهٔ یو خبره اوکړم چې زمونږه د سینټرل زکواة کونسل Tenure ختم شویدے او دا جنرل مشرف صاحب په ټیبل باندې دهغه زکواة کونسل په نتیجه کښې د دوه نیمو کالو درے کالو نه زمونږ د Rehabilitation Scheme رکاؤ دے او دا صاحبان دومره نه اوزګاریږی، بار بار وفاقی وزیر سره-----

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! هغه بله خبره ده او دا دے صوبې خبره ده۔

وزیر زکواة وعشر: دا یو مسئله خو ده او دهغې کښې پراونشل ګورنمنټ هیڅ کوتاهی نشته او بار بار رهغې ته د دې باره کښې-----

جناب بشیر احمد بلور: نه جی دا خو-----

وزیر زکواة وعشر: جناب دا خبره کومے حد پورے صحیح ده، فلور ما سره دے جی۔ د دې معزز ایوان د طرفنه چې کوم بل، دهغې سره مسلسل نه وو په دې ځانی ښنګه چې تاسو وائی، دډیپاټمنټ انفارمیشن مطابق انشاء اللہ ډیر زر به دا مونږ ته ملاؤ شی او دیکښې دا پراونشل ګورنمنټ څه غفلت نشته، واقعی ګورنر صاحب چې رکاؤ کړے دے ، مونر به په دې معزز ایوان د طرفنه استدعا

کوؤ چې یو څیز تاته ملاؤ شوے دے دهغې نوټیفکیشن ته خبره بند ده،په دې بنیاد باندې مونږ دهغې خلاف کارروائی هم نه شو کولې۔

<u>جناب جاوید خان مہمند:</u> جناب سپیکر !دیکښې زما ضمنی کوئسچن دے، جناب سپیکر! په دې کښې زما ضمنی کوئسچن دا دے الف ب ج۔ چې دے په 1999 کښې او یو 2000 کښې جوړ شوے دے-----

<u>جناب بشیر احمد بلور:</u> سپیکر صاحب مخکښې زۀ پاسیدلے یم نو بس خیر دے۔

<u>جناب جاوید خان مہمند:</u> جناب سپیکر! یو North West Frontier Province Transfusion of Safe Blood Act, 1999 and 2002 دهغې نه پس په آئی بی بی باندې خو پورا مونږ دوه کاله بحث کولې شو خو چې عوامی مسئله ده چرته عوامو ته مریضانو ته تکلیف دے او د غلط Blood transfusion مسئله ده نو په هغې باندې دا ډاکټران صاحبان او زمونږه سیکټریټ بالکل خاموش دے، آیا دا صرف ځکه ده، اصل وجه دا ده دهغې په Indirect دوئ ته فائده راځی، پکار خو دا وه چې دا یو عوامی ایشو وه چې په دې باندې خبره شوے وے۔

<u>جناب سپیکر:</u> بشیر احمد بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور:</u> سپیکر صاحب! منسټر صاحب خو ډیر خبره اوکړله چې مونږ هلته پریذیډینټ سره کار پروت دے، نو پریذیډینټ خبره مونږ نه کوؤ، مونږ د خپل د صوبې خبره کوؤ، گورنر هاؤس خو زما خیال دے چې دا لس قدم لاره ده او زما خیال دے چې منسټر صاحب مونږ ته دے دا وائی چې مونږ Reminder ورکړل، یو Reminder دے ماته اوښیائی دے هاؤس کښې چې دوئ Reminder ورکړے دے؟ دا هسې دا ما ته د اوښیائی؟ نو زه تاسو ته اومنم چې Reminder دے ورکړے دے، دوئ ته دے هډو خو پته نشته سپیکر صاحب، او بیا 2006 کښې یو شے پاس شوے دے، اوس وائی چې گورنر صاحب سره پروت دے نو دا صوبائی حکومت دومره نااهله ده چې دهغې نه هغه نه دے ویستے چې دا دے دهغه باندې دستخط اوکړی چې دا Notification جاری کړی، سپیکر صاحب! دا خو څه خبره نه شوه، دا دومره اہمه واقعه ده، څنگه زما خور

خبره اوکړه چې دیکبنې Blood دهغې کبنې هیپاټائټس او دا ښومره دا بمیاریان په دې وجه راځی خو دا هم تپوس کوم چې دیکبنې اووه کاله دی او دے شپږ میاشتو کبنې دوئ ښومره کسان نیولې دی او ښومره قید کړے دی ؟ هغه دے رپورټ ما ته اوبنیائی ؟ دا زما ضمنی کوئسچن دے چې دا کوم، دوئ چې دا وائی چې شپږ میاشتے دی، هغه دے مونږ ته اوبنیائی چې هغه شپږ میاشتو کبنې دوئ ښومره کارکردګی کړے دے ؟ او یو دا Reminder دے راته اوبنیائی چې ښومره ریمائنډر ګورنر صاحب ته دوئ ورکړے دی ؟

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: مسٹر سپیکر! بات یہ ہے کہ 2006 میں یہ بل پاس ہوتا ہے اور یہ اتنا Important ہے سر جیسے بلور صاحب نے کہا کہ ہیپاٹائٹس اور کئی قسم کی موذی امراض جو ہیں، اسی وجہ سے پھیلتی ہیں اور یہ لیبارٹریز کے خلاف یہ ایک قانون پاس ہوا تھا جو کہ گورنر کے ساتھ پڑا ہوا ہے، مجھے حیرت ہے کہ اتنا عرصہ گزر گیا جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی گورنمنٹ اور گورنر کا روز ہی آپس میں Interaction ہوتا ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ اور گورنر روز ہم دیکھتے ہیں، اکٹھے بیٹھے ہوتے ہیں تو یہ تو اگر انہوں نے نہیں کیا تو یہ افسوسناک بات ہے کہ ان کو کرنا چاہئے تھا لیکن صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے کس نے اس کو Pursue کیا؟ کس نے کوشش کی کہ اتنی عوام کی صحتوں کا معاملہ ہے اور یہ لیبارٹریز جو عوام کی جانوں سے کھیلتی ہیں اور اس طرح سے Blood transfusion کرتی ہیں اور جس سے ہیپاٹائٹس بی اور سی اور دوسری قسم کی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ تو یہ تو بڑی نااہلی ہے سر۔

جناب سپیکر: قاضی محمد اسد خان صاحب۔

وزیر زکواۃ وعشر: جناب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، حافظ حشمت صاحب

وزیر زکواۃ وعشر: سپیکر صاحب! څنګه چې بشیر بلور صاحب اووے چې دهغې تعداد دی مونږ ته اوبنیائی ؟ نو دا خو یو فریش کوئسچن دے ، یقیناً بالکل مونږ ورله هغې تعداد هم اوبنیائیو، ریکارډ باندې هم موجود ده، دا خو یو فریش کوئسچن دے چې هغه د Reminder تعداد دی مونږ ته اوبنیائی، مونږ به ورته

تاریخ وائز باقاعده Up to date هغه مونږه انشاءالله مهیا کړو هسې دا فریش کوئسچن دے سر۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان(قائد حزب اختلاف): سر! میں یہ گزارش کرونگا کہ بشیر بلور صاحب نے Reminders کا ذکر نہیں کیا تھا۔ جواب دیتے وقت ہمارے معزز وزیر صاحب نے خود کہا کہ ہم نے Reminders دیئے ہیں۔ تو انہیں پتہ ہونا چاہئے جسکا اسمبلی فلور پہ یہ کوئی گپ نہیں ہے سر کہ اسمبلی فلور میں ایک بات کردے آدمی اور اسے خود اس کا علم نہ ہو۔ ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ فریش کوئسچن، کوئسچن تو یہ پرانا ہی ہے کیونکہ ریمائنڈرز کا انہوں نے خود بتایا ہے اور انہیں ریمائنڈرز کا پتہ ہوگا کیونکہ انہوں نے فلور پہ ایڈمٹ کیا ہے کہ ہم نے ریمائنڈرز دیئے ہیں۔ تو یہ ہمیں بتادیں کب کب دیئے ہیں انہوں نے ریمائنڈر ز۔

وزیر زکواۃ و عشر: سپیکر صاحب! ڈیپارٹمنٹ سے میں فلور آف دی ہاؤس یہ استدعا کرونگا، یہ حکم دونگا انشاءاللہ تعالیٰ انہوں نے تو دو مہینے بتادیئے تھے، ایک مہینے کے اندر اندر اس کے جو رولز ہیں انشاءاللہ تعالیٰ وہ بن جائیں گے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زما ریکویسټ دا وو، یو خو دوئ اوفرمائیل چې مونږ هلته ریمائنډر ګورنر صاحب ته ورکړی دی نو مونږ خالی دا وائیو چې څومره ریمائنډرز هم ورکړلے دی هغه دے مونږ ته اوښیائی ـ دا نه فریش کوئسچن شو، د دې پخپل Commitment فلور آف دی هاؤس-----

جناب سپیکر: Within one month دهغې مطلب دا دے Surety ورکړی، هغه دغه به شی ـ

جناب بشیر احمد بلور: لږ زور پرے نور اولګوئ جی میاشتے نه هم کم شی ـ

جناب سپیکر: Next question. سوال نمبر 1833 محترمہ فوزیہ فرح صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 1833 _ محترمہ فوزیہ فرح: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے؟

(الف) آیا یہ درست ہے کہ نوشہرہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ری ہائیڈریشن کا شعبہ موجود نہیں ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ ہسپتال میں یا نوشہرہ میں کسی اور جگہ پر عوام کی مشکلات اور ضروریات کے پیش نظر ہائیڈریشن سنٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے:

وزیر صحت: اس سلسلے میں عرض ہے کہ ری ہائیڈریشن کا کوئی علیحدہ شعبہ موجود نہیں ہے، اگرچہ مریض جن کو ہائیڈریشن کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کو دس بستروں پر مشتمل کیجولٹی اور شعبہ امراض اطفال میں ری ہائیڈریٹ کیا جاتا ہے۔

(ب) اگرچہ ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں ری ہائیڈریشن کا الگ سے کوئی شعبہ موجود نہیں ہوتا لیکن عوامی مشکلات اور ضروریات کے پیش نظر اس تجویز کو ڈی ایچ کیو ہسپتال نوشہرہ "A-Type" میں شامل کیا جاسکتا ہے:

محترمہ فوزیہ فرح: سوال نمبر 1833۔ الف ب۔ سر! میں بالکل بھی مطمئن نہیں ہوں ان کے جواب سے۔

جناب سپیکر: مگر مطمئن نہیں ہیں۔

محترمہ فوزیہ فرح: یہ وہاں کی جو بہت زیادہ ضرورت ہے وہاں پر اور یہ بڑی ناکافی سہولتیں ہیں تو ان کو چاہئے کہ یہ ہسپتال کا جو وعدہ کیا ہے پانچ سال سے وہ پورا کریں تاکہ عوام کو یہ سہولتیں مل سکیں۔ اور فی الوقت جو ہے وہ ہمیں چلڈرن وارڈ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہ سہولتیں دے رہے ہیں کیجولٹی میں۔ تو میری تجویز یہ ہے کہ یہ ہمیں وہاں پر ائر کنڈیشن لگا کر دیں تاکہ وہاں کے جو عوام ہیں ان کو یہ بہتر سہولتیں دے سکیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا سپلیمنٹری ہے؟

محترمہ فوزیہ فرح: جی۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت خان صاحب۔

وزیر زکواۃ و عشر: سر۔۔۔۔

محترمہ نسرین خٹک: سر سپلیمنٹری، سر سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: اس سوال کے حوالے سے ہے۔

محترمہ نسرین خٹک: جی۔ سر یہاں پر جو بات کی گئی ہے، وہ ائیر کنڈیشننگ پلانٹ کی نہیں کی گئی۔ یہ وہ ری ہائیڈریشن پلانٹ کے بارے میں ہے تو میرے خیال میں یہ کوئی اتنی مشکل نہیں ہے This is a question of up gradation اور حکومت نے بار بار وضاحت کی ہے کہ ہم اپ گریڈ کر رہے ہیں Facilities کو تو یہ خاص ہاسپیٹل کیوں رہ گیا ہے اس اب گریڈیشن سے، سوال یہ ہے؟

وزیر زکواۃ وعشر: محترم سپیکر صاحب، د ری ھائیڈریشن د پارہ بہ ھسپتال کښې د ماشومانو پہ وارډ کښې د لس بسترو انتظام موجود وی او ظاھرہ دہ دا سے Specific سینټرونہ چې کوم Specialized Centres وی، ھغہ خاص خاص وی لکہ څنګہ چې زمونږہ حاجی کیمپ موجود دی، بیا ہم ډیپاټمنټ دھغې لہ جی چې د نوبنیار حوالے سرہ کوم تجویز راغلے دے د ''A' type' نو پہ دې باندې انشاءاللہ تعالیٰ غور روان دے خو دغہ ری ھائیډریشن چې کوم سینټرز دی نو دا پہ ھسپتال کښې خو موجود وی خو بہ ھر ضلع کښې دے دپارہ Specific دغہ سینټرے نہ د مخکښې نہ موجود دی، اوس چې کوم مونږہ الحمداللہ کوم Strengthen ہم کړے دی، پہ دې کښې مونږ وائیلے دے چې دس دس بیډ چې دی دا بہ مختص وی، دھغہ Patients دپارہ چې کوم ماشومانو تہ د Re-hydration, vomiting او د Diarrhoea دا کوم تکیلف کیږی نو دغہ لس بیډونہ بہ Specific special پہ دغہ ماشومانو ری ھائیډریشن دپارہ موجود وی پہ ھر ھسپتال کښې۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 1834 محترمہ آفتاب شبیر صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 1834۔_ محترمہ آفتاب شبیر: کیا وزیر صحت از راہ ارشاد فرمائیں گے کہ؛۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر تدریسی ہسپتال پشاور میں موجود نرسنگ ہاسٹل کی صفائی کا انتظام نہیں ہے اور اس کا سینٹری سسٹم کافی عرصہ سے خراب ہے، اس کے سوئچ بورڈ بھی ٹوٹے ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) حکومت کب تک مذکورہ نرسنگ ہاسٹل کے مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) مذکورہ ہاسٹل کی تعداد اور ان میں کمروں کی تعداد بتائی جائے؛

(iii) مذکورہ ہاسٹلز کی صفائی کے لئے تعینات مرد اور خواتین سوپیرز کی الگ الگ تعداد بتائی جائے؛

وزیر صحت: (الف) نرسنگ ہاسٹل میں صفائی کا موثر انتظام نہ ہونے کی چند وجوہات ہیں:

(ب) (i) مذکورہ ہاسٹلز کی تعداد تین ہے۔ان میں ایک بڑا ہاسٹل (سٹاف نرسز ہاسٹل) جو کہ 108 کمروں پر مشتمل ہے اس ہاسٹل کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک حصے میں چھ نرسز شادی شدہ بھی شامل ہیں۔ غیر شادی شدہ حصے میں کمروں کی تعداد 40 ہے جبکہ 8 کمروں میں دو دو لڑکیاں رہائش پزیر ہیں یعنی ایک کمرے میں دو لڑکیاں رہتی ہیں اور چار نرسز جو کہ شادی شدہ ہیں وہ بھی اس حصے میں رہ رہی ہیں۔

(ii) سٹاف نرسز ہاسٹل کے دوسرے حصے میں کل کمروں کی تعداد 68 ہے۔37 کمروں میں جو لڑکیاں رہائش پزیر ہیں ان کے پاس صرف ایک کمرہ ہے دس نرسز کے پاس دو کمرے ہیں جنکی تعداد 20 ہے اور 11 کمروں میں سینئر نرسز رہتی ہیں جو کہ غیر شادی شدہ ہیں جہاں تک سینٹری سسٹم کا تعلق ہے تو سٹوڈنٹس ہاسٹل میں مشترکہ باتھ رومز اور طالبات نرسز کی تعداد بھی زیادہ ہے جن میں بعض طریقہ استعمال میں بھی لاپرواہی کا مظاہرہ کرتی ہیں اگر فلش یا باتھ رومز کی لائیٹس بند ہو جائیں تو سینیٹری ورکر اگر کھول دیتے ہیں اور بجلی کے سوئچ بورڈ اس لئے ٹوٹتے ہیں کہ طالبات نرسز کمروں میں پاور فل ہیٹر استعمال کرتی ہیں۔ سوئچ بورڈ ٹوٹتے نہیں بلکہ ہیٹر کے استعمال سے جل جاتے ہیں۔

(iii) اس مسئلے کا یہ حل نکالا ہے کہ اب ہاسٹل کے ہر فلور پر گیس کے چولہے لگائے جائیں گے تاکہ اگر انہیں کچھ پکانا ہو تو ہیٹر کا استعمال کم سے کم ہو اور کپڑے استری کرنے کے لئے بھی الگ سے جگہ تیار کروائی ہے۔

(ب) اس سلسلے میں ایک رپورٹ تیار کی گئی ہے جس میں محکمہ خزانہ سے فنڈز کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے جیسے ہی محکمہ خزانہ فنڈ فراہم کرے گا تو فوراًہی اس پر کام شروع کیا جائیگا۔

طالبات نرسز کے ہاسٹلز دو ہیں جن میں تقریباً 351 طالبات نرسز ہیں۔ 12 اسٹاف نرسز اور پرنسپل نرسنگ سکول رہتی ہیں کمروں کی تعداد 147 ہے۔ سینئر طالبات ایک کمرے میں دو رہتی ہیں جبکہ پی ٹی ایس کی طالبات 4 یا 5 ہیں۔

مرد سوئپرز 2 اور خواتین سوئپرز 2 یعنی کل چار سوئپرز ہیں اور ہاسٹلز کی تعداد بھی تقریباً چار ہی ہیں۔

محترمہ آفتاب شبیر: شکریہ سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 1834 الف ب۔ سر اس میں انہوں نے خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل میں جو کمروں کی تعداد پوچھی گئی ہے یہ انہوں نے بتائی ہے total 255 جو کر کے بنی ہے، سر اس کے لئے سوال یہ کیا ہے کہ اس میں صفائی کا انتظام بہت خراب ہے اور اس کے بارے میں تفصیل مانگی ہے، 255 کمروں کے لئے سر چار سوئپرز یہاں پہ رکھے ہوئے ہیں تو پھر اس سے اندازہ لگالیں کہ وہاں پہ صفائی کا کیا سٹینڈرڈ اور کیا ادھر حال ہو گا؟ اس کے علاوہ سر ادھر جو سوئچ بورڈ اور سینیٹری کا سارا سسٹم بالکل تباہ اور خراب ہوا ہے اس کے لئے بھی سر بہت جلدی اور ضروری انتظامات کئے جائیں تاکہ یہ صفائی کا انتظام بہتر اور جلدی ہو سکے سر۔

وزیر زکواۃ و عشر: محترم سپیکر صاحب! څنګه چې خور سوال کړے دے۔ نو دا حقیقت دے چې دغه ځائے ډیر زیات Congested دے، دیکښې زمونږه داہم درخواست دے، بار بار دے ته مونږ دا ډیپارټمنټ وائیلے دے چې دلته کښې ہیټرز استعمال مه کوئ۔ په دغې نتیجه کښې هم خو بیا هم دے وخت کښې دوه مرد سوئپرز وی، دوه خواتین دی او حقیقت دا دے چې په دې کښې تعداد چې دے، د دې نه څه نه زیات دے، Already چې دے دا ډیر زیات Congested دے، دے وخت کښې چې کوم طالبعلمانو هغه دے دا 351 طالبات په دې کښې موجود دی۔ دے سره سره څه طالبات چې دی، هغه شادی شده چې کوم نرسز دی، هغوی هاؤسز هم په دې کښې موجود دی نو دا بالکل صحیح توجه ده او په دې چې کوم دے وخت کښې د دغه حالت دے زیات تر وجوہات دا دی چې هغوی هلته هیټر استعمالوی، ګیس موجود دی د فلور، زمونږ به دا درخواست وی دغه خلقو ته ډیپارټمنټ دے هم د دې نشاندهی اوکړی خو خصوصاً دغه زنانه دے ګیس استعمالوی او د دغے هیټر د استعمال په نتیجه کښې هغه د سنیټری هغه نظام چې دے هغه ټول درهم برهم کیږی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! میں ایک گزارش کروں گا۔ ہماری بہن جنہوں نے سوال کیا ہے شائد وہ پشتو اتنی اچھی طرح سے نہیں سمجھتی اور منسٹر صاحب تو سوال کے جواب کو بلڈوز کئے جارہے ہیں (تالیاں) تو ان سے درخواست ہے آپ کے ذریعے کہ یہ جس زبان میں سوال کیا جائے اسی میں جواب دیں۔

(تالیاں)

جناب خالد وقار چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زما د منسټر صاحب نه دا سوال دے ضمنی چې دوئ وئی چې دا ځائے Congestedهم دے او مونږ ته دے ډیپارټمنټ اوس چې دے دغه دے راکړی معلومات دے راته راکړی، او دے وئی چې دا غور طلب مسئله ده۔ نو دا خو حکومت لګیا دے خبرے کوی چې حکومت هغه مسئله نه شی حل کولې او تر اوسه پورے ده ته معلومات د سره نیشته دے۔ او دے دا منی په خپله Admit کوی هم چې هغه ځائے Congestedدے هغه مسئله شته دے۔ نو دے بیا دلته کښېنې په فلور باندې دا کوم قسم بیان ورکوی جی، دده دا بیان خو چې کوم دے نو دا کلئیر نه دے جی چې دا حکومت کښېنې ناست دے او دے دا قسم خبرے کوی چې Congestedدے او مسئله شته دے او ډیپارټمنټ والا ناست دی دوئ تر اوسه پورے د هغوی نه معلومات نه دی اغستې۔

وزیر زکواۃ وعشر: محترم سپیکر صاحب! Moverنے جس چیز کی نشاندہی مانگی ہے، ڈیپارٹمنٹ نے گورنمنٹ نے وہProvideکی ہے کہ اس وقت مرد سوئپرز دو ہیں اور خواتین سوئپرز دو ہیں اور اگر مزید بھی ضرورت ہوگی توانشاءاللہ ڈیپارٹمنٹ اس پر غور کرے گا۔

محترمہ آفتاب شبیر: یہ سر 255 کمروں کے لئے چار کافی ہیں کہ مزید ضرورت نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ کیونکہ نرسوں کی تعداد زیادہ ہے، اور سوئپرز کی تعداد کم ہے لہذا اس کی تناسب سے سوئپرز اور صفائی والوں کا بندوبست کیا جائے۔

(تالیاں)

جناب پیر محمد خان: یو ضمنی سوال دے سپیکر صاحب، اهم سوال دے په دې کښېنې۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان۔

جناب پیر محمد خان: دا د دې ب دا جواب تاسو اوګورئے جواب په خپله څنګه جواب ئے ورکړے دے۔ حکومت کب تک مذکورہ نرسنگ ہاسٹل کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی

ہے؟ دا جواب تہ ئے تاسو او گورئے۔اس سلسلے میں ایک رپورٹ تیار کی گئی ہے جس میں محکمہ خزانہ سے فنڈز کی فراہمی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔نو دا فنڈ مطالبہ بہ دوئ کوی کہ آرډر بہ محکمہ خزانے تہ چې فنډ ورتہ ورکړئے۔ او بجټ خو اوس پاس شو۔ جواب اوس راغے د بجټ پاس کیدو نہ پس، اوس دوئ لکہ د مخکښې کال بجټ کښې د دې دپارہ مطالبہ کوی چې دے تہ فنډ ورکړے۔ هغې لہ ئے لا اوسہ پورے فنډ منډ نہ دے ورکړے۔

وزیر زکواۃ وعشر: جناب سپیکر صاحب! جواب بالکل واضحہ دے ددوئ دا مسائل حکومت تہ دا پتہ دہ،دا احساس دے چې دا مسائل موجود دی فنانس سرہ هم پہ دې خبرہ روانہ دہ او څنګہ چې تاسو وائیے چې د مزید دا سوئپرز تعداد کم دے پہ دې باندې محکمہ غور کوی۔ او دا خو ضرورت دے څکہ خو فنانس نہ مونږہ فنډز غوښتے دے کہ ضرورت نہ وے نو بیا بہ فنډ ډیمانډ مونږہ ولې کولو؟

جناب پیر محمد خان: بجټ اوس پاس شو سپیکر صاحب، چې اوس دوئ فنډ غوښتے دے نو کال پہ جون کښې۔۔۔۔مداخلت

وزیر زکواۃ وعشر: دا بجټ هم زمونږہ دے او مخکنی بجټ هم زمونږہ وو پیر محمد صاحب۔

جناب پیر محمد خان: نو د دې مطلب دادے چې ددوئ دا جواب چې راغلے دے دا غلط ورکړے دے۔دوئ دے وضاحت اوکړی چې دوئ تہ سټاف ورکړے دے کہ نہ دے ورکړے۔

جناب سپیکر: Nextسوال نمبر1840 محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ،رکن صوبائی اسمبلی۔

* 1840_ محترمہ زبیدہ خاتون: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بالخصوص پشاور میں پیرا میڈیکل (زنانہ)سٹاف کے لئے سرکاری پیشہ ورانہ کالج موجود ہیں؟

(ب) اگر(الف) کاجواب نفی میں ہوتو:

(i) آیا حکومت مذکورہ کالج بنانے کاارادہ رکھتی ہے؟

(ii) اگر(ب) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ منصوبے کے لئے بجٹ میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؟

حافظ حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی نہیں۔

(ب) (i) جی ہاں۔

(ii) بحوالہ ذاتی معتمد برائے وزیر صحت مراسلہ نمبر PS/ Min /H/NWFP /1-62/764-66 مورخہ 10-5-2006 مندرجہ بالا منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ آخری مراحل میں ہے۔ جس کو انشاءاللہ اگلے سال میں شامل کیا جائے گا۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر صاحب ایک تو ہیلتھ منسٹر یہاں پر موجود نہیں اور حافظ حشمت صاحب کو تو محکمہ کے متعلق جو ہے وہ اتنا علم نہیں ہے۔ ہیلتھ منسٹر صاحب جو ہے وہ کافی انفارمیشن بھی رکھتے ہیں اور بہت زیادہ یعنی ان کی کارکردگی بھی بہت اچھی ہے، اگر وہ ہوتے تو میرا ان سے ضرور یہ سوال تھا۔

جناب سپیکر: باقی سوالات جو ہیں یہ Pending رکھیں گے جب تک ہیلتھ منسٹر آئیں گے، جی۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! زما دا یو آخری سوال پاتے دے دا واخلئی جی دا ڈیر اھم سوال دے جی۔

جناب سپیکر: جی، حاجی جمشید خان صاحب آپ تشریف رکھیں جب آپ کا وہ،

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر صاحب یہ-----

جناب سپیکر: آپ اپنا Question pending رکھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ زبیدہ خاتون: نہیں جناب سپیکر صاحب! بس-----

جناب سپیکر: نہیں، یا تو پیش کریں یا اگر مطلب ہے، آپ نے تو پہلے اپنے سوال کا جواب دیدیا کہ بھئی ہیلتھ منسٹر نہیں ہے، وہ Well informed ہے اور مطلب ہے وہ ہمارے سوال کا جواب نہیں دے سکتے تو میرے خیال میں پھر تو آپ نے جواب دیدیا اپنے کوئسچن کا۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر صاحب چھوٹا سا میرا ایک سوال ہے اس سلسلے میں ضمنی، کہ پوسٹیں ابھی تک جو ہے وہ اس سلسلے میں جو ہے کوئی کارروائی کیوں نہیں ہوئی ہے یعنی ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بنانے کے سلسلے میں، اور اس صورتحال میں جبکہ پوسٹیں Create ہوئی ہیں۔ ٹریننگ جو ہے فیمیل ٹیکنیشنز کی۔ تو یہ بہت بڑا، بڑی ایک ضرورت بنتی ہے تو اس لحاظ سے میرا ایک یہی سوال ہے۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت صاحب!

وزیر زکواۃ وعشر: محترم سپیکر صاحب څنګه چې په دې جواب کښې موجود ده چې په دس مئی باندې د محترم سیکرټری هیلته په سربراهی کښې په دې اجلاس شوے دے او فزیبلٹی رپورټ بالکل په آخری مرحله کښې دے انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: کیا شامل ہے اس میں؟

وزیر زکواۃ وعشر: کیا جائے گا، شامل ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔ سوال نمبر 1850 جناب جمشید خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔

* 1850_ جناب جمشید خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صحت کے شعبے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے اور کافی رقم بھی اس مد میں خرچ کر رہی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی ایف 77 بونیر کے مرکزی مقام ناواگئی اور طوطالئی میں والی سوات کے دور سے سول ہسپتال عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے؛

(ج) آیا یہ بی درست ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی اور امراض میں زیادتی کے باعث مذکور ہسپتالوں میں صحت کی موجودہ سہولیات ناکافی ہیں؟

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ چار سالوں میں حلقہ پی ایف 77 میں نہ کوئی ڈسپنسری بنی ہے اور نہ بنیادی صحت مراکز، دیہی صحت مراکز یا سول ہسپتال کی اپ گریڈیشن ہوئی ہے؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت آئندہ مالی سال کے دوران مذکورہ حلقہ میں صحت کے کسی یونٹ کے اپ گریڈ کرنے یا نئے یونٹس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

حافظ حشمت خان (وزیر زکواۃ وعشر): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(د) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ھ) محکمہ صحت کی مروجہ پالیسی کے پیش نظر کسی بھی قسم کے نئے یونٹ تعمیر نہیں کئے جائیں گے، البتہ موزونیت کی بناء پر کسی بھی یونٹ کو اپ گریڈ کیا جاسکتا ہے۔

جناب جمشید خان: شکریه جناب سپیکر۔ سوال نمبر 1850، جناب سپیکر! د "ج" او" د" تاسو اوګورئے، دوئ زما دے خبرے سره اتفاق کړے دے۔ جی ہاں یہ بھی درست ہے۔جی ہاں یہ بھی درست ہے۔ خو په "ھ" کښې وئی چې البتہ موزونیت کی بناء پر کسی یونٹ کو اپ گریڈ کیا جاسکتا ہے۔ چې دوئ دے ماته اووئی چې تاسو هاں اوکړو ورته نو چې دا موزوں دی او که نه دی ؟

جناب سپیکر: جی، حافظ حشمت خان صاحب۔

وزیر زکواۃ وعشر: دا خو جی چې د ډیپارټمنټ د طرف نه Feasibility O.K راشی نو چې هغوی Justification ډیپارټمنټ ثابت کړی نو ضرور به انشاء تعالیٰ بیا په هغې باندې مونږه عمل کوؤ۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! په دې فلور باندې هیلته مسنټر وعده کړې وه چې د ناوګئی او د طوطالئی دپاره به زه سی پی او درلیږمه او هغه به ګوری۔ سی پی او ئے هم راؤ نه لیږلو جی، په هغه ځائے کښې زمکه ورسره شته، ددوئ څه موزونیت دے جی ؟ کمرے شته، ځائے شته، اراضی ورسره مکمل شته۔ چې بیا دا پینځه کاله کښې زما یو یونټ هم نه اپ ګریډ کیږی، دا دوئ وئی چې تین ارب او ستائیس کروړ روپے مونږه د صحت د پاره مختص کړے دی۔ په تیرو پینځو کالو کښې زما په حلقه کښې یو هسپتال اپ ګریډ هم نه شو او یو بی ایچ یو اپ ګریډ نه شوه۔ اوس هم دوئ راته دا وئی چې موزونیت، آخر زما د دی دوه لکھو عوامو څه حق نه جوړیږی په دې صحت کښې۔ دوئ ته به څه جوړیږی ؟

وزیر زکواۃ وعشر: جناب سپیکر صاحب! د هیلته د مروجه پالیسئی لاندے مونږه بی ایچ یوز خو آر ایچ سیز کړل۔ اپ ګریډیشن خو مو کړے دی خو نوے بی ایچ یوز مونږ په دې دوران کښې ډیر کم جوړ کړے دی، د دې وجے نه ددوئ په دې تجویز باندې به غور اوکړو خو مونږه دے وخت کښې زمونږ ګورنمنټ هغه بی

ایچ یو، هغې ته د اپ گریډ یا آر ایچ سیز خوئے کړے دی خو نوے بی ایچ یوز چې دی د هیلتھ مروجه پالیسئی تحت.....

جناب سپیکر: تاسو دا سوال کتلے دے ؟

وزیرزکواۃ وعشر: آؤ جی آؤ جی۔

جناب سپیکر: دا خو د بی ایچ یوز متعلق نه دے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! یہ تو سول ہسپتال کے بارے میں ہے۔

وزیرزکواۃ وعشر: نہیں جی، محکمہ صحت کی مروجہ پالیسی کے تحت کسی بھی.....

جناب سپیکر: نه نه، دا خو د بی ایچ یوز متعلق نه دے۔سوال اوگورئے کنه۔

وزیرزکواۃ وعشر: نئے یونٹس، نئے یونٹس۔ تاسو دا آخری اوگورئے ، محکمہ صحت کی مروجہ پالیسی کے پیش نظر کسی بھی قسم کے نئے یونٹ تعمیر نہیں کئے جائیں گے البتہ موزونیت کی بناء کسی بھی یونٹ کواپ گریڈ کیا جاسکتا ہے۔یعنی یونټ اپ گریډ کیږی۔ Not BHU only Unit

جناب جمشید خان: ته ماته اووایه چې کوم یو اپ گریډ کوئے تاسو ؟ تاسو راته اوښیائی چې کوم یو اپ گریډ کوئے۔

وزیرزکواۃ وعشر: محترم سپیکر صاحب د بی ایچ یو خبره نه ده هر یونټ چې اپ گریډ کیږی۔ زمونږ په دې Tenure کښې بی ایچ یو خو آر ایچ سی شو خو د دې یونټ اپ گریډیشن پالیسی زمونږه د دې صحت د محکمې لاندے نه راځی۔

قائد حزب اختلاف: سر! میں ایک ضمنی سوال ہے سر۔

جناب جمشید خان: زه د دې خبرے نه مطمئن نه ئیمه۔ دوئ په پینځه کاله کښې څه او نه کړل په دې آخری کال کښې هم څه نه شی کولې۔ زه په دې خبره باندې واک آؤټ کوم۔

(اس مرحلے پر معزز ممبر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

قائد حزب اختلاف: سر! یہ ضمنی سوال ہے سر۔کہ کیا منسٹر صاحب ہمیں وہ Criteria بتائیں گے جس کے تحت اپ گریڈیشنز ہوتی ہیں سر سول ہاسپٹلز کی۔ .Sir, This is not a Balood question --
------

جناب خالد وقار چمکنی: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! زما د دې منسټر صاحب نه ضمنی سوال دا دے جی چې د ے ټولې خبرے په گا،گے،گی کبنې جواب ورکوی جی چې او به شی، کیږی به، بے غمه شئی۔ د ے کبنې دا سوال دغه شی دوئ ټولې خبرے منستے دی چې آؤ سهولیات نیشته د ے ، مشکلات دی خلقو ته۔ خو تر اوسه پورے دوئ د هغې د پاره څه تیار کړے نه د ے ، او د ه ته د سره معلومات نیشته د ے باره کبنې-----

قائد حزب اختلاف: *سر! ہمارے ممبر صاحب، ممبر ہمارے مطمئن نہیں ہوئے ہم سر ٹوکن واک آوٹ کرتے ہیں اس سلسلے میں۔*

(اس مرحلے پر معزز ممبران اپوزیشن ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

جناب خالد وقار چمکنی: سپیکر صاحب دا منسټر صاحب قابل افسوس رویه ده چې وئی هغوی سره ټول واک اوټ کوی لګیا د ے او۔

وزیر زکواۃ وعشر: ته هم ورسره لاړ شه۔

جناب خالد وقار چمکنی: نه زه ورسره ځم کنه خو خیر د ے چې رپورټ را شی تا له، تا سره خبره اترے اوکړم بیا ورسره ځمه۔ چې د ے غلط جوابونه ورکوی جی لګیا د ے د آصف زرداری جیپ ترینه جوړ د ے ۔

محترمہ آفتاب شبیر: جناب سپیکر صاحب! دا ډیره غلطه رویه ده، منسټر صاحب هغه ته وئی ته هم واک آؤټ اوکړه نو داسې خو نه دی پکار، پکار دی چې هغه نور راولی نو ورته وئی ته هم ځه۔ دوئ *(22 سیکنڈ تک کیسٹ خاموش ہے بجلی نہ ہونے کی وجہ سے)* له پکار د ے چې داسې رویه نه استعمالوی۔

(قہقے)

جناب سپیکر: *سوال نمبر 1890 جناب مظفر سید صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔* مطمئن ئے ؟

(سوال جواب Missing ہیں)

جناب مظفر سید ایڈوکیٹ: شکریه جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 1890، زما سوال بنیه د ے جی ماحول به هم لږ خوشګوار شی او حافظ صاحب به لږ ټهنډا هم شی۔

(9 سیکنڈ تک کیسٹ خاموش ہے)

جناب سپیکر:

جناب پیر محمد خان: دے منسٹر صاحب باندې زما خیال دے مظفر سید لږ غوندے پرش ئے پرے اوکړو، نرم شو بنیه شوه۔

جناب مظفر سید ایڈوکیٹ: شکریه جناب سپیکر صاحب۔زما سوال جی 1890جز" الف، ب،ج۔ زما جی ضمنی سوال په دېکښې دادے۔ چې ما سوال کړے دے چې زنانه نرسنگ سټاف چې کوم په دې ټیچنگ هاسپټل کښې دی نو دا د دې یویونیفارم دے چې هغې کښې پرده بالکل نه کیږی۔کومے ماشومانے چې هغه ما چې خنگه وئیلې دی چې دا د اسلامی اقدارو او د پښتون روایاتو په انداز کښې هغوی پرده کول غواړی نو په هغوی باندې پابندی ده۔دلته خو دوئ ماله جواب راکړے دے څه رول ګول شانته، خو په دې کښې څه واضح خبره نشته چې واقعی دلته نو زما به دا درخواست وی جی د حکومت نه چې داسې یونیفارم چې په هغې کښې ټرینیز ماشومه۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو سپلیمنټری کوئسچن باندې راشئی ولې چې سپلیمنټری کوئسچن خو دے ته نه وئی۔

جناب مظفر سید ایڈوکیٹ: نه جی، زما خو سپلیمنټری کوئسچن دا دے چې دا ولې لکه داسې کیږی۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ اس سلسلے میں کوئی پابندی نہیں ہے۔اور بہت سی نرسز جو ہیں انہوں نے ہماری طرح نقاب پہنے ہوتے ہیں اور ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔یہ ہمارے علم میں ہے اور یہ ہمارے مشاہدہ میں آیا ہے کہ اس طرح کے نقاب وہ پہنتی ہیں اور ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب مظفر سید ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب!زما جی ضمنی سوال هم دغه دے چې په دې یونیفارم باندې حکومت دوئ وائی چې، زما سوال دا دے چې پابندی ولې ده په دې باندې چې هلته په باپرده اوسیدو باندې۔

وزیر زکواۃ و عشر: جناب سپیکر صاحب!دلته کښې مونږ هیچا ته دا حق نه شو ورکولې چې په پرده کولو باندې دے پابندی وی۔ هغوی ته Optionدے که څوک کومه زنانه په خپله خوښه باندې هغه نقاب اچوئی، محترم معزز ممبر دے د هغې نشاندهی اوکړی چې چرته داسې شوےوی چې یوه زنانه نقاب اچوی او ګورنمنټ هغې نرسے ته اووئی چې ته نقاب مه استعمالوه، داسې څه خبره نشته۔

محترمہ آفتاب شبیر: جناب سپیکر!ایک ضمنی سوال ہےاسی بارے میں،جناب سپیکر۔

جناب انور کمال خان: د دې سوال سره زه، معافی غواړم دوئ خبره کوی لګیا دی۔ مونږه جمشید خان صاحب سره بهر خبره اوکړه ټول مشران زمونږ د دې دغه والا ورسره راغلے ووجی۔ او دوئ مهربانی اوکړه دا واک آؤټ ئے دغه کړو۔ او ددوئ دا ریکویسټ وو دلته منسټر صاحب هم پخپله باندې اوفرمائیل چې ددوئ د سوال په حوالے سره که دا کمیټئ ته تاسو حواله کړئے۔ منسټرصاحب په خپله باندې اوئیلې چې مونږه ته هیڅ اعتراض نشته دے۔ نو تاسو ته دا استدعا ده جی چې ددوئ دا سوال کمیټۍ ته حواله کړئے جی۔ شکریه جی۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر ! زه د حکومتی بینچونو او د دې خپلو ملګرو ډیر زیات مشکور ئیم چې دوئ ماسره، زما په دې حق دغه کښې ملګرتیااوکړه او دا سوال چې تاسو کمیټئ ته حواله کړئے نوښنیه به وی۔

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سوال نمبر1850 کو متعلقہ کمیٹی کو ریفر کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب جمشید خان: شکریہ جناب سپیکر۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر! یہ 1890سوال میں ایک ضمنی سوال میں کرنا چاہتی ہوں۔1890سوال نمبر1890 میں ایک ضمنی سوال ہے۔جی جو جناب مظفر سید صاحب نے پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر: اس کے ساتھ ہے جو مظفر سید صاحب کہتے ہیں۔

محترمہ زبیدہ خاتون: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال ہے۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جی۔ جناب سپیکر یہاں میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہاں پردے کا جو لفظ استعمال کیا جارہا ہے اس میں شائد یہ مراد ہے کہ چہرے کے ڈھانپنے سے مراد لی جارہی ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ نرسوں کا جو یونیفارم ہے وہ چہرے کے ڈھانپنے کے علاوہ جو یونیفارم ہے اس میں دوپٹے کو تہہ کرکے ایک V کی شکل دیدی جاتی ہے اور اسے یونیفارم کا حصہ بنایا گیا ہے۔ تو آیا یہ وی کی جگہ اگر آپ کھلی چادر کو اگر یونیفار م کا حصہ بنادیا جائے تو کیا یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔

وزیر زکواۃ وعشر: حکومت نے اس میں یہ Option رکھا ہے کہ جو پہلے سے مروجہ نرسیں جو پردہ کرتی ہیں جو ان کا خاص لباس ہے اگر وہ پہن لیں اور اگر وہ نقاب پہنتی ہے۔ Mover نے یہ کوئسچن کیا ہے کہ حکومت نے اس پر پابندی لگائی ہے کہ جو خواتین جو ہماری بہنیں مروجہ لباس کے علاوہ نقاب یا وہ اوڑھنا چاہتی ہیں تو حکومت کی طرف سے ایسی کوئی پابندی نہیں ہے وہ بھی اختیار ہے جو پہلے سے مروجہ ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ جو اپنی طرف سے وہ جو بھی نقاب اوڑھنا چاہیں وہ کرسکتی ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو جو یونیفارم ہے مروجہ جس کو گورنمنٹ نے اجازت دی ہے، اب اگر منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ وہ دوسرا یونیفارم بھی وہ پہن سکتی ہے تو پھر یہ تو Contradiction ہو جائیگی۔ مطلب ہے کہ ایک تو گورنمنٹ کا Allowed uniform جو گورنمنٹ نے Specified کیا ہے نرسنگ کے لئے، اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرے یونیفارم کی آپ اجازت دیتے ہیں تو پھر وہ تو اس یونیفارم کی Contradiction ہوگی۔ پھر اس کے خلاف ورزی ہوگی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ آفتاب شبیر: نہیں جناب سپیکر یہ وی کی جگہ چادر کو یونیفارم کا حصہ کیوں نہیں بنادیتے۔ اس وی کی جگہ جو کہ وہ پہنتی ہے اس کی جگہ چادر کو استعمال کیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 1896 جناب سید قلب حسن صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔ Absent, lapsed۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1772 _ جناب مشمر شاہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بٹگرام شبقدر میں ایک آر ایچ سی موجود ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آر ایچ سی کی عمارت گر چکی ہے اور اس کے ساتھ باتھ روم کی عمارت بھی گر گئی ہے؟

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ آر ایچ سی کی چار دیواری اور باتھ رومز تعمیر کرنے کے احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ بٹگرام شبقدر میں ایک آر ایچ سی موجود ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آر ایچ سی کی چار دیواری گر چکی ہے اور عمارت مخدوش حالت میں ہے اور حالت روز بہ روز خراب ہو رہی ہے اور دوبارہ مکمل تعمیر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

(ج) صوبائی حکومت مذکورہ دیہی مرکز صحت مالی سال 2008ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

1798 _ مولانا محمد جہانگیر خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بونی میں انستھیزیا مشین نہیں ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مشین کے بغیر آپریشن کرنا ناممکن ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ ہسپتال کو انستھیزیا مشین مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت: (الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بونی میں انستھیزیا موجود نہیں ہے لیکن ایتھر مشین موجود ہے جس کے ذریعے سے معمولی آپریشن کئے جاتے ہیں۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ عام اور معمولی نوعیت کے آپریشن ایتھر مشین سے کئے جاتے ہیں۔

(ج) مذکورہ مشین کی خریداری کے لئے مطلوبہ فنڈ (مالیت سات لاکھ روپے ہے) ضلعی حکومت چترال نے فراہم کر دیئے ہیں۔ لہذا انستھیزیا مشین ایک ماہ میں ضابطے کے کارروائی مکمل کرنے کے بعد خرید لی جائے گی۔

1810 _ جناب مفتی حسین احمد: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے سات مئی 2003ء کو خوازہ خیلہ ہسپتال کے افتتاح کے دوران جلسہ عام میں بیسک ہیلتھ یونٹ چار باغ کی اپ گریڈیشن کا اعلان کیا تھا؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال اس کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک اس کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت: (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) منصوبے کے لئے ملحقہ اضافی زمین درکار تھی اور اضافی زمین دستیابی نہ ہو سکی۔ مزید برآں اس منصوبے کے لئے ریاستی ملکیتی زمین کی نشاندہی کی گئی تھی۔ تاہم یہ زمین موجودہ بی ایچ یو کی عمارت سے کافی فاصلے پر دریا کے کنہار پر واقع تھی۔ جہاں پر آر ایچ سی کی تعمیر مناسب نہیں تھی۔ مزید برآں دیگر مسائل بھی درپیش تھے۔ ان عوامل کی بناء پر قابل عمل ہونے کے باعث یہ منصوبہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام سے خارج کر دیا گیا۔

سوال نمبر 1896 مسنگ

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں، محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

جناب عالمزیب عمرزئی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: عالمزیب عمرزئی صاحب لږه ایجنډا دغه ده، وروستو به دغه کوؤ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آؤرے آؤ۔

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5 'Privilege Motions': Dr. Zakirullah Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 724.in the House. Dr. Zakirullah Khan, MPA, please.

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ استحقاق کے اس مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مورخہ 29.3.07 پر سی ایم سیکرٹریٹ میں کلاس فور کی خالی آسامیوں کے لئے Ban relaxation کے لئے گیا تھا۔ میری ذاتی لیٹر پیڈ پر پی ایس او، قیصر عالم خان کی واضح احکامات کے باوجود بھی سکول اینڈ لیٹریسی اور اس کا عملہ ایس او ون اور سپرنٹنڈنٹ نے Ban relaxation کی چٹھی کروانے سے انکار کر دیا۔ جس سے بحیثیت ممبر میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مہربانی کرکے اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب سپیکر صاحب! Ban relaxation خو هسې هم لکه ډیر زیات ګران کار دے زمونږ دپاره او دده استحقاق مجروح کیدو سره سره یو لس پیرے ورسره زمونږه عزت نفس هم مجروحه شی۔ دغه شان ما د دې خیال نه کوؤ آؤ لاړم د سی ایم صاحب نه مه په کاغذاتو باندې چې هغه د دې سره منسلک دی، ہدایات د هغه نه واغستل، بیا دا کاغذونه ما یوړل د چیټھی کولو دپاره د سی ایم سیکرټریټ ته د ډی ایس سکول ته۔ هغه پرے ایس او ته اولیکل، ایس او پرے سپرنټنډنټ ته اولیکل چې کله زه د دې ټول پراسس نه تیر شومه نو بیا ماته هغه سپرنټنډنټ وئی چې په دې باندې د ملاقات نه دے لیکلے نو په دې وجه دا چټھی مونږ نه شو کولې۔ زه جی بیا، قیصر عالم خان ناست وو نو واپس راغلمه او

هغه کاغذ مے ورته واپس ورکړو نو هغه اولیکل چې ملاقات، بیا دا کاغذ مے واغستو او واپس هلته لاړمه نو چې ملاقات بیا هغه اولیدو، نو بیا یو ساعت خو ناست ومه کاغذونه ئے اړولو راړول بیا ئے راته اووے چې په دې کښې ئے د ملاقات ځائے ئے نه دے لیکلے۔ بیا قیصر عالم خان پسے راغلمه او هغه پرے اولیکل چې ملاقات چکدره سوات، نو دا کاغذ مے ورله واپس یوړو چې دا مے ورله کله واپس یوړو نو بیا جی هغوئ بنیه ده دے اپریشن اوکړو، نو بیا د هغے نه ئے راته روستو اووے چې چونکه نن د ملاقات ورځ نه ده، د بده ورځ نه ده، د بده ورځ ملاقات وی او هغه نه وه۔ نو په دې وجه باندې په دې کښې مونږ تاته چهټئ نه شو کولې۔ او دا به مونږ ته په روټین کښې بیا په فائل Put up کوؤاو بیا به په قلاره باندې لکه دا دغه ئے ختموؤ، انکار ئے اوکړو چې یرا دا مونږ نه شو کولې۔ زه سپیکر صاحب دا وایمه چې یرا زه دے ټولو مرحلو نه تیر شومه، بیا قیصر عالم خان له واپس ورغلم او شکایت مے ورته اوکړو۔ هغه ماته اووے چې یرا ډاکټر صاحب ځما خو هم دغه کار وو دا کوم چې ما اوکړو۔ باقی دا د هغوی خپل سیکرټری دے او ته د هغے سره د دی رابطه اوکړه چې هغه د دی کسانو خلاف ایکشن واخلی۔ جی د ځما سره بله هیڅ لار نه وه، ما سره صرف هم دا عدالت وو۔ زه ستاسو دے عدالت کښې راغلم فوری طور او په دې کښې مے دا استحقاق جمع کړو۔ اوس جی زه هغه عزت نفس هم ورسره مجروح شی او کار هم هغه د خلقو، یو کلاس فور یو دوه درے نوکران وو، ځما د ذات څه خبره نه وه خو دا چاه پلار مړ وو، څوک ریټائرډ شوے وو د هغے په ځائے باندې ځوئے نوکر کول وو او د Ban relaxation دا کومه طریقه چې دومره ګرانه ده نو د دی سره هر وخت ځمونږ عزت نفس مجروح کیږی۔ او ورسره بیا زه د افسوس سره راغلمه چې دا استحقاق هم مجروح شو او زه ستاسو په وساطت سره دے ایوان نه دا درخواست کوم چې دا کمیټی ته حواله کړئ او د ده نه دے باز پرس اوشی چې کم از کم د نورو ممبرانو سره دا واقعات نه کیږی او د داسې ذلیل او خوار کیږی په دېسی ایم سیکرټریټ کښې نه جی۔ شکریه۔

<u>مولانا فضل علی (وزیر تعلیم)</u>: بسم الله الرحمان الرحیم ه شکریه جناب سپیکر صاحب! ډاکټر ذاکر الله صاحب چې کوم دا تفصیل بیان کړو د خپل پریویلج باره کښې،

دا یقیناً چې ډیره افسوسناکه خبره ده۔ چونکه دا د سی ایم سیکرټریټ سره متعلقه ده۔ څمونږ چې کوم طریقه کار دے د ډیپارټمنټ د بهرتئ د کلاس فورو جی نو په هغے کښې اول مونږ ګورو چې کوم ځائے کښې سرپلس پول کښې څوک نه وی، بیا د هغے نه روستو این او سی د اسټبلشمنټ نه راوخلو، بیا د چیف منسټر صاحب نه کوم طریقه کار دے په هغه طریقه باندې د هغه نه Ban relaxation راواخلو د بهرتئ د پاره۔ او بیا د هغے نه روستو ای ډی اوز ته او دوئ ته مونږ هدایات ورکړی دی چې دے کښې بالکل هیڅ قسمه رکاوټ تاسو مه راولئ او د کوم ایم پی اے چې کومه حلقه وی نو په هغے کښې په هغه طریقه باندې بهرتی کوئ چې کوم هدایات دوئ ته ورکړے شوی وی۔ یقیناً دوئ چې کومه خبره اوکړه دا ډیره افسوسناکه خبره ده او دا غفلت زما خیال دا دے چې ټول د هلته نه شوے دے او دوئ په دې پریویلج کښې تفصیل سره هغه لیکلی دی، ملاقات او هر شے ئے پکښې لیکلے دے، نو که یو ایم پی اے دومره ذلیله کولې شی چې هغے ته دا ویئلے شی چې د ملاقات ورځ پکښې اولیکه، د ملاقات وخت پکښې اولیکه، یقیناً چې دا افسوسناکه خبره ده، دے کښې مونږ د ډاکټر ذاکر الله صاحب حمایت کوؤ او دا پریویلج دے حواله کړے شی استحقاق کمیټی ته۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میری تجویز ہوگی کہ اب تو گورنمنٹ نے بھی اس کو Support کردیا تو آپ سے درخواست ہے کہ اگر آپ Direction دیدیں کہ پریویلجز کمیٹی Within a week اس کا مطلب ہے کہ وہ کارروائی مکمل کرکے رپورٹ آپ کو دیدے۔

جناب سپیکر: یہ پریویلج موشن 274 چونکہ پریویلجز کمیٹی کو ریفر کیا جاتا ہے اور اس ہدایت کے ساتھ کہ دس دن کے اندر اندر اس پر کارروائی مکمل کرکے ایوان میں رپورٹ پیش کرے۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Privilege motion of Mukhtiar, Mr. Muktiar Ali MPA, to please move his privilege motion No. 275, in the House. Mr. Mukhtiar Ali, MPA, absent, lapsed. Mst. Yasmin Khalid, MPA, to

please move her privilege motion No. 277, in the House. Mst. Yasmin Khalid, MPA, please.

محترمہ یاسمین خالد: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! 18-4-2007 کو ای ڈی او ہیلتھ مانسہرہ نے میرے Husband خالد خان، صدر پیرا میڈیکل ایسوسی ایشن ضلع مانسہرہ کے خلاف ایک آرڈر نمبر 213951 جاری کیا، جس کی کاپی آپ کی جانب بھی کی گئی ہے۔ اس آرڈر میں لکھا ہے کہ میں یعنی یاسمین خالد ایم پی اے نے ای ڈی او ہیلتھ پر سیاسی پریشر ڈالا کہ میرے Husband کے خلاف انکوائری نہ کرے اور اس کی Pay جاری کرے۔ جناب سپیکر! ای ڈی او ہیلتھ نے سراسر جھوٹ بولا ہے میں نے کبھی اس قسم کی بات نہیں کی، نہ ہی کوئی سیاسی پریشر ڈالا ہے لہذا اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میں استدعا کرتی ہوں کہ اس مسئلہ کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس بارے میں، میں ذرا سی وضاحت کرنا چاہونگی۔ ایک زلزلہ تو مانسہرہ کے عوام پر اللہ پاک کی جانب سے آیا تھا لیکن ایک دوسرا زلزلہ ای ڈی او ہیلتھ کی صورت میں بھی نازل ہوا اور ای ڈی او ہیلتھ نے زلزلہ شدہ ضلع تھا اور یہ نہیں کہ وہاں کے لوگوں کے دل زخمی تھے وہ لوگ Upset تھے ذہنی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی، اس دوران ان سے بے شک کوتاہیاں بھی ہوئی ہونگی لیکن ای ڈی او ہیلتھ نے نہ صرف یہ کہ ان کی تنخواہوں کو بند کر دیا گیا اور بلکہ ایک ایسی ایل ایچ وی بھی تھی جن کے گھر میں ان کے والد، ان کے بھائی، ان کی بہن شہید ہوئیں اور دیگر خاندان کے پچاس افراد بھی شہید ہوئے تھے اس وجہ سے وہ اپنی ڈیوٹی تو Proper طریقے سے انجام نہیں دے سکیں جس کی وجہ سے اس کو Terminate کر دیا گیا۔ جناب سپیکر! ایک الیکٹریشن ایسے بھی تھے کہ جنہیں محض غلط فہمی کی بناء سو روپے کی غلط فہمی کی بناء پر ان کی چھ ماہ کی تنخواہ بند کر دی گئی۔ اسی طرح کئی ایل ایچ ویز، کئی دائیوں کو مختلف جگہوں پر دور دراز علاقوں میں ان کے تبادلے کر دیئے گئے۔ جب وہ میرے پاس آئیں تو پھر میں نے ای ڈی او ہیلتھ کو میں نے ایک فون کیا کہ دیکھیں یہ لوگ پہلے سے متاثر ہیں زلزلے کی وجہ سے اور آپ ان کے ساتھ تھوڑی بہت نرمی کریں۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب وزیر صاحب۔

محترمہ یاسمین خالد: جناب سپیکر! یہ بہت اہم ایشو ہے پلیز آپ مجھے اس بات پر میں آپ سے استدعا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ استدعا کر سکتی ہیں کہ اس کو پریویلج کمیٹی کے سپرد کریں۔

محترمہ یاسمین خالد: جناب سپیکر! لیکن مجھے اپنی صفائی میں یہ کہنے کا موقعہ دیا جائے کہ میں نے ان ایل ایچ ویز کے بارے میں کہا تھا کہ ان کی تنخواہیں ریلیز کر دی جائیں جن کے متعلق ای ڈی او ہیلتھ نے کہا کہ میں ایم پی ایز اور ایم این ایز کی باتیں، وہ سیاسی رواج ہیں اور میں ان باتوں کو بالکل نہیں مانتا اور میں نے قطعاً اپنے Husband کا نام نہیں لیا۔ یہ بالکل جھوٹ بولا گیا ہے اور اس جھوٹ سے میرا استحقاق بہت زیادہ مجروح ہوا ہے میں بہت زیادہ اس بات پر Upset ہوں اور مجھے بہت دکھ ہے اس بات کا کہ ایک محکمے کے ایک ایگزیکٹیو کی یہ ہمت کیسے ہوتی ہے کہ وہ کسی ایم پی اے پر یا ایم این اے پر یا کسی بھی شخص پر جھوٹ بول سکے۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت خان صاحب۔

حافظ حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): جناب سپیکر صاحب! چونکه مسئله څمونږ د معزز ممبرے د Husband حوالے سره ده، لهذا زه هم دے سره اتفاق کومه چې دا دے استحقاق کمیټی ته حواله کړے شي----

(تالیاں)

جناب سپیکر: پریویلج موشن نمبر 277 کو متعلقہ استحقاق کمیٹی کو ریفر کیا جاتا ہے۔

محترمہ یاسمین خالد: مہربانی جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Mr. Javed Khan Mohmand, MPA, to please move his privilege motion No. 280, in the House.

(قہقہے)

جناب جاوید خان مہمند: شکریہ جناب سپیکر۔ اس سال کے اے ڈی پی میں ہر ممبر کو ایک سکول مڈل سے ہائی تک Upgradation اپنے حلقے میں دی ہوئی ہے چونکہ میرے حلقے میں Upgradation محکمہ میری مرضی کے بغیر کر رہی ہے اور جہاں پر میں نے وعدہ کیا ہے اس جگہ کی بجائے دوسری جگہ پر تعمیر کر رہی ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس لئے آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیجئے اور محکمہ کو پابند کیا جائے کہ وہ میری مرضی کی جگہ پر تعمیر کرے۔

جناب سپیکر! په دې حوالے سره چې کله یعنی دا Up gradation دے استېبلشمنټ نه دے که استېبلشمنټ وے نو زه د دی حق کښې ووم چې چرته Feasible او Suitable ځائے وو نو پکار ده چې هغه متعلقه سیکرټری صاحب یا هر چاه چې ورکولو نو هغه ورکولې شو۔ جناب سپیکر Up gradation او د Existing school چې جوړیږی، چې چرته مډل جوړ دے چرته پرائمری جوړه ده، په پرائمری مډلUp grade کیږی نو هلته به مډل جوړیږی که مډل Up grade کیږی هلته به هائی جوړیږی۔ بدقسمتئ نه ځمونږ سیکرټری صاحب چې کوم دے هغه د بل چاه سره واللہ عالم څه ذاتیات دی په څه خبره باندې گټ جوړ کړے دے او ورته ئے ویئلی دی چې ماله به 26 کنال زمکه راکے۔ ما ورته جناب سپیکر دا اوے چې 26 کنال زمکه ته رولز جوړ کړه۔ نوټیفیکیشن اوکړه چې هائی سکول د پاره 26 کنال زمکه پکار ده او بیا دا رولز په ټول پیښنیور باندې Implement کړه نو زما دا ته سره راځی ده۔ پیښنیور کښې به تاله کنال نه ملاویږی، زه به درته پورا 40 کناله زمکه درکوم۔ خو د هغے باوجود د هغه په نیت کښې څه فتور وو د هغے، څکه چې هغه Delay کولو او باقاعده ئے ځمونږ کاربند کړواو دا ئے جوړه کړه چې یرا دا سکول په 30 مرلو کښې جوړ دے۔ جناب والا هغے څلورو کنالو د پاره خپل فرد نمبر ورکړے دے، خپل Stamp agreement ئے د سکول ایجوکیشن ډیپارټمنټ سره کړے دے، چې اوس ایجوکیشن ډیپارټمنټ هغه منتقل کړے نه دے، انتقال هغوی نه دے کړے۔ پکار دا ده چې د دی خلاف ایکشن واغستې شی چې لس کاله پس یا لس کاله۔ یو سکول بغیر انتقال په هغے کښې بهشتی بهرتی دے، په هغے کښې چوکیدار بهرتی دے، په هغے کښې سټاف راغلے دے او سکول منتقل شوے نه دے، خدا نخواسته سبا له سکول باندې دا مالک مکان قبضه اوکړی چې دا سکول خو هډو زما زمکه ده، ما دے سرکار ته ورکړے نه ده، دے هغے به څوک تپوس کوی۔ که صرف سیکرټری دا ذاتیات کوی چې یرا دلته 26 کنال یا ماته مفت زمکه ملاویږی نو دا هم د سپریم کورټ د 76 آرډر خلاف Violation دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی(وزیر تعلیم): بسم الله الرحمان الرحیم ه شکریه جناب سپیکر صاحب! جاوید مومند صاحب چې کوم تفصیلات بیان کړل، ما کښ موشن باندې په دې مختصر خبره کړې وه جی۔ زه به لږ د هاؤس وړاندے د دی خبرے وضاحت اوکړم جی چې مونږه کله حکومت واغستو هغے وخت کښې مونږ سروے اوکړه جی 720 سکولونه په دې صوبه کښې بند پراته وو۔ او د هغے بیا مونږه باقاعده یو پراجیکټ وو د هغے د پاره دغه کړو جی او هغوی بیا هغے کښې سروے، څه څه وجوهاتو د وجه نه دا سکولونه بند پراته دی ؟ په هغے کښې بعض سکولونه داسې هم دی چې د هغوی انتقال نه وو شوے۔بعض سکولونه هغه خپله زمکه مالک سره د بلډنګ نیولې وه۔ بعض سکولونه داسې وو چې په سیاسی بنیادونو باندې جوړشوی وو، دلته هم سکول دے او دلته هم سکول دے۔ یو چالو دے او یو بند دی۔ بعض سکولونه داسې وو چې د هغوی Sanction پوسټونه نه وو، د هغے وجه نه هغه سکولونه بند وو بیا په هغے باندې باقاعده مونږ کار شروع کړو او تر ډیره حده پورے سوونو باندې سکولونه هغه مونږ کهولاؤ کړل۔ دا اوس قانون دا دے جی چې څو پورے د زمکے انتقال نه وی شوے نو هغه وخته پورے یو ځائے کښې مونږ سکول نه شوه جوړلے۔ جاوید مومند صاحب چې کوم واقعات بیان کړل په دې کښې دا ده جی چې هغه سړی صرف فرد راوړے وه په هغے انتقال نه وو محکمه تعلیم پسے۔ او د ځمونږ د حکومت نه وړاندے په هغے کښې باقاعده سکول جوړ شوے دے اوکسان هم پرے بهرتی شوی دی نو ظلم دا شوے دے۔ چې پرائمری جوړ شوے دے بیا Upgrade شوے هم دے او بیا په هغے کښې څلور کسان د هغوی بهرتی شوی دی۔ نو ځمونږه مقصد اوس دا وو چې دا سکول باقاعده انتقال اوشی د زمکے او د هغے نه روستو Up grade شی۔ نو زه جاوید صاحب ته اوس هم ریکوئسټ کوم چې د دی ذمه داری اوس هم زه د هاؤس مخکښې اخلم چې کله هم د سکول انتقال د زمکے اوشی نو دا سکول به Up grade کیږی او په دغه ځائے به Up grade کیږی چې په کوم ځائے باندې ځمونږ ایم پی اے صاحب غواړی۔ او زه ورته ریکوئسټ کوم چې دا دے نه پریس کوی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان(قائد حزب اختلاف): سر اس میں۔۔۔۔

جاوید خان مومند: جناب سپیکر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر! جاوید صاحب کی بات کو تو ہم سپورٹ کرتے ہیں لیکن جہاں تک Up gradation کی بات ہے اور اگر واقعی یہ استحقاق ہے تو اپوزیشن کا یہ استحقاق چار سالوں سے مجروح ہو رہا ہے۔ کیونکہ نہ کوئی ہم سے مشورہ کرتا ہے نہ ہم سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! نہ جی ہم اپوزیشن کو بھی دیتے ہیں سب کو معلوم ہے سب اعتراف بھی کرتے ہیں سردار صاحب کو بھی اعتراف ہے۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جناب سپیکر! میں یہ آن دی ریکارڈ کہہ رہا ہوں ڈی آئی خان کے حوالے سے نہ ہمیں کوئی اعتماد میں لیتا ہے اور نہ ہمیں کوئی سکول ملا ہے۔ یہ بات میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے کر رہا ہوں۔

جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکر ! د هغے مخه هغه انکوائری رپورټ هم راغلو۔ انکوائری رپورټ باندې سیکرټری صاحب ناست دے ، هغے کښې چې هغه انکوائری بالکل Feasible ده او Suitable ده او Still هغوی پکښې دا آرډر هم نه دے کړے چې انتقال اوکړئی۔ Verbally دا وئ ایجوکیشن والا دا وائی چې مونږ لیټر څنګه اوکړو۔ څمونږ ده ای ډی او صاحب آفس نه دا جواب راغلو چې یرا ما ته دے سیکرټری صاحب لیټر راولیږی چې سکول تاسو په دې ځائے کښې جوړ کړئی او لهذا انتقال په Firstly اوکړئی۔ تر اوسه پورے هغه لیټر نه دے تلے۔ لهذا دا کمیټی ته حواله کړئی فیصله به هم ورسره اوکړو۔ منسټر صاحب چې څنګه وائی هغه شان به بیا کوؤ خو کمیټی ته ئے حواله کړئ۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر ! دا خو زما خیال دا دے چې کمیټی ته حواله کولو ضرورت نشته۔ Clear cut خبره ده، جاوید صاحب هم دا اعتراف کوی چې انتقال نه دے شوے که انتقال تر څو پورے نه دے شوے جی او Already سکول هلته مخکښې نه موجود دی Up gradation مونږ هلته کوؤ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ جاوید صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اور منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے میرے خیال میں معاملہ تقریباً ختم ہے۔اب اگر آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کر بھی دیں تو اس سے کیا فرق پڑیگا؟ بات وہی آئے گی کہ جو Up grade already ہے اور خاص کر ایجوکیشن۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: نه جی، معامله ختم ده۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اگر، میرا مقصد یہ ہے کہ اگر Mutation،

وزیر تعلیم: عبدالاکبر خان صاحب، تاسو فلور ماته راکړے دے جی

جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکر! دا د سکول جوړولو مسئله نه ده۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: استحقاق کمیټی ته حواله کولو هله ضرورت پیښیږی چې معامله، مسئله نه حل کیږی جی۔ مسئله دا ده جی بنیادی چې قانونی طور انتقال نه دے شوے د هغے اعتراف جاوید صاحب پخپله باندې هم اوکړو۔ زه دا Surety ورکومه په فلور باندې چې څنګه انتقال اوشی زه به ورسره پکښې تعاون اوکړمه دا ټول ډیپارټمنټ به راجمع کړم په هغے باندې به باقاعده میټنګ اوکړو مالکان به روغواړو چې څنګه انتقال اوشی نو فوری طور جاوید صاحب چې څنګه وائی په هغه ځائے کښې به Up gradation اوکړو۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): بسم الله الرحمان الرحیم ه جاوید خان صاحب چې کومه خبره اوکړه انتهائی اهمه ده او یقیناً دے د هغه علاقے ایم پی اے دے خو منسټر صاحب چې کوم په واضح دو ټوک انداز کښې هغه ته یقین دهانی ورکړه او هغه ته ئے اوے چې څنګه ته غواړی هم هغه ځائے باندې به دا کیږی۔ نو مونږ د هاؤس د طرفه نه جاوید مهمند ته ستاسو په وساطت باندې درخواست کوؤ چې د منسټر صاحب په دې یقین دهانی باندې یقین اوکړی او که پرابلم ئے حل نه شو نو بیا هم ټول هاؤس به انشاء الله دے سره ملګرے وی۔

جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکرا خبره خو د سکول د جوړولو او د نه جوړولو نه ده. دا سکول خو به هسے هم په دې علاقه کښې جوړیږی یا په دې ځائے کښې یا بل ځائے خو چې څومره ځمونږ هغه عزت نفس ته، ما هغه پورا جرګه راوسته سیکرټری صاحب سره مو کینوله په هغے کښې ما ورته اوے چې سیکرټری صاحب دا مشران راغلی دی نه دا سکول مخکښې په سیاسی بنیادو جوړ شوے دے نه اوس جوړ شوے دے. غفلت محکمے کړے دے چې انتقال ئے ته نه دے کړے.په انتقال کښې دوئ یو لیټر اولیکی متعلقه ډی او آر چې تاسو تے نه دا خسره نمبر، دا فلانه ځائے دا ځائے Acquire کړئ. هغوی نه دے Acquire کړے نو د هغے خو زما غلطی نه ده، نو Clear cut هغے هغه جرګے ته اووے چې تاسو تے ایم پی اے میم پی اے سائیډ ته کړئ، ماته په دې کښې مفت زمکه ملاؤیږی. زه مفت زمکه، هغه خبره د هغه شی ده، سکول خو به منسټر صاحب خواه مخواه پی ایف دس کښې جوړئ ځکه چې یو سکول دس ګیاره سکولونه منظور شوی دی پیښبیور ډسټرکټ ته یو خو به ماته ملاویږی. خو چې کوم سیکرټری صاحب مونږ سره بدتمیزی کړې ده.....

جناب سپیکر: جاوید مومند صاحب! سراج الحق صاحب چې کومه خبره اوکړه منسټر صاحب اوے چې سکول به ستا په نشاندهی باندې جوړیږی. زما په خپل خیال دا Assurance چې دے دا پوره دے او تاسو دا خپل پریویلج موشن چې دے دا مه پریس کوی.

جناب جاوید خان مہمند: نه جناب سپیکر دے سره دے دا هم پابند کړی چې کم از کم سیکرټری صاحب ته خو هغه Ethics اوښائ چې یرا چا سره خبره کیږی او Elected او Non elected سړے خو اوپیژنی.

وزیر تعلیم: بالکل انشاء الله کوؤ به هغه.

جناب سپیکر: جی، .Not pressed

جناب جاوید خان مہمند: بس ټهیک ده زه واپس اخلمه.

وزیر تعلیم: زه مشکوریم جاوید صاحب.

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 281, in the House. Mr. Abdul Akbar Khan.

(Applause)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! چونکہ 1988ء کے بعد یہ میری پہلی تحریک استحقاق ہے نہیں، لیکن سر! میں آنریبل منسٹر اور سراج الحق صاحب کا مشکور ہوں۔ اس کو اگر آپ پینڈنگ کر لیں تو مہربانی ہوگی۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): نہیں جی، اس کو میرے خیال میں واپس لے لیں اگر عبدالاکبر خان صاحب، ان کی مجھ سے بھی بات ہوئی اور سراج صاحب سے بھی بات ہوئی تو اگر واپس لے لیں تو بہتر ہوگا۔

قائد حزب اختلاف: سر اگر یہ آ ہی گئی ہے تو It is property of the House اس پر بحث کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! یہ ہمیں بتائیں تو سہی کہ اس میں کیا تھا؟

جناب سپیکر: بس ہو گیا جی۔ Mr. Ikramullah Shahid, MPA, to please move his privilege motion No. 282, in the House.

جناب اکرام اللہ شاہد: جناب سپیکر شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے سال 2005ء میں اسمبلی سیشن کے دوران ایک تحریک پیش کی تھی کہ میرے حلقہ میں گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول بغدادہ، گورنمنٹ ہائی سکول ابراہیم خان کلے اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول رستم خیل مردان کی بلڈنگز کو محکمہ تعلیم اور سی اینڈ ڈبلیو مردان نے طلباء اور طالبات کے لئے سخت خطرناک قرار دیا ہے۔ جس کے جواب میں اسمبلی کے فلور پر جناب سینئر منسٹر و وزیر خزانہ جناب سراج الحق صاحب نے اس ایوان میں مجھے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ حکومت ایسے سکولوں کو دوبارہ تعمیر کرائے گی۔ لیکن تقریباً دو سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود ان سکولوں کی تعمیر نہیں کی گئی۔ چونکہ حکومت اور وزیر خزانہ نے یہ یقین دہانی پوری نہیں کی جس سے اس معزز ایوان اور میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میں جناب وزیر خزانہ کے خلاف تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں اور استدعا کرتا ہوں کہ اس تحریک کو متعلقہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! دا سر زما یو توجه دلاؤ نوټس دے جی او هغه دے جی 1015 او دا ما په 9اپریل 2005ء باندې سر ورکړے وو او د دې مخکښې دا یقین دهانی شوې وه او هغے کښې هم-----

جناب سپیکر: اکرام الله شاهد صاحب دا راته اووایه چې دا پریویلج موشن به اوس د شاه راز خان خلاف جوړیږی او که د سراج الحق صاحب خلاف جوړیږی؟

(قہقہہ)

جناب اکرام اللہ خان شاہد: دا داسې کار دے جې چې The Cabinet is collectively responsible to the Assembly نو چونکه دغه یقین دهانی چې مونږ ته را کړے شوې وه نو هغه سراج صاحب بحیثیت د سراج الحق نه وه کړے بحیثیت منسټر ئے کړې وه۔ نو دا چونکه دے وخت چې اوس ہر څوک دے ما خو وزیر خزانه لیکلے دے نو وزیر خزانه چې اوس ہر څوک دے د خلاف دا استحقاق وی۔

جناب سپیکر: نو دے کښې خو سراج الحق صاحب لیکلے دے۔

جناب اکرام اللہ خان شاہد: ہاں جی سراج الحق صاحب دے۔ دا ترمیم پکښې کومه معافی غواړمه او هغه دا چې دا وزیر خزانه شی۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! دا د هغے زمانے قصه ده چې دے ډپټی سپیکر وو او زه فنانس منسټر وومه جی (قہقہے/تالیاں) نو ما شاء الله دے ډپټی سپیکر دے او د ده چې کوم استحقاق مجروح شوے دے د ایم پی اے په صفت باندې نو زه هم چونکه ایم پی اے یم، د هغے په بنیاد باندې څمونږ د ټولو مجروح شوے دے۔ اګر په دې خبره باندې به مونږ لږ د ده موقف که په مجلس کښې نه وی په یو بل مجلس کښې به واورو، او د دی چې حقیقی چې کومه مسئله ده، زه ورسره انشاء الله د یو رور په صفت باندې ستا سو په وساطت باندې اوس هم په هغه کمټمنټ باندې قائم یم او په هغے کښې به ورسره تعاون کوم انشاء الله تعالیٰ۔

قائد حزب اختلاف: سر اس میں میں ایک گزارش کرونگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب اکرام اللہ شاہد صاحب۔

جناب اکرام اللہ شاہد: جناب سپیکر صاحب ! دے موجوده اے ډی پی کښې Reconstruction of Schools راوستی دی او هغه هر څمره سکولونه چې دی نو کم سے کم دا دره واړه خو نه کیږی په یو ځائے باندې خو که یو سکول ئے هم په دې کښې راولی ما ته دا یقین دهانی راکړی نو زه به نه پریس کوم۔

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب! دے کښې حقیقت دے چې د بغداده دا سکول چې دے، د دی تا هم وزت کړے دے او دا ډیر ضروری دے او که دا Rehabilitation کښې را شی نو ښه به وی۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم صاحب۔

وزیر تعلیم: سپیکر صاحب !دا انشاء الله مونږ خو تیر کال هم تقریباً دوه سوه سکولونه اچولی وو، سخکالے دومره تعداد کښې Reconstruction کښې اچولی دی۔خو سپیکر صاحب ستاسو په علم کښې ده دا خبره چې ما مخکښې په دې فلور باندې دا یو خبره کړې وه چې مونږ یو سړے ځان له خپل یو کور جوړ کړی نو هغه سل کاله نه غورځیږی۔ او یو سکول یا یو سرکاری اداره یا هسپتال یا کالج هغه پنځه کاله پس غورځیږی۔ نو مونږ له دے کښې څه لجسلیشن پکار دے یا څه طریقه پکار ده چې کوم دا سکولونه په دومره لږه موده کښې لس کالو کښې یا پنځه کاله کښې دننه دننه غورځیږی چې دغه ټهیکیدارانو خلاف ایکسینانو خلاف د هغه خلقو خلاف یو کارروائی مونږ اوکړو چې په دې باندې څه Consensus پیدا کړو په هاؤس کښې او څه طریقه کار اوکړو۔ او زه اکرام الله شاهد صاحب ته یقین دهانی ورکومه چې انشاء الله دا سکول د دوئ چې کوم دے دا به ورته جوړ ؤ۔

جناب اکرام اللہ شاہد: شکریہ جی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف: سر! میں ایک

جناب سپیکر: کس بارے میں-----

قائد حزب اختلاف: سر اسی بارے میں، ایک یقین دہانی تو-----

جناب سپیکر: نہیں بس ہو گیا نا۔ وہ تو اس کا تحریک استحقاق تھا آپ کا تو نہیں تھا۔

قائد حزب اختلاف: سر! آپ نے اتنا جلدی واپس لے لی اور نہ تو آپ نہیں لیتے ہوتے۔

Mr. Speaker: Next. Mst. Rukhsana Raz Sahiba, MPA, to please move her privilege motion No. 287, in the House.

محترمہ رخسانہ بی بی: شکریہ سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب ! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں وہ یہ کہ میں ڈائریکٹر انڈسٹریل ویلفیئر بورڈ کے آفس میں ایک ٹرانسفر کے سلسلے میں گئی۔ایم پی اے خالد وقار صاحب بھی آفس میں موجود تھے ڈائریکٹر صاحب نے سیدھے منہ بات نہیں کی اور بتایا کہ میں کرنل ہوں میرے سامنے دھیمے لہجے میں بات کرو۔انہوں نے نازیبا الفاظ استعمال کئے، انہوں نے سیکرٹری صاحب کے آرڈرز کے باوجود کام کرنے سے انکار کر دیا ایسا دفتر جہاں غریب ورکرز کی فلاح کی بات ہو وہاں ایسے افسران کے ساتھ بات کرنا مشکل ہے۔اس سے نہ صرف بحیثیت ممبر میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہذا اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

سپیکر صاحب! دے کبنې به زه یو څو خبرے اوکړم۔ سپیکر صاحب دا یو کرنل دے او پخپله Illegal،

جناب سپیکر: زما په خپل خیال که ده حکومت د طرفه، جی

محترمہ رخسانہ بی بی: سپیکر صاحب! زه په یو دوه خبرے کول غواړم۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب ! زه په دې موقع موجود ووم جی۔ دا ویلفیئر بورډ ډائریکټر چې کوم دے دا ریټائرډ افسر دے جی او په داسې ځیزونو باندې چې هلته کبنې د ویلفیئر خبره کیږی او یو سړی خپل ټائم پورا کړے دے جی او هغه راځی خپله نوکری په ساټھ ساله باندې، په ساټھ ساله دلته راځی او خلقو سره خبرے اترے هم نه کوی، زه په دې موقعه موجود ووم ډیر غلط طریقه اور ناشائسته رویه وه د هغے۔او زه دا سپورټ کومه جی او زه ویم چې دا دے کمیټی ته حوالے کړے شی۔

محترمہ رخسانہ بی بی: سپیکر صاحب !دے کبنې زه یو دوه خبرے کول غواړم چې دا خبرے په ریکارډ راشی۔ سپیکر صاحب چیئرمین سټینډنګ کمیټی خالد وقار خان صاحب ما سره وو، مونږ دوئ ته یو ټرانسفر باره کبنې خبره اوکړه دوئ وے چې زه یو کرنل یم او تاسو دے باره کبنې څه نشئ ویئلے ځکه چې هغه ټرانسفر چې کوم وو هغے کبنې بل سفارش هم یو کرنل کړے وو۔ او دا یو لیګل ټرانسفر دے، دے کبنې د کومے خلاف چې کوم ټرانسفر دا کیږی نو هغه 15 کالونه په دغه سیټ باندې ناسته ده، او بیا هغه وائی چې دے کبنې د کرنل سفارش دے دا زه د

دی ځائے نه نشم خوزولې۔ بیا چې ورته خالد وقار صاحب اوے چې مونږ عوامی نمائندګان تا له راغلے یو، ته به ځمونږ دغه کوے۔ نو هغه وائی چې تاسو څه کولې شی هغه اوکړئ زه دے باره کښې هیڅ نشم کولې۔ سپیکر صاحب چې-----
(شیم شیم) داسې اژدهے چې دا ریټائرډ کرنلان چې د ذهن نه Blank په دې ډیپارټمنټس کښې ناست دی او داسې رویه ده چې هغوی له هیڅ قسمه Etiquettes نه ورځی او هغوی نه پوهیږی چې دے خلقو سره څنګه خبره کول پکار ده۔ سپیکر صاحب دا خو د پښتو معاشره ده د پښتو یو وطن دے ځکه دے کښې دوئ ته پکار دی چې دوئ ته هم دا طریقه اوښیودلے شی ګنی داسې افسران دے دے محکمونه لرے کړے شی۔

جناب سپیکر: محترمہ رخسانہ راز صاحبہ نے جو پریویلج موشن ہاؤس میں Move کیا ہے ہاؤس سے رائے لی جاتی ہے کہ اس کو-----

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! ځما خیال دے چې د رائے ضرورت نشته۔ مونږ هم سپورټ کوؤ چې دا کمیټئ ته حواله شی او تحقیقات دے اوشی۔

جناب سپیکر: پریویلج موشن کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے 287۔

محترمہ رخسانہ بی بی: تھینک یو سپیکر سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کل میں نے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا اور منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ میں کل اس کا جواب دونگا آصف اقبال صاحب نے وہ سب انجینئرز کے متعلق، انہوں نے کل کمٹمنٹ کی تھی کہ میں اس کا جواب دونگا۔

وزیر اطلاعات: شکریه مسټر سپیکر سر۔ With your permission, Sir عبدالاکبر خان صاحب پرون د سرپلس پول یو بائ سب انجینئرز چې هغه د محکمه لوکل ګورنمنټ یو پراجیکټ کښې بهرتی شوے وو، د دی سپیکر صاحب لږ شانتے پس منظر زه بیانومه ایوان مخے ته چې Strengthening of Local Government and Rural Development دا په لوکل ګورنمنټ کښې یو پراجیکټ دے په هغې کښې تقریباً 37 کسان بهرتی شوی وه چې په هغه کښې پلاننګ آفیسرز وو او په هغې کښې سب انجینئرز وو، بیا چې کله ده

Contract expiry راغلہ نو پہ ھغے باندې اکاونټنټ جنرل د هغوی تنخواگانی سټاپ کړلے او دغه تنان چې کوم تنخواگانے بند شوے نو هغوی بیا ہائی کورټ ته لاړل۔ ہائی کورټ د هغوی پیټیشن خارج کړو نو بیا هغوی د دی خلاف ہائر کورټ سپریم کورټ ته لاړل۔ او سپریم کورټ چې کوم دے نو هغوی بیا په 25-7-2005 دوئ تمام مراعاتو سره د بحالی آرډر ئے اوکړو۔ او بیا ده دے نه پس چې د هغوی مستقل د بحالی آرډر اوشول نو بیا ځمونږ دا دوه تنان دے د پاره په سرپلس پول کښې مونږ پوسټونه Create کړل او دا ټول مونږ سرپلس پول ته اولیږل۔ په محکمه ورکس اینډ سروسسز کښې تقریباً د دی سب انجینئرز پوسټونه هغه مونږ سره Vacant وو، هغې د پاره مونږ ریکوزیشن اوکړو پبلک سروس کمیشن ته،خو چونکه د هغوی پراسسز لږ شانتے لیټ دے نو دے وجه نه چې کوم مونږ سره په سرپلس پول کښې دا سب انجینئرز موجود وو۔دے وجه نه دا آپشن راغے چې Why not دا سرپلس پول نه کوم سب انجینئرز دی دا مونږ د لوکل گورنمنټ نه مونږ ورکس اینډ سروسسز ته ورکړو۔ څنګه چې بیا عبدالاکبر خان هغه نوټیفیکیشن هغه ذکر اوکړو۔ هغه نوټیفیکیشن مطابق دا تنان ورکس اینډ سروسسز ته اسټبلشمنټ حواله کړل۔ سپیکر صاحب چونکه د دوئ Initial recruitment هغه په کنټریکټ باندې شوے وو۔ او چې کوم مونږ ته ورکس اینډ سرسسز پوسټونه وو هغه مستقل بنیادونو باندې وو۔ نو دے وجه نه محکمه ورکس اینډ سروسسز هغه د Legal opinion ده پاره محکمه قانون چې کوم دے ، د هغې سهه را ئے واغسته۔او هغوی ته ئے رپورټ لیگلے دے چې دے باندې هغوی Legal opinion واخلی نو دا کیس اوس محکمه قانون سره دے۔ د دی تنانو تنخواگانے هغه جاری دی۔ تنخواگانے سټاپ نه دی لا سرپلس پول کښې مونږ سره دی۔ زه هاؤس ته Assurance ورکوم چې انشاء الله پخپله هم ذاتی طور دا زه Pursue د محکمه لاء نه او دے باندې به انشاءالله زر تر زر هغوی نه فیصله راوخلو او د دوئ مستقبل فیصله به اوکړو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ لاءڈیپارٹمنٹ کے پاس جانے کی ضرورت تو نہیں تھی کیونکہ اگر آپ Review کو جاتے ہیں تو اس کے لئے 90 days ہیں لیکن اب تو تیس سال جب آپ خود کہتے ہیں کہ 25-8-2005 تو یہ دو سال تقریباً برابر جو ہیں ہونے کو ہیں۔ تو یہ Review

میں تو نہیں جا سکے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر ورکس اینڈ سروسسز کو ان کی ضرورت نہیں تھی تو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے مانگا کیوں؟ اور پھر لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے بھیجا ان لوگوں کو کیوں؟ جناب سپیکر! میرے خیال میں جب تک یہ لاء ڈیپارٹمنٹ سے ان کی Opinion آتی ہے ان لوگوں کا جو نوٹیفیکیشن ہوا ہے۔ وہ بیچارے تو اٹکے ہوئے ہیں نہ لوکل گورنمنٹ میں ہیں اور نہ جو ہے نا ورکس اینڈ سروسسز میں ہیں۔ تو جب تک لاء ڈیپارٹمنٹ Opinion نہیں دیتی اس وقت تک ورکس اینڈ سروسسز یا لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ان کو Own کرے۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! ما چې کوم وضاحت او کړو دوئ مخکښې نه هم په سرپلس پول کښې وو، مونږ سره تا سو ته مخکښې هم ما چې کله کټ موشن وو په هغې کښې ما ذکر کړے وو چې کله مونږ حکومت واغستو نو تقریباً نو هزار سرپلس ملازمین مونږ سره د مختلف ډیپارټمنټس هغه موجود وو، نو بیا مونږ یو Decision واغستو چې مونږ کله نوی آسامی راځی یا پوسټ خالی کیږی نو هغه اول ترجیح به دا وی چې سرپلس پول نه به د هغې د ګریډ سرے به راځی او هغه به ډیوټی جائن کوی۔ اوسه پورے تقریباً آٹھ سو تنان مونږ سره په دغه نو هزار کښې پاتے شوی دی باقی دا ټول مونږ Adjust کړی دی۔ نو دا تنان دوئ سرپلس دی، د دوئ باقاعده سروس موجود دی او صرف دا Justification چې کله لاء ډیپارټمنټ نه راشی د هغې نه پس به د هغوی فیصله کوی چې آیا دوئ به ورکس ته راځی یا واپس به سرپلس پول ته ځی۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! پبلک سروس کمیشن کے Through ان کی وہ ہوتی ہے اور جب آپ کے پاس سرپلس پول میں لوگ ہیں تو آپ پبلک سروس کمیشن سے کیوں Requisition کرتے ہیں؟ جب Already آپ ان لوگوں کو تنخواہیں دے رہے ہیں تو نئے لوگوں کو بھرتی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جب آپ کے پاس Already سرپلس پول میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! دا کوم مونږ Requisition کړے وو پبلک سروس کمیشن ته، هغه مونږ دے وجه نه Withdraw کړو چې مونږ سره سرپلس پول

کبنې دا تنان موجود وو۔ هغه مونږ Withdraw کړے دے۔ مخکښې Requisition نه دے شوے هغه واپس شوی دی۔ اوس صرف د دی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زه دا ویم چې هر کله پبلک سروس کمیشن۔۔۔۔۔

نوٹ: (یہاں پر کیسٹ میں آواز سنائی نہیں دے رہی)

وزیر اطلاعات: د لاء ډیپارټمنټ د Vetting نه پس انشاء الله څمونږ دے د پاره Requisition دے چې مونږ Adjustment د دوئ اوکړو۔ زه لږ شانتے انشاء الله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه مطلب دا دے چې د سپریم کورټ د دغه نه مخکښې لاء ډیپارټمنټ به څه دغه ورکوئ؟ لږ ئے Expedite کړئی بس۔ جی۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر صاحب! ډیره اهمه خبره ده جی، پرون دلته دا دغه پیش شوے وو دا کواپریټیو والا او دے هاؤس Unanimously پاس کړے وو، په 7 تاریخ باندې رجسټرار صاحب د کواپریټیو د ټولو دفترو صوبه کبنې پیښبیور، مردان، هر ځائے کبنې نیلامی ایخودے ده، نو زما دا ریکوئسټ دے، دے اسمبلی نه دے رجسټرار ته دے اولیکلے شی چې دا کوم 7 تاریخ باندې دا اخبارونو کبنې ورکړی وه او دا بولی پرے کیږی دا کواپریټیو املاک په خرڅوی نو دا دے بند کړے شی ځکه چې دلته قرارداد پیش شو چې بینک هم Restore شو، محکمه هم Restore شوه نو دوئ به دوباره بیا دا بلډنګونو او دا هر څه اخلی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! څما په خیال افتخار خان ډیر ښیه Point raise کړے دے جی او دا دے اسمبلی به زه به اووایم چې یو ډیره لویه فیصلو کبنې یو فیصله ده چې دا کوم کواپریټیو ډیپارټمنټ دوئ بیا Restore کړو او دا کواپریټیو بینک چې اربونو روپے د فیډرل ګورنمنټ په ذې Nominal interest باندې یا مارک اپ باندې دے صوبے ته به هر کال راتلے هغه دے صوبې ته نه راتلے د دی Dissolution نه مخکښې، پنجاب Seven to eight billion به هر کال چې کوم دے اغستې۔ څمونږ د صوبې 3 نه تر 4 بلین پورے هر کال حصه

کیدہ۔ نو جناب سپیکر اوس دے اسمبلی دومرہ لوئے کار اوکړو خو که د هغوی هغه Assets خرڅ شول نو کوارپیټیو بینک هغه Assets نیلام شو۔ او دلته کښې دا بینک تاسو Revive اوکړو نو بیا به دا بینک خپل چلولو د پاره یا د خپل سټاف د پاره بیا به نور بلډنګونه اخلی۔ بیا به نورے پیسے ورکوی۔ نو تر څو پورے چې دغه نه وی نو په دې باندې دے دا حکومت کارروائی روکاؤ کړی چې یرا د دی دا خبره اوشی نو بیا به دا سټاف به خپلو بینکونو ته ورځی۔

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب دے باره کښې یو خبره اوکړم۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب امانت شاہ: حقیقت دا دے چې دا ځمونږ د سټینډنګ کمیټی چیئرمین افتخار جهګړا صاحب هم دغه، ډیر لوئے کار جی په دې باندې اوشو دوه کاله مسلسل جی۔ هغه رپورټ تیار شو بیا پرون چې کوم دے هغه پاس هم شو د اسمبلی نه۔ نو ځمونږ هم دا ریکوئسټ دے چې دغه نیلامی دے فوراً منسوخ کړے شی چې دغه بینک بحال شی او کم از کم په دې کښې هغه خلقو ته دوباره هغه سهولیات لکه څه رنګه په نورو صوبو کښې سپیکر صاحب ملاؤیږی پنجاب دے سنده دے شمالی علاقه جات دی یا نور څومره چې ځمونږ د پاکستان سره متعلقه دغه دی، دغه شان صرف دے صوبې نه ختم شوے دے نو که چره دا املاک د هغې خرڅ شو نو بیا دوئ دوباره اخلی۔ د هغې د پاره به مشکلات به ورته پیدا کیږی۔ مونږ وایو چې دا دے خرڅ نه شی جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر اطلاعات: ښنګه چې دآنریبل ممبرز د هغوی رائے ده انشاء الله دے وخت زه ډیپارټمنټ ته Directive issue کوم چې د بولی Date منسوخ کړے شی۔

(تالیاں)

سید مظہر علی قاسم: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یہ پہلے ایجنڈا لے لیتے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما یو اهم خبره ده که اجازت را کړی۔

جناب سپیکر: مسٹر عبدالاکبر خان ایجنڈا۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: ایجنډا نه جی تاسو نن اخبار اوګورئ۔

جناب سپیکر: لږ د دی نه رستو مطلب دا دے چې کال اټینشن نوټس دے د هغې نه رستو بیا راځو دغه ته۔ Mr. Abdul Akbar Khan and Mr. Anwar Kamal Khan, MPAs, to please move their joint adjournment motion No.804, in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

ډاکٹر محمد ذاکر شاہ: سپیکر صاحب! زما یو پریویلج موشن دے جی د ډیر وخت نه اوسه پورے ټیبل نه شو جی۔

جناب سپیکر: اوس خو پریویلج موشن اوشو بیا به بل وختے ګورو انشاء اللہ۔

ډاکٹر محمد ذاکر شاہ: زما خیال دے زه ویم چې دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب! بیا به چیمبر کښې خبره اوکړو۔ ما سره په ایجنډا باندې خو نشته۔

ډاکٹر محمد ذاکر شاہ: دوه کاله اوشو۔

جناب سپیکر: دوه کاله اوشو۔

جناب عبدالاکبر خان: دوه کاله ئے اوشو۔ دا څه "اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے کہ اوقاف پلازہ شاہین بازار پشاور میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I am not prepared, if it is taken tomorrow or at another time.

جناب سپیکر: ٹھیک شو۔

Mr. Abdul Akbar Khan: I am not prepared.

Mr.Speaker: Mr. Israr ullah Khan Ganda- pur, MPA, to please move his adjournment motion.

تحاریک التواء

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ سر۔ سر! میں آپ کا نہایت مشکور ہوں، کیونکہ میرے پاس اور کوئی چارہ تھا نہیں۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ حالیہ سیلابی ریلے سے میرے حلقے کے کئی دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ علاقہ کی عوام میں حکومتی اقدامات کے سلسلے میں سخت تشویش موجود ہے اور نہایت تکلیف کی حالت میں ہیں۔ مہربانی کر کے مختصر بات کی اجازت دی جائے۔" سر! وزراء صاحبان کی میں توجہ لینا چاہو نگا۔ سر! تین دیہات جو تھے میرے حلقے کے وہ مکمل طور پر زیر آب آگئے ہیں۔ جس میں درہ گل داد، اس میں تقریباً ستر فیصد جو گھر ہیں وہ زیر آب ہیں۔ اس کی آبادی تقریباً کوئی ساڑھے تین سو گھرانے ہونگے اور تقریباً تین ہزار کے قریب آبادی ہے، اس طریقے سے کوٹ ولی داد، اسکی تقریباً نوے فیصد آبادی، گھرانے جو ہیں وہ زیر آب آگئے ہیں، تین سو کے قریب گھرانے ہونگے اور پچیس سو آبادی، اسی طریقے سے ویلج کوہاوڑ، وہ بھی تقریباً کوئی نوے فیصد تباہ ہو گیا ہے اور پچیس سو اسکی آبادی ہے۔ سر! یہ 29 جون کو جیسے اسمبلی کا اجلاس Attend کر کے میں گھر پہنچا تو سر! میں نے وہ ساری رات جو ہے اپنے گاؤں کی شہر پناہ کے اوپر گزاری ہے کیونکہ سیلابی ریلا اتنا شدید تھا۔ ہمارا جو Distribution system ہے وہ کوئی ایک لاکھ اسی ہزار کیوسک کے لئے ڈیزائن ہوا تھا لیکن وہ پورا کا پورا اس پر تباہ ہو چکا ہے۔ اس میں سر! ابھی تک جو حکومت کی طرف انکو ریلیف ملی ہے وہ بھی ذرا ایوان میں، میں رکھنا چاہو نگا، جہاں پہ تین تین ہزار آبادیاں Disturb ہوئی ہیں وہاں پر درہ گل داد کے لئے بیس ٹینٹ، اور بتیس افراد کی خوراک ہے۔ کوٹ ولی داد میں پچاس ٹینٹ اور اس میں ایک سو اسی افراد کی خوراک ہے۔ کوہاوڑ میں تیس ٹینٹ، دس کلو پتی، تین پیٹی بسکٹ، پانچ گھٹو چاول، سولہ گھٹو آٹا۔ سر! یہ ان کو اونٹ کے منہ وہ زیرے والی بات ہے کہ جو حکومت کی طرف سے امداد ملی ہے اور اس کی باقاعدہ تصویریں، فوٹو گرافی جو کہ اخبارات میں بھی آجائینگی کہ ضلعی انتظامیہ نے وہاں پر یہ کیا ہے۔ سر! صرف اسی بات کو اس ایوان میں رکھنے کے لئے کیونکہ وہاں پر کوئی فورم تھا نہیں، اگلے دن اس کی میٹنگ ہوئی جس کے متعلق نہ مجھے پتہ تھا اور نہ مجھے Inform کیا گیا ضلعی انتظامیہ اور آرمی نے مل بیٹھ کر اس کے متعلق کوئی Strategy بنائی لیکن مقامی ایم پی اے سے مشاورت تک نہیں کی گئی اور یہ میں As a protest یہاں پر یہ بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ میں اپنے پسماندہ علاقے میں اگر اس کا ذکر کرتا تو کوئی شنوائی نہ

ہوتی۔ سر! آرمی کو میں نے Inform کیا ان کو میں نے کہا کہ وہاں پر جھیل کی سی صورت ہے اور آپ مہربانی کر کے ان کے لئے کوئی بوٹ یا ہیلی کاپٹر کا بندوبست کریں۔ لیکن وہاں پر ایک میجر ناصر صاحب تھے انہوں نے کہا کہ ہمیں In writing آئے گا، میں نے کہا سر! کتنا ٹائم لگے گا یہ چیزیں Materialize ہونے میں، انہوں نے کہا جی اس میں یہ ہوتا ہے کہ پھر چارجز ہوتی ہیں، پراونشل گورنمنٹ ہمیں کہے گی اتوار کا دن تھا سر! Ultimately یہ ہوا سر! کہ آج تقریباً تیسرا چوتھا دن ہے لیکن اس کے باوجود وہاں پر علاقے میں چھ چھ، سات سات، فٹ پانی کھڑا ہے اس کا والد ایک طرف ہے بیٹا دوسری طرف ہے نہ ان کو خوراک پہنچ رہی ہے نہ کوئی اور ذریعہ ہے اور نہ وہاں پر ہیلی کاپٹر تو چھوڑیں سر! ابھی تک ان کے پاس کوئی کشتی بھی نہیں بھیجی گئی۔ اس میں سر! میرے جو خدشات ہیں وہ یہ ہیں کہ یہ سیزن کی شروعات ہیں، سیلابی ریلا جو ہے یہ ہمارے وہ جو دیسی حساب میں ہاڑ کا مہینہ ہے اس کے بعد ساون کا جو پورا مہینہ ہے وہ پورا رہتا ہے۔ اور اس میں بھی فلڈز آتے ہیں، ابھی بھی مجھے فون پر اطلاع ملی ہے کہ پھر ایک فلڈ آیا ہے جس سے سر! آئندہ بھی خطرہ ہے میری حکومت سے یہ گزارش ہو گی کہ جو شہر پناہیں ہیں مہربانی کر کے مشینری Depute کی جائے تا کہ اس کا بندوبست کیا جا سکے جو Already ڈوب چکے ہیں یہ پھر ڈوبیں گے، کیونکہ سر! ان کا کوئی مطلب ہے وہاں پر پرسان حال بھی نہیں ہے اور سر! یہ بھی خطرہ ہے کہ اس کے ساتھ بیماریاں بھی پھیلیں گی۔ اور ساتھ ایک دو افراد کی موت بھی ہو چکی ہے چونکہ ہمارا سسٹم سر ایسے ہے کہ جہاں سے پانی آتا ہے تو وہ پانچ چھ گھنٹوں میں پہنچتا ہے ہمیں پیشگی اطلاع ہو جاتی ہے، جانی نقصان لوگ خود ہی اونچی جگہوں پہ چلے جاتے ہیں لیکن جب فلڈ انکے گھروں میں سے گزرتا ہے تو سر ان کو نہایت تکلیف ہوتی ہے۔ میری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ مشینری Depute کی جائے انتظامی کارروائیوں میں مقامی ایم پی اے کی حیثیت سے مجھے بھی اعتماد میں لیا جائے کیونکہ میں نے تمام اختلافات بالائے طاق رکھ کر وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی فون کیا لیکن مجھے بتایا گیا کہ وہ میٹنگ میں ہیں، میں نے ان سے کہا کہ مہربانی کر کے جب وہ میٹنگ سے فارغ ہو جائیں، میں ان سے کوئی Development کی سکیم نہیں مانگ رہا، یہ انسانی جانوں کا ضیاع ہو گا مہربانی کر کے آپ ان تک میری بات پہنچا دیں لیکن وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے نہ کوئی کال بیک ہوئی اور نہ مجھ سے پوچھا گیا اور سر! میری حکومت سے یہ گزارش ہو گی، کہ شاید یہ آخری اجلاس ہو

مہربانی کر کے اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور آئندہ کے لئے پیش خیمہ کیا جائے۔ Thank you sir.

جناب سپیکر: آصف داؤدزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: شکریہ مسٹر سپیکر! سر! جس طرح میرے بھائی اسرار اللہ گنڈاپور صاحب نے Describe کیا ہے۔ ہمارا جو Quick response تھا Towards D.I.Khan flood وہ Immediately وہاں پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے Steps لئے تھے اور یہاں ہم نے پراونشل ریلیف کمشنر صاحب نے بھی ان کے لئے تقریباً ایک سو چالیس ٹینٹس وغیرہ یہاں سے بھیجے ہوئے ہیں، بہر حال جس طرح انہوں نے Situation describe کی ہے تو ان سے میری درخواست ہوگی کہ سیشن کے فوری بعد بیٹھ کر میں ذرا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے اس سلسلے میں بات کرلونگا اور ریلیف کمشنر سے بھی بات کرلونگا اور جو ان کی Needs ہیں وہ انشاء اللہ ہم پوری کرلینگے۔ان کے عوام جو ہیں وہ صوبے کے عوام ہیں اور ان کا Look-after کرنا وہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے سر۔

جناب عالمزیب عمرزئی: سپیکر صاحب ما هم کال اټنشن جمع کړې وو زما خو يو هم نه دے راغلے د سيلاب په حوالے سره زما هم خبره وه۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے انشاء اللہ میں ان کی یقین دہانی پر یقین کرتا ہوں کہ یہ اس میں کوشش کرینگے۔

جناب سپیکر: عالمزیب عمرزئی صاحب۔

جناب عالمزیب خان عمرزئی: مہربانی جی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب! آپ کل غیر حاضر تھے لہذا آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اس مرحلے پر نہیں لیا جاسکتا۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: میں بالکل حاضر تھا یہ کون کہہ رہا ہے کہ میں حاضر نہیں تھا۔

(قہقہہ)

جناب عالمزیب خان عمرزئی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ گزشتہ سال ضلع چارسدہ میں سیلاب نے بڑی تباہی کی تھی جسکے نتیجے میں کئی دیہات زیر آب آگئے تھے۔ صوبائی حکومت نے متاثرین سیلاب کو کوئی ریلیف ابھی تک نہیں دیا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی سیلاب کی تباہ کاریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آبادی کاری کے لئے اعلان کیا تھا لیکن اس پر عمل درآمد ابھی تک نہیں ہوا اور کسی بھی متاثرہ شخص کی مالی امداد نہیں کی گئی۔ جس کی وجہ سے متاثرین سیلاب ضلع چارسدہ میں مایوسی پھیلی ہے۔ جناب سپیکر! تیر کال چې کوم سیلاب راغلے وو او په هغې باندې جی په دې صوبائی اسمبلی کښې تفصیلاً بحث شوے وو۔ په ټوله صوبه کښې راغلے وو خصوصاً زمونږه په مردان او په چارسده کښې ډیره تباهي شوی وه چې په هغې کښې ډیر زیات کورونه چهـ سات سو کورونه زمونږه په ضلع چارسده کښې تباه شوی وو او بیا په هغې تفصلاً بحث اوشو، وزیر اعلیٰ صاحب په هغېکښې دے ټول هاؤس ته یقین دهانی ورکړله، چې یره زه به د دی دغه کومه او تفصلاً بحث اوکړو په هغې باندې او د دی ازاله به زه کومه او زه به دا ریلیف ورکومه۔ نو دا خو آخری بجټ دے زما په خیال آخری دغه دے دا دے بیا سیلاب اوس، گنڈاپور صاحب هم په دې باندې بحث اوکړو، بیا سیلاب راغلو بیا مونږه ته خطره ده مونږه خو په هغه زړه خبره پوهه نه شو۔ چې تر اوسه پورے قوم ته هغه ریلیف ملاؤ نه شو، د دی د جی دوئی مونږه داسې جواب راکړی او مونږه ته یقین دهانی راکړی چې د دې به آخری حل څه وی۔

جناب سپیکر: داودزئی صاحب۔

مولانا اسرار الحق حقانی: سپیکر صاحب! زه یو معمولی خبره په کښې کول غواړم جی۔

جناب سپیکر: د دی سره متعلق ده۔

مولانا اسرار الحق حقانی: آو جی د سیلاب متعلق ده۔ زمونږه مردان ته هم پرائم منسټر صاحب جی راغلے وو جی په تیر شوی پیرا کښې، څنګه چې زمونږه دے رور اووئیل، پینځه کروړه روپی اعلان ئے کړے وو هلته په مردان کښې جی خو تر اوسه پورے یوه روپی مونږه ته ملاؤ نه شوه جی او نن هم راروان دے پیښیور ته جی د دغه سیلاب زدگانو د پاره، نو څه اعلان به کوی نو که مردان ته ئے په

کښېږي اعلان اوکړو نو مونږه به ډیر مشکور یو۔ او پته نه لګی چې دا به هم ملاؤ شی او که نه۔

جناب سپیکر: آصف اقبال داؤدزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: شکریه مسټر سپیکرا! عالمزیب خان عمرزئی چې کوم فلډ طرف ته اشاره اوکړه هغه په ترنګزو کښې راغلے وو او حقیقت داد ے چې ډیرزیات نقصانات ئے کړی وو۔ دے وخته پورے زمونږه په دې صوبه کښې په ډېټیرو په دې تیرو څلورنیم کالو کښې چې څومره آفتونه راغلی دی که هغه د فلډز دی دهغه د بارانونو دی،د هغه د سنو فال دی،که هغه څه دی نو زمونږه چونکه ایوان ته دا خبره معلومه ده چې زمونږه دا صوبه Financially د دی Constraintsدی زیات مونږهFinancially sound نه یو د هغې وجے نه همیشه مونږه دا ریکوسټ کوؤ بلکه دے ایوان۔ چند دن پہلے اس ایوان نے ایک ریکویسٹ قرارداد کی شکل میں بھیجی ہوئی ہے فیڈرل گورنمنٹ کو کہ جس طرح سندھ میں تباہیاں ہوئی ہیں، جس طرح بلوچستان میں،وہ بھی ہمارے بھائی ہیں اور انکی Help کرنا بھی وفاقی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے لیکن اس صوبے کے اندر بھی جو ہے یہ ابھی فلڈز جو ہیں جو Flash floods ہیں ان سے نقصانات ہو رہے ہیں ہماری پراونشل گورنمنٹ کی جتنی Limitation ہے اس میں ہم Immediately لوگوں کو Evacuate کرتے ہیں ان کو Foods items provide کرتے ہیں،ان کو Tents provide کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی خدانخواستہ Damages ہوتی ہیں یا دیگر injuries (ہوتی ہیں) تو اس کو ہم Compensation دیتے ہیں۔ ابھی تک، پچھلے ساڑھے چار سال، صرف اگر میں، زلزلے االائی کی بات کر رہا ہوں۔ زلزلے کے دوران ایک Coordination رہی تھی اس کے علاوہ جتنے بھی یہاں پر فلڈز آئی ہیں۔ جتنی بھی یہاں پر بارشیں ہوئی ہیں۔ اس میں ہم نے جتنے بھی ریکویسٹس کی ہیں اس کو آنر نہیں کیا گیا اور اگر آنر کیا گیا ہے تو بھی اعلان ایک جگہ کے لئے ہوتا ہے جب وہاں سے ڈائریکٹیو آتے ہیں تو پورے صوبے کے لئے بن جاتے ہیں، ابھی بھی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب نے بات کی کل جو سٹیٹ میڈیا ہے پی ٹی وی پر میں نے ایک رپورٹ دیکھی کہ ڈی آئی خان میں جو ہے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے وہاں پر کیمپیں بھی لگائی گئی ہیں وہاں پر فوڈ آئٹم بھی تقسیم کئے گئے ہیں۔ مسٹر سپیکر سر! بات یہ ہے کہ ایک

فیڈرل ریلیف کمشنر ہوتا ہے، ایک پراونشل ریلیف کمشنر ہوتا ہے چاہیئے تو یہ کہ جو بھی ریلیف فوڈز یا آئٹم جتنے بھی آتے ہیں وہ فیڈرل گورنمنٹ سے ہمارے ریلیف کمشنر کے Through آیا کریں لیکن یہاں پر اس صوبے میں یہ ہورہا ہے کہ جناب ڈائریکٹ وہاں سے چیزیں ان علاقوں میں فیڈرل گورنمنٹ سے تقسیم ہوتی ہیں۔ یہی جو ہے وہ چارسدہ میں بھی ہوا، کہ وہاں پر ڈائریکٹ فوڈز آئٹم اور دوسری چیزیں وہاں پر Distribute ہوئیں تو Compensation کی جہاں تک بات ہے تمام ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے، جتنی بھی پچھلی آفتیں آئی ہیں، انکے تمام ریکارڈ، فیڈرل گورنمنٹ کے کہنے پر ہم نے مرتب کیا ہے وہ تمام Compensation کی جو فائلیں ہیں وہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس پڑی ہیں، میری ریکویسٹ ہوگی عالمزیب عمرزئی صاحب سے کہ ان میں ان کے علاقے کی جو ہیں وہ فائلیں موجود ہیں اگر یہ اپنے فیڈرل منسٹر سے ان کو Pressurize کریں فیڈرل گورنمنٹ کو اور وہاں سے وہ فنڈز ریلیز کروائیں۔ تو یہاں پر جو انکے علاقے ہیں اور دوسرے جو لوگ ہیں انکو ہم Compensate کرسکیں گے۔

جناب عالمزیب خان عمرزئی: جناب سپیکر صاحب په دې فلور آف دی هاوس وزیر اعلیٰ صاحب اعلان کړے وو که ماله مرکزی حکومت راهم نه کړی۔نو زه دا وعده کوم چې زه به دا ریلیف ورکومه جی۔ دوئمه خبره زما اسرارالحق رور اوکړه زه د هغه، زمونږه د صوبه سرحد ایم این اے هلته په قومی اسمبلی کښې شته پکار دی چې د دی صوبې آواز ئے هلته د دی د پاره اوچت کړے وے۔ چې یره تاسو اعلان کړے دے سپیکر-----

جناب سپیکر: عالمزیب خان عمرزئی صاحب آپ کی توجہ-----

جناب عالمزیب خان عمرزئی: جناب سپیکر صاحب یوه خبره جی زه کومه ماله دی یقین دهانی ده رانه کړه۔

جناب سپیکر: آپ کی توجہ دلاؤ نوٹس تھی بس اس پر بحث ہوگئی ہے آپ نے اپنا-----

جناب عالمزیب خان عمرزئی: یوه خبره جی کوم نو بس، دا مونږه له هغوی دا اعلان کړے وو دوئی خو صرف مونږه ته بیا هغسې بحث اوکړو، دائے اونه ووئیل مونږه به دے قوم ته اوس ځنګه ځو۔ ځکه چې مونږه لاړ شو هلته په، دا مولانا ادریس صاحب هم موجود شته، اوس خو اوتو بهر ته، مونږه خو هلته کښې دومره

بد حالات دی چې (مداخلت) دا د صوبائی حکومت مسئله ده دا صوبائی حکومت اعلان کړے دے ،صوبائی حکومت وعده کړی ده او پکار دی چې دا شے دے ملاؤ شی دا خو ګپ شپ جی او لیګدو جی۔

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب په دېکښې زمونږه ایم این اے باقاعده احتجاج ئے کړے وو د پارلیمنټ مخے ته او قومی اسمبلی کښې ممبرانو پرے خبره کړی ده هلته کښې، مونږه خو وایو چې کم ازکم پکار ده چې هغه مرکزی امداد خو اوس مونږه له راشی کنه جی۔ باقاعده احتجاجونه په دې باندېشوی دی۔

جناب سپیکر: جی سید مظہر علی قاسم۔

سید مظہر علی قاسم: شکریہ جناب سپیکر میں آپ کا مشکور ہوں جی،دو ضروری معاملات تھے میں آپ کے علم میں لانا چاہ رہا تھا۔ایک یہ کہ کل وہاں پر بالاکوٹ میں آتشزدگی ہوئی جس میں پورا بازار جو ہے وہ جل کر خاکستر ہو گیا وہ اس وجہ سے کہ وہاں پر واپڈا والوں نے زلزلہ کے بعد آج تک کھمبے کھڑے نہیں کئے،اس فلور کے اوپر بھی بہت دفعہ بات ہوئی، میٹنگز کے اندر بات ہوئی، وزیراعلیٰ صاحب نے ان کو لیٹر کیا، بلایا وہاں پر آج تک کھمبے نہیں ہیں۔زمین کے اوپر تاریں بچھی ہوئی ہیں۔ہم نے ہر وقت کہا کہ جی اس سے نقصان ہو جائیگا، کوئی مر جائیگا، کوئی جل جائیگا لیکن کسی نے ہماری سنی نہیں اور آج تک وہاں پر کھمبہ نہیں لگایا گیا اور اس وجہ سے ایک پورا بازار جل گیا۔اس سلسلے میں چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت فوری طور پر اس پر کچھ کرے اور جو Responsible ہے جو آدمی اس چیز کے اندر Responsible ہے اس کے اوپر Responsibility fix کی جائے،ایک میری یہ گزارش ہے جناب۔دوسری میری گزارش یہ تھی کہ جس وقت ہم بجٹ کی تقاریر کر رہے تھے سر! تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ زلزلہ سے جو متاثرہ علاقے ہیں انکے چونکہ بہت زیادہ مسائل ہیں تو ہم اسی رواں سیشن کے اندر ایک دن اس کی بحث کے لئے مختص کرینگے، یہ اپوزیشن لیڈر صاحب بھی تھے اور زر گل خان تھے ہم سب بات کرنا چاہ رہے تھے آپ نے کہا تھا کہ اس کے لیے ہم ٹائم مختص کرینگے تو ہماری آپ سے یہ گزارش ہے کہ چونکہ سر! بے انتہا ہمارے مسائل ہیں۔۔۔۔۔

سردار محمد ایوب: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اسی سے متعلق؟

سردار محمد ایوب: جی اسی کے متعلق جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار محمد ایوب: جناب سپیکر صاحب د کوهستان هم دا زلزله زدکښې راغلے وو۔ ابھی تک وزیر اعلیٰ صاحب نے وہاں کچھ نہیں کیا ہے۔ نہ ریلیف ملا ہے لوگوں کو برائے نام وہاں سے ریلیف کے نام پر بھیجتے ہیں اور وہاں لوگوں میں تقسیم نہیں ہوتا ہے اور ایسے حالات ہیں جناب سپیکر ہمارے صوبے کا کیا ہوگا۔ جناب سپیکر! یہ مہربانی کرکے ابھی تک اس کی تحقیقات کریں اور وہاں پر جو Responsible لوگ ہیں جو بیٹھے ہوئے ہیں افسران، اس سے پوچھ گچھ کرکے۔۔۔۔۔

جناب زرگل: تھینک یو۔ کښېنه مړه ،۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف: ته کښېنه مړه ، ته څه شے ئے۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب زرگل: سپیکر صاحب! شکریہ جی۔ سر! میں آپ کی توجہ اور اس ایوان کی توجہ ایک اہم واقعہ ہوا ہے جی جو آسمانی بجلی گرنے سے کالا ڈھاکہ میں جی تقریباً چار افراد ہلاک ہوئے ہیں اور کئی افراد زخمی ہوئے ہیں، کئی مکانات تباہ ہوئے ہیں، مال مویشی اور کئی املاک کو نقصان پہنچا ہے تو میں اس ایوان کی وساطت سے صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ ان کے لئے جتنا بھی امداد ہوسکے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مرکزی حکومت تو آپ خود ہیں۔

جناب زرگل: سر! مرکزی حکومت کا مسئلہ اسی علاقے میں جو سدھو خان کے علاقے میں، کالا ڈھاکہ میں آسمانی بجلی ادھر کشتی ڈوبی تھی جی اور اس وقت اسمبلی ہماری In session نہیں تھی تو مرکزی حکومت سے میں نے بات کی تھی اور انہوں نے فوری طور پر انہیں مالی امداد اور ایک ایک لاکھ روپے دیا تھا، تو ان کا تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اب چونکہ میں صوبائی اسمبلی کا رکن ہوں اور اسی دوران کل یہ واقعہ ہوا ہے تو اب میں صوبائی حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ اس طرف خصوصی توجہ دیں اور انشاءاللہ مرکزی حکومت بھی توجہ دے گی۔

جناب سپیکر: جناب وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے اس وقت ٹائم دیا، آنریبل منسٹر نے ابھی بات کی کہ جی فیڈرل گورنمنٹ کی ہم سے وعدہ ہوا تھا اور فنڈز نہیں ملے اور Province کے اور ہمارے Financial constraints ہمیشہ سامنے آتے رہے تو گزارش یہ ہے جناب سپیکر! کہ جتنے فنڈز اس دفعہ وفاق نے صوبے کو دیئے ہیں اتنے ماضی میں کبھی بھی نہیں دیئے تو یہ کیا وجہ ہے کہ دو کروڑ کی گاڑی آسکتی ہے، ستر ستر لاکھ کی لینڈ کروزر آسکتی ہے اور یہ Unnecessary اخراجات پہ خرچہ ہو سکتا ہے اور ڈوبتے ہوئے غریب کے لئے پیسے ان کے پاس نہیں موجود ہوتے اس بات پر مجھے افسوس ہے اور دوسرا یہ کہ زمانہ اتنی ترقی کر چکا ہے جناب سپیکر کہ آج کل بارش کے آنے سے پہلے سب پتہ لگ جاتا ہے کہ بارش کب آرہی ہے فلڈز کب آرہے ہیں اور ہمارے محترم ممبر موجود نہیں ہیں افتخار جھگڑا صاحب، انہوں نے Prediction دی ہے کہ اس دفعہ ماضی سے ڈبل فلڈز آئینگے تو دکھ کی بات یہ ہے کہ جب حادثہ ہو جاتا ہے فلڈز آجاتے ہیں تب جا کر اس پر کوشش کی جاتی ہے وقت سے پہلے Precautionary measures لینے چاہئیں تاکہ وہ غریب لوگ جو ڈوب جاتے ہیں، ان کو ڈوبنے سے بچایا جائے۔Thank you Janab Speaker۔

جناب سپیکر: خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس: سپیکر صاحب شکریه، د حکومت چې د دی په باره کښې چې کوم مؤقف راغلو زمونږه د اطلاعاتو منسټر صاحب چې کومه خبره اوکړه دا خو ډیره قابل افسوس ده یو طرف ته خو وزیر اعلیٰ صاحب د قدرتی آفاتو د معائنے د پاره د پنځوس کروړو روپو هیلی کاپټر اخلی، هغه دا مؤقف اخلی چې د هیلی کاپټر مونږ ته په دې ضرورت دے چې مونږه دا د قدرتی آفات چرته راشی چې د هغې ځائے بروقت معائنه اوکړے شی۔ نو دا سې معائنے چې د هغې څه بندوبست دوئی نه کولې خلقو ته ریلیف نه شی ورکولې، د داسې هیلی کاپټر څه فائده؟ دا پنځوس کروړه روپی چې په هیلی کاپټر خرچ شوی نو دا پکار دی چې دا قدرتی آفات چې چرته راغلی وو په هغه ځائے دے خرچ کیدے۔دے نه علاوه سپیکر صاحب دلته چې څه خبره اوشی صوبائی حکومت ئے په مرکزی حکومت ور

اچوی،زمونږه د پارټی نه په صوبه کښې حکومت دے او نه مو په مرکز کښې حکومت دے خو چونکه مونږه صوبائی ممبران یو، مونږه به خبره په دې هاوس کښې کوؤ۔او د دی صوبائی حکومت د مرکزی حکومت سره په هر لیول باندې رابطے شته،د نیشنل ډیفنس کونسل دے ،که نو څه د آئینی ترمیمونوخبرے وی، د نیشنل سیکورټی کونسل،په هرفورم کښې دا دواړه حکومتونه سره یو ځائے کینی۔ چې سیاسی مسئلے سره یو ځائے حل کولېشی،صدر په وردی کښې منی،صدر ته د پینځو کالو Relaxation ورکوی نو د عوامو د فلاح او بهبود ،چې ستروین آئینی ترمیم پاس کوی نو د صوبه سرحد د عوامو، د هغه مصیبت زده عوامو چې په چا باندې سیلاب راغلے وی د چا کورونه په دې سیلاب کښې تللی وی دهغوی مسئله ولېنه شی اوچتولې (تالیاں) دے نه علاوه زمونږه په نوښیار باندې تیر ځل هم جی سیلاب راغلو، هرکالے سیلابونه راځی، قدرتی آفات راځی، چې څوک خلق په کښې مړه شی،حکومت اعلان اوکړی، چې یولاکھ روپی ورکوؤ۔سپیکر صاحب هغه خو مړ شو که هغه ته یو لاکھ روپی ملاؤ شی نو خاندان ته به ئے د یوکال ریلیف ملاؤ شی۔ نو اقدامات داسې کول پکار دی۔ پراونشنل محکمه چې ده ایریګیشن پراونشنل محکمه ده پکار دا دی چې کوم کوم ځایونو ته د سیلابو خطرات دی،زمونږه نوښیار ته د دریا کابل نه سیلاب خطره ده زه یو څو پوائنټس نه ده پکار دا ده چې هلته کښې بندونه اووهی، د هغې څه پلاننګ اوشی نو دا یومستقل حل دے ،که یو تروړه وړه،یو ټیم غوړی ورکړی دا دے حل نه دے۔

جناب سپیکر: آصف اقبال داودزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

مولانا عبدالرحمان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: منسٹر کو بولنے دیں۔

مولانا عبدالرحمان: آدھامنٹ،آدھامنٹ جی،اسی کے متعلق جی،اس سال سیلاب کی وجہ سے جو پورے پاکستان میں خصوصاً چترال میں جو تباہی ہوئی ہے ابھی جو 7,8,9 جولائی کو جو شندور میلہ ہو رہا ہے چاہے

صوبائی حکومت کرتی ہے یا مرکزی حکومت اس کو کینسل کرے، اس میں جو خرچہ آرہا ہے وہ چترال کی آبادی میں لگائے۔ یہ میری گزارش ہے جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی آصف اقبال داودزئی صاحب۔

وزیر اطلاعات: شکریه جناب سپیکر! سپیکر سر! مختلفو زما آنریبل ممبرز خبرے اوکړے او د صوبې د نمائندګۍ خبرے اوکړے چې وفاق سره روابطه دی۔ د وفاقی حکومت فنډز خبره هم اوشو۔ خبره داده چې په دې صوبه کښې تراوسه پورے څومره آفتونه راغلی دی وفاقی طرف نه مونږه یو چې کوم فنډز زمونږه په این ایف سی کښې دے په Divisible pool کښې دے هغه خو د دی صوبې حق دے هغه پنجاب ته هم ملاویږی، سندھ ته هم ملاویږی بلوچستان ته هم ملاویږی، دا خو زمونږه آئینی حق دے هغه به خامخواه مونږه ته ملاویږی که په دې صوبه کښې د هر چا حکومت وی۔ د دی نه علاوه چې کوم داسې مواقع راځی چې کله دعوامی Compensation ضرورت په کښې راځی نو هغه وفاقی حکومت باقاعده مونږه ته Assurance راکوی چې مونږه به صوبائی حکومت سره مکمل سپورټ کوؤ، خو Practically دا ثابته شوی ده چې Assurance ملاؤ شویدے مونږه خپله Data collect کړی ده زمونږه ریونیو ډیپارټمنټ، زمونږه چې کوم Losses دی دهغې مونږه باقاعده فائل جوړ کړے دے هغه فائل مونږه مخکښې حواله کړے دے اوس په دېصوبه کښې چې څومره هم منیجمنټ مونږه کوؤ، که فرض کړه هیلی کاپټر مونږه پرچیز کوؤ یا نور څه بل څه کوؤ نوهغه د دې صوبې پاره، ځان د پاره، که دے حکومت د ځان د پاره څه کړی وی تنخوا ګانے زمونږه ذاتی خبره ده تر اوسه پورے په تیرو تنخواه کښې نه دایم پی اے نه د منسټر په تنخواه کښې اضافه نه ده شوی، باقی پاتې شوه د عوامو د ریلیف خبره صوبائی حکومت چې څومره هم، دا د دی صوبې تاریخ دے سپیکر، چې اوسه پورے چې څومره قدرتی آفتونه تیر شوی دی چې دے حکومت څومره Quickly response کړی ده څومره زر ئے عوام ته ځان رسولې دے د دی نه مخکښې چا هم نه دے کړے بلکه د تیرو حکومتونو Compensation هم دے ګورنمنټ Pay کړے

دے مسٹر سپیکر سر۔ د دې نه علاوه په دې صوبه کښې دا سې حکومتونه تیر شوی دی چې د هغوی په وفاق کښې حکومت سره باقاعده جوړښت وو، په وفاق کښې چې د کومے پارټۍ حکومت وو په صوبه کښې هم د هغوی یا د الحاق حکومت وو یا د هغه پارټۍ حکومت وو دا صوبه د Resources په حوالے سره یا د حقوقو په حوالے سره ولې پسمانده پاتې ده، دا چې کوم حکومتونه تیر شوی دی زما رور پاڅی او خبره کوی په دې صوبه کښې خلقو د وړه چوکر یا چا خوړولې ده، (تالیاں) دا خو په ریکارډ باندې موجود ه ده۔ د وړو په بوری باندې چې د پنجاب نه چې بوری راتله نو هلته کښې به په چیک پوسټ باندې چیک کیده بےعزتی به د صوبه سرحد د عوامو چا کوله په پورے غاړه پوله باندې (تالیاں) زما غریب عوام د یو سیر وړو د پاره په مل کښې هغه قتل شوے دے که نه دے قتل شوے دا د چا د حکومت کارونه وو۔ دا خو ټول د دې صوبې په تاریخ کښې دا خبره موجوده ده۔ څو پورے چې د دې صوبې وزیراعلیٰ صاحب په نیشنل سیکورټی کونسل په اجلاس کښې د ناستے خبره ده دا د دې صوبې آئینی حق دے، د صوبې د حقوقو د پاره چې د دې صوبائی حکومت آئینی سربراه چې چرته کیناستل پکار وی هلته به کینو انشاءالله د صوبې حق به مونږه راوړو۔ که دومره هم د دې صوبې سره، د دې صوبې د هغه د وفاقی پارټۍ، چې کوم حکمران پارټۍ د مینه وی دے وخت کښې د دې صوبې چې کوم حق دے هغه حق د دې صوبې ته ورکړی، ولې پرے نن په هغه حق باندې پاسه ناست دی صرف د دی یرے که دا پیسه دے وخت کښې دے صوبائی حکومت ته راځی دا صوبائی حکومت به ئے د عوامو په فلاح باندې خرچ کوی د عوامو اعتماد به په صوبائی حکومت باندې نور سوا کیږی د دغے یرے دا پیسے نن څکه زواړنده ده (تالیاں) نو زما دا درخواست دے چې دا مونږه د ځان د پاره نه غواړو، دا د دې صوبې د وه کروړو عوامو د هغوی مطالبه ده د هغوی حق دے هغه حق د دې صوبې ته ورکړے شی۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: جناب سپیکر صاحب، دا لږ د ریکارډ درست کولو د پاره، زما رور خبره اوکړله خو هغه حکومت سردار مهتاب صاحب وزیراعلیٰ او پنجاب

چې دے وړه بند کړی وو۔ دے کښې د چا قصور نه وو۔نو زه دا ریکوسټ کوم چې ما مخکښې هم دا تپوس کړے وو چې دا Flood protection اربونه روپی راځی، نو پکار دا دی چې هغه پیسے دے د مخکښې نه دهغې په Protection باندې اولګی چې دے خلقو ته دا تکلیف اونه رسی۔

جناب سپیکر: اجلاس کو چائے کے وقفے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گیا)

(وقفے کے بعد اجلاس کی کارروائی)

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سید قلب حسن صاحب!

سید قلب حسن: شکریه جناب سپیکر صاحب! ما دا ستنه اجلاسونو که هم Kohat Development Authority په بارے که ګزارشات کړی وو۔ او سیکریټری سره منسټر سره هم دا دے په بارے که ملاقات کړی وو چې ګزشته یو کال نه هغه ځائے که چې کم پی ډی دے هغه ډیوټی ته نه رازی۔ نه هغه ځائے که جی او به شته نه بجلی شته بلکه زه وایم چې منسټر صاحب شته نه نو که لګ غوندے۔

جناب سپیکر: منسټران صاحبان Collectively responsible وی۔

سید قلب حسن: خیر دے لګ غوندے یو دوه منټو بعد به زه ګزارش او کم چې دا ډیرا اہم مسله دے هغه ځائے که نن با قائده جلوس وتلے وو روډ بلاک شوے وو۔ نو لاء اینډ آډر مسله دے زه وایم چې خیر دے یو دوه منټو بعد به دے باندې خبرے او کو۔

جناب انور کمال: سپیکر صاحب دائے خکاری جوړے حکومتی بنچونو واک آوټ کړے دے۔

سید مظہر علی قاسم: جناب سپیکر! جو نکتہ ہم نے اٹھایا تھا اس کے اوپر انہوں نے جواب نہیں دیا ہمیں۔ منسٹر صاحب نے چائے کے وقفے سے پہلے جو آپ نے ہمیں وقت دیا تو انہوں نے اس کے بعد فیڈرل اور

پراونشل گورنمنٹ کے لڑائی جھگڑے میں چلے گئے۔ تو وہ پورا ایک بازار جل گیا جناب سپیکر اس کے بارے میں صوبائی حکومت نے کچھ امداد کی کچھ اور معاملات کچھ بات اگر کر لیتی تو ہم آپ کے بڑے مشکور ہیں سر۔

قاضی محمد اسد: جناب سپیکر! یہ میرا ایک Call attention تھا میں نے کل آپ سے گزارش بھی کی تھی وہ آیا ہوا ہے لیکن آپ نے مجھے موقع نہیں دیا۔

جناب سپیکر: یہ کیا ہے؟

قاضی محمد اسد: Call attention ہے جی۔ سر! وہ گورنمنٹ کا Spokesman بھی نہیں ہے۔ اچھا خیر ہے تو ایجوکیشن منسٹر صاحب سے ہی متعلق ہے۔

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر صاحب کے متعلق ہے تو وہ تشریف رکھتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

قاضی محمد اسد: بس بہتر ہے جی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم ترین مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ سندھ میں مطلوب حسین نامی شخص نے RITE, Haripur (Regional Institute for Teachers Education) کی چودہ کنال اور ایک مرلہ زمین جو کہ خسرہ نمبر 489 ہے میں کو جعلسازی کے ذریعے سید شاہد بخاری نامی ایک شخص پر فروخت کر دیا۔ جس کے بعد شاہد بخاری نے کراچی کی ایک عدالت سے یکطرفہ ڈگری حاصل کر کے اس زمین کو اپنے نام کروالیا۔ ڈگری یکطرفہ ڈگری حاصل کر لی۔ اس کے بعد اسی ڈگری کو ہری پور کی عدالت میں جمع کروا کر یہاں سے بھی ڈگری لے لی ہے۔ اور اس ڈگری کی بناء پر پٹواری سے انتقال بھی درج کروالیا ہے۔ اور ضلعی حکومت محکمہ مال کو اس انتقال کی تصدیق کے لیے Pressure ڈال رہی ہے۔ جناب سپیکر! کم از کم اس زمین کی قیمت چودہ کروڑ روپے بنتی ہے۔ اور یہ سر! 1927 میں یہاں پر ایک خالصہ سکول ہوتا تھا اس کے پرنسپل نے 1927 میں تقریباً 27 سو روپے کی یہ خریدی تھی۔ حکومت کا یہ بہت بڑا سرمایہ ہے ہری پور کے سنٹر میں یہ واقع ہے۔ اور وہ آپ کا جو پرنسپل ہے خدا اس کا بھلا کرے۔ عبدالحکیم بادشاہ وہ اکیلا یہاں سے دو بار ٹیم لے کر کراچی گیا ہے۔ کراچی میں اس نے پھر Stay لیا ہے اور Stay کی بحث تین جولائی مقرر ہوئی تھی جو کہ آج ہے۔ اب وہ اکیلا RITE کا پرنسپل لگا ہوا ہے۔ ہمارے حقوق کے دفاع کے لیے اور اس میں

سر! سب سے بڑا جو ساتھ ساتھ مسئلہ ہے یہ جس جگہ کی بات ہے 489 اس پر آپ نے 1958 میں صوبائی حکومت نے کوارٹرز بنائے تھے۔ جس میں اس وقت کے جو آپ کے اہلکار تھے وہ RITE کے ملازمین تھے کو دیئے گئے تھے۔ لیکن Retire ہونے کے باوجود انہوں نے یہ جگہ خالی نہیں کی اور یہ تو سر بڑا اس میں قبضہ گروپ Involve ہے اگر ذرا سی بھی اس میں آپ نے تاخیر کی یا بہترین سے اچھے سے اچھا وکیل اگر اس کام میں آپ نے حاصل اس کی خدمات نہیں کیں تو یہ جگہ ہم سے چلی جائے گی۔ اور ہری پور میں اس وقت یہ ماحول بنا ہوا ہے کہ لوگوں نے کہا ہے جی کہ اگر اس کو عدالت یکطرفہ ڈگری کو اگر منظور بھی کر لیتی ہے اور یہ آخر تک اگر آپ کے ہاتھ سے نکل بھی جائے۔ ہم لوگ مر جائیں گے لیکن اس زمین کو جانے نہیں دیں گے۔ یہ ہری پور میں عوام کی ملکیت ہے۔ اور اس کے لیے میں وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اس کو بڑا Seriously لینگے سر۔ کیونکہ اگر یہ جگہ چودہ کروڑ پندرہ کروڑ یہ کل کسی بھی دفتر کے لیے استعمال ہو سکتی ہے۔ ہری پور کا اثاثہ ہے یہ ہمارے خزانے کا حصہ ہے۔ اس کو بچانے کے لیے میں سمجھتا ہوں بڑی زبردست تدبیر کرنی پڑے گی۔

جناب سپیکر: جناب مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ قاضی اسد صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے RITE کی زمین کے حوالے سے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے خود Admit کیا کہ انہوں نے کراچی سے ڈگری حاصل کی ہے عدالت سے اور پھر یہاں ہری پور میں بھی یہاں پر عدالت نے ان کو ڈگری دی ہے تو میرے خیال میں یہ کال اٹینشن کی بات نہیں ہے یہ تو انتہائی اہم اور Serious معاملہ ہے۔ تو اس پر قاضی صاحب اگر کچھ Proof ان کے پاس ہوں تو ہمیں دے دیں تو میں فوری طور پر اس پر ایکشن لونگا جو کچھ ہمارے بس میں ہے تو انشاءاللہ وہ کریں گے۔

قاضی محمد اسد: سر! بالکل میں اس میں گزارش کرتا ہوں بڑا مشکور ہوں منسٹر صاحب کا جو RITE کا پرنسپل ہے حکیم بادشاہ وہ کراچی گیا ہوا ہے جی دوسری بار اب گیا ہے Stay اس نے لے لی ہے اور چاہتا ہے کہ خارج کرالے۔ اس کی امداد کرنی چاہیئے۔ اگر سیکرٹری صاحب کے ذریعے یہ اس سے رابطہ کرلیں۔ تو میں

بھی جو ثبوت مجھے حکم کرتے ہیں تو میں لے آتا ہوں ورنہ ان کے پاس تو سارا سلسلہ موجود ہے۔ایک تو اس کو خرچہ وغیرہ دیں اپنے خرچے پہ وہ کراچی آ جا رہا ہے۔

وزیر تعلیم: ابھی Information آئی جی نئی اس حوالے سے کہ محکمہ سکول اینڈ لٹریسی نے باقائدہ سندھ کے محکمہ قانون کی وساطت سے کراچی کی عدالت میں منسوخی یکطرفہ ڈگری کے لیے درخواست دی ہے۔ اور آج اس میں تاریخ ہے سندھ میں آج کے دن اس دن وہاں پر تاریخ ہے ڈگری کے لیے۔

قاضی محمد اسد کی Missing ہے آواز صاف نہیں ہے۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب میرے خیال میں اجلاس کے بعد اگر آپ منسٹر صاحب اور آپ دونوں بیٹھ جائیں جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے تو انشاءاللہ یہ Pursue کریں گے۔

قاضی محمد اسد: سر! بالکل میں تو بھرپور میرے خیال میں ان کا بھی موڈ یہی ہے کہ اس کو مل کے کرتے ہیں اپنی چیز ہے۔جی اس کو ضائع ہونے سے بچانا چاہیئے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب ٹیچرز کے الاونس کے بارے میں جناب سپیکر صاحب ٹیچرز کے الاونس کے بارے میں جو باقی صوبوں میں یہ الاونس دیا جا رہا ہے اور ہمارے صوبے میں ٹیچرز کو یہ الاونس نہیں مل رہا ہے۔تو منسٹر صاحب اگر اس پر کچھ بات کر لیں کہ جی وہاں پر جو ہزاروں لاکھوں ٹیچرز ہیں وہ اس کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

وزیر تعلیم: یہ انتہائی اہم بات ہے جی وزیر اعظم صاحب نے گزشتہ بجٹ سے پہلے اعلان کیا تھا ٹیچنگ الاونس کا میں نے Cut motion پر بھی اس پر بات کی تھی تو انہوں نے جو اعلان کیا تھا وہ وہاں پر تو چند سکول ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے۔ان کے لیے تو بڑی آسان ہے اور آسانی کی بات ہے۔پھر یہاں پر صوبوں میں جب بات آئی تو نہ صرف Security Council کے اجلاس میں Chief Minister صاحب نے باقائدہ اس بات کو اٹھایا اور اس پر انہوں نے بحث کی اور کسی بھی صوبے میں ابھی تک نہیں دیا جا رہا ہے۔ لیکن ہم نے یہ کیا کہ ہم نے کیبینٹ میں اس کو لے آئے۔اور اس پر Home work کیا تو تقریباً جناب سپیکر صاحب اس پر ایک ارب روپے اخراجات آتے ہیں مختلف Categories اساتذہ کی اس کو ہم نے

Request کی ہے مرکزی حکومت سے کہ مرکزی حکومت ہمیں Amount دے دے تو ہم ٹیچرز کو الاونس دینگے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! پھر ہم قرارداد کیوں نہ لے آئیں کہ مطلب ہے کہ Already ایک Allot شدہ چیز ہے۔ اور لوگ اس انتظار میں ہیں کہ یہ ان کو ملے گا منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہم Provincial exchequer سے نہیں دے سکتے یہ ایک One billion rupees تو پھر اب پھر کیا ہو گا پھر اس کے علاوہ تو ہم کچھ نہیں کر سکتے کہ ایک قرارداد پاس کریں مرکزی حکومت سے مطالبہ کریں کہ یہ پیسے ہمیں دے دیں۔

وزیر تعلیم: ہاں بالکل مرکزی حکومت سے ہم مطالبہ کریں گے اور اس پر سمری بھی ایک گئی ہے وزیر اعظم کے پاس۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان و صحافیوں کے لئے سپاس تہنیت

جناب سپیکر: یہ ایک اعلان ہے۔ سرحد اسمبلی کے پریس گیلری کے انتخابات حسب روایت اجلاس کے موقع پر بجٹ اجلاس کے موقع پر منعقد ہوئے جس میں اراکین پریس گیلری نے ایک مرتبہ پھر روزنامہ ایکسپریس کے شاہد حمید کو صدر، این این آئی سے عبدالرحمن کو سیکرٹری اور روزنامہ "جناح" کے کاشف الدین کو کوآرڈینیٹر منتخب کیا ہے۔ تو میں اپنی طرف سے اور معزز ایوان کی طرف سے ان کے انتخاب پہ دل کی گہرایوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! ہم اپنی پارٹی کی طرف سے یہ مبارک باد پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک اچھا طریقہ ہے اور جو یونین جو ہے یہ پریس جو ہے یہ ایک اہم ستون ہے جمہوریت کا اور اس کو جتنی بھی ترقی دی جائے اور جتنی بھی ان کو پریس اوپن کیا جائے اتنا زیادہ عوام اور قوم کو فائدہ پہنچے گا۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے جو پریس گیلری کے انتخابات ہوئے ہیں اور جن میں عبدالرحمن خان اور شاہد حمید اور کاشف منتخب ہوئے ہیں ان کو مبارک باد دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ حسب روایت جو اسمبلی کی جو Reporting ہو گی۔ وہ منصفانہ ہو گی اور صحیح طریقے سے ہو گی اور یہ اور بھی

کوشش کریں گے کہ جو ممبران ہیں ان کے Point of view کو صحیح طریقے سے پریس میں پیش کیا جائے گا۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر! میں بھی اپنی طرف سے ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں شکریہ جناب سپیکر۔

سید مرید کاظم شاہ: میں بھی اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے تمام عہدے داران کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! آپ دیکھ رہے ہوتے ہیں سامنے تو ذرا سا سائیڈ پہ دیکھ لیا کریں اس سے ہمارا استحقاق بھی مجروح ہو گا۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: سر! اپوزیشن لیڈر کو تو بعد میں بولنا چاہیئے کہ جب سارے بول لیں تو انہیں بعد میں بولنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب گلہ، ان کا بہت بڑا گلہ ہے۔ تو مائیک میں ان کو دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: سر! یہ ہماری پریس اللہ کے فضل و کرم سے بڑی جمہوری اقدار کی حامل ہے اور ہمیشہ انہوں نے جمہوری اقدار کو قائم رکھا ہے اور جمہوری روایات پہ چلے ہیں ہمیشہ In time اپنے Elections کرائے ہیں اور جمہوری اداروں کے فروغ کے لیے بھی انہوں نے بڑی خدمات سرانجام دی ہیں تو میں ان منتخب اراکین کو پوری اپوزیشن کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ یہ میری بات سے اگر انور کمال صاحب کو کوئی تکلیف ہوئی ہو تو ان سے بھی معذرت کرتا ہوں۔

میاں نثار گل: ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہمیں کوئی تکلیف ہوتی ہے آپ کی بات سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سب سے معذرت کر لیں۔

قائد حزب اختلاف: سر! سر! یہ ہمیشہ جب کوئی بات کرتے ہیں کوئی بھی بات کرے تو تھوڑا سا انہیں محسوس ہوتا ہے کہ بات نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ تو اس لیے میں نے یہ لفظ کھے ہیں۔ I am sorry, Sir۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر جس طرح سارے ممبران اسمبلی نے کہا پریس ہمارے معاشرے میں جو کردار ادا کر رہا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اسی طرح ادا کرے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اس نئی کابینہ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ کہ اللہ پریس کو اسی طرح آزاد رکھے کہ جس طرح انہوں نے کردار ادا کیا۔

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر سر! میں حکومت کی طرف سے نومنتخب کابینہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہی امید رکھتے ہیں کہ جس طرح روایات کو انہوں نے برقرار رکھا ہے وہ روایات جاری رہیں گی۔ اور اسمبلی کے فلور پہ جو بھی عوامی مسائل اٹھیں گے ان کی یہ باقاعدہ تشہیر کریں گے۔ شکریہ سر۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔۔۔۔

قاضی محمد اسد خان: سر! یہ لودھی صاحب بھی مبارکباد دینا چاہتے ہیں انہیں موقع دیں۔ لودھی صاحب۔

جناب سپیکر: اپوزیشن لیڈر نے مبارکباد دی دی ہے اپوزیشن کی طرف سے، اپوزیشن لیڈر پہ اعتماد نہیں ہے۔ (مداخلت) نہیں اگر آپ اگر دیکھئے یار نہیں یار خدا کے لیے ان پہ ترس کریں اپوزیشن لیڈر رہیں جب انہوں نے آپ سب کی طرف سے مبارکباد دی حکومت کی طرف سے آصف اقبال داودزئی نے تو پھر بات کی گنجائش رہ گئی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب یو منټ سر ستا سو۔ شکریه سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا د ه څه متعلق د ے؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سر داسې دا سے دا چې په 2003 که ما دا اسمبلئی نه یو Resolution پاس کړے وو دا قرآن ترجمے په سلسله که سر نو هغې باد ے ما Privilege هم جمع کړے وو تاسو تا ما دا هغې وختے ذکر او کو خو دوا درے کاله تیر شو سر زه وایم که منسټر صاحب ماله دا دے جواب راکی چې اوسه پورے دا ولې Implement نه شو هغه Resolution Sir دا وو چې کم از کم پهلا پنځه پارے شپږم که اووم که اتم نهم لسم که یو سپاره صرف دا پیریډ په شکل که کم از کم دا ماشومانو ته خودل دی۔ Being Musalman او قرآن زمونږه یو آسمانی کتاب دے او د ه دے په راهنمائی باندې مونږه ټول جوند تیراوو۔ نو زما خیال دے دا ایم ایم اے حکومت هم دے او که مونږ په دې خپل حکومت که دا Implementation او نه کو نو زما خیال دے راروان په یو حکومت که هم به دا اونشی۔ دا Resolution په 2003 که پاس دے کم از کم درے ځلور کاله تیر شوے دیزما دا خیال دے چې کم از کم منسټر صاحب دے په دې که مونږ سره Fully Cooperation او کی۔

وزیر تعلیم: شکریه جناب سپیکر صاحب سپیکر صاحب که ستاسو اجازت وی نو ځو څله ډاکټر ذاکر شاه صاحب ته ده دے خبرے ډیر تفصیلی جواب هغه ورکړے دے او زمونږه ایجوکیشن کمیشن که هم ده سره باقائده په دې بحث شوے دے۔ چې آیا دا ممکن دا چې مونږ تر پنځمه پورے پنځه سپارے یا دا پنځم نه وړاندے پنځه سپارے مسلسل هلاکانو ته اوخایو۔ دا ممکن دا چې دا هغې نه بعد مونږه لس سپارے نوره اخایو دا ممکن دا چې دا هغې نه بعد مونږه ټول قرآن شریف تر لسمه پورے ختم کو سره دا تشریح او ترجمے۔ پاتے شول دا قرآن شریف خول او دا هغې ناظره نو دغه دا ابتداء نه شروع دا جی۔ هغه دا ابتداءنه شروع دا او خولې شی او مونږه بیا دا سوچ او کو هلته باقائده په هغې باندې ورک شاپ دا ماهرینو دا اسلامیات راجمع کو جی دا علماوو۔ او هغویی دا قرآن کریم منتخب ایاتونه رواخستل او په هغې که هغویی دا Recommendکړه چې زمونږه مخکے دا نهم، لسم په اسلامیات که ایک سو بیس ایاتونه وو مرکزی حکومت په هغې که بیس پریخی ووا و دا نور یے ټول وستی او جی دا سل ایاتونه یے وستی وو۔ مونږه 80ایاتونه دا مختلفو سپارو ورته Recommend کړل چې دا به مونږه کم از کم خپل نصاب که شاملاوو۔او دے باندې مونږ سره او دا بلوچستان سره باقائده دا Agreeشوے دی۔ نو هغه شے مونږه تر دے حده پورے کړے دے۔ او نور ډاکټر ذاکر شاه صاحب چې کمه خبره کئی په دې تفصیلی بحث هم شوے دے او خبره هم کولې شوے دا۔

قراردادیں

Mr. Speaker: Item No. 8. Mr. Jamshaid Khan, MPA, to please move his resolution No. 891, in the House. Mr. Jamshed Khan, MPA, please.

جناب مختیار علی: سپیکر صاحب ما یو چې پرون مه تا ته۔ اجازت به راکوئی بیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا آئٹم شروع دے چې دا دغه کو نو بیا به۔۔۔۔

جناب مختیار علی: دا ضروری خبره وا جی منسٹر صاحب ناست دے ما وے جی Request۔

جناب سپیکر: ما په خپل خیال چې فیصله اوکړو چې یره په ایجنډا باندې لاړ شو او که نه دغه دے تاسو په خپله فیصله او کئی۔

جناب مختیار علی: تاسو ماته پرون ویلی وو جی صبا نه زه۔ صبا نه زه وخت درکومه۔ نه ما وے څکه منسټر صاحب ناست دے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب تھوڑا سا وقت دے دیں سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مختیار علی خان۔ جمشید خان صاحب آپ بیٹھیں۔

جناب مختیار علی: شکریه سپیکر صاحب ستاسو ډیره مننا جی مادا وے چې جی پرون ده دے Tobacco Cessباندې خبره شوے وا جی او ټولو ملګرو په خبرے کړے وے خو چونکه منسټر صاحب موجود نه وو جی چې دا ډاکټر ذاکر الله خان خبره کړے واچې بعضے ضلعو کے دا فنډ ریلیز شوے دے جی نو زه دا وایم جی چې صوابئ په خصوصیت سره زمونږ دا تمباکو په پیداوار که جی ډیرا دغه ضلع دا جی او بیا وزیر اعلیٰ صاحب راغلے هم وو۔ او هلته که یے دا پنځلس کروړو روپو اعلان هم کړے وو جی نو مونږ دا وایو چې دا دے وضاحت او شی په دې باندې بلا میټینګونه هم شوے وو۔ او چا ته-----

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب دے که مردان هم که تاسو لګ Add کئی۔که دا نورے اضلاع جی شوے دی مردان هم داغه شانتے پاتے دے۔ او هغې ته هم داغه فنډ ریلیز کئ لګ سهولت به شی جی۔

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ (وزیر خوراک): تر څو پورے چې دا Tobacco Development Cessتعلق دے Excise and Taxation Departmentایک ہزار 63ملین روپئی-----

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب په خپله اوکو جی ورستو به دا وضاحت اوکو نورا دغه معامله Clearشی مونږ روزانه پاسو او دا معامله داغسے پاتے شی تاسو ما له یو منټ هم راکو زه خپل معروضات اوراوم او دا هاوس به هم په اعتماد که واخلو چې دا مسئله څه دا۔ مونږه ورله په نارو وایو خو بیا خبره پاتے شی۔

وزیر خوراک: صاحب دا خو به ګیرا لویه مزه کئی هلته بونیر دے نو اقرابین که راځی نو هغه له به نمبر ورکے۔

سردار ایوب خان: سپیکر صاحب مونږ له ټیم راکئی سپیکر صاحب۔ یو منټ تاسو اخلمه۔

جناب سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب تاسو۔

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب دا Tobacco Cess چې په دې بنیاد باندې لګیدلے وو چې دا ورجینیا تمباکو په پاکستان کښې صرف دا صوبه سرحد په 7ضلعو کښې کیږی۔ په باقی پاکستان که دا نشته۔ دا دے نه فیډرل ګورنمنټ ته دا Taxation په بنیاد باندې اټهتیس چالیس ارب روپے آمدن وو۔ دے خلقو دا محسوس کړه چې یرا پیداوار زمونږ دے نو دا پراونشل دغه په حساب باندې Cess development په 1996 که ایکټ دا دے اسمبلی نه پاس شو۔ او په هغې که په 2003 بیا دے اسمبلئی موجوده دوئی په هغې کښې Amendment اوکړو او د هغې نه چې کم آمدن راځی هغه تر اوسه پورے یو په هغې Exact الفاظ ګوره دا دی چې The assets of the tobacco cess shall be utilized in the tobacco growing areas in development of roads and plantation. دے که دا Restrict کړے دا چې دا پیسے دا دغے 7ضلعو چې کم ځائے Tobacco کیږیدے نه بعد دا Tobacco Cess لګیدے نه شی۔او دا به صرف په دواومدونو که لګی په دې نه جمات جوړیګی نه په سکول جوړیګی نه په هسپتال جوړیګی خو روډ به په جوړیګی او په دې او دا دے نه Environmental زکه چې دا بټو نه چې کم دے نو دغه کیګیف ځکه چې دا یو دوا کارونه په کیګی۔ یو ارب روپئی دی نو دے درے کالو راسی مونږ پاسو او هر ممبر په تناره باندې مونږ خبره او کو او لکه Consensus ته مونږه او نه رسو۔ زمونږ سره پیسے ده نوے کروړ نه زیاتے پیسے پرتے دی اوس دا مطلب دے اختیار۔ نه جی دابلے ضلع تا وړے شی دغه صرف په دې Growing areas که به یے دوئی لګئی۔ زمونږه حکومت له پکار دی چې فوری طور په دې باندې ایکشن واخلی۔ او دا پیسے تقسیم کی۔ په دې که زمونږ دا جی دا مکمل دوئی بل ځائے ته نه شی وړے په دې که دوئی خلاف څوک کورټ ته لاړل نو زما

وکیل سے چې پہ ھفتہ کہ بہ دننا دننا ځکہ چې داخو خوامخوا بہ دا پیسے دوئی خرچ کئی پہ دې دغہ کہ۔ دغہ زما معروضات دی سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ربانی صاحب۔

وزیر خوراک: محترم جناب سپیکر صاحب نہ اضلاعو کہ بہ دا پیسے لګی نہ ضلعو کہ او فی الحال مونږہ سرہ ایک ہزار 63ملین روپئی چې ھغہ یو ارب شپګ کروړہ عبدالاکبر خان-----

جناب سپیکر: یو ارب۔

وزیر خوراک: سړے خو دے تہ پریداوئی ھغہ وے ستا څہ نوم دے ھغہ وے اللہ نو وے بخش تہ خو مو پریدا تہ خو ھلتہ رورہ تیار ناست یے پہ خبرہ رادانګے۔

جناب عبدالاکبر خان: ستا خو دہ بخش نہ مخکے یو کروړ وے-----

وزیر خوراک: یو ارب شپګ کرروړہ او بتیس لاکھ روپئی ھغہ Excise and Taxation Departmentجمع کړی دی چې کلہ دلتہ زمونږ معززو ارکانو خبرہ اوکړہ بیا وزیر اعلیٰ صاحب سرہ ما ملاقات او کو۔ او ھغویی وے چې یرا اسمبلئی دا سیشن نہ پس بہ فوری کینو او دغہ ضلعو تہ بہ دا پیسے ریلیز کو فی الحال صوابئ کہ یو اعلان شوے وو خو پیسے ریلیز شوے نہ دی۔صوابئی پہ دې کہ چھیالیس کروړ روپے رسی او دا بونیر چې سپیکر صاحب پہ لګ غونتے خوشحالہ ھم شی دہ دے پکے اتھ نیم کروړہ روپئی رسی (تالیاں) نو دا مردان پہ دې کہ نونلس کروړہ روپے رسی چارسدے پہ دې کہ شپاړس کروړہ روپے رسی۔ نو بس ټول ما سپیکر صاحب دلتہ خو ھم پے تړیں تړیں کړے ووم چې ہر یو بہ پاسیدے خو یو ارب شپګ کروړہ او بتیس لاکھ روپئی مے درلہ جمع کړی دی۔انشاءاللہ چې دا کمہ حاجی صاحب خبرہ او کړہ سپین ګیرے دے زما ورسرہ اتفاق دے کہ قرارداد پاس کوئی رورہ کہ وائی چې بھئی دہ دے اجلاس نہ پس ورزو خو دا پی ایم صاحب راغلے دے صبا تہ یے پریدی او بس دا شے حلالول غواړی خرابیګی۔

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: Sir! this is a very important. Sir, he hasn't spoken any thing about Mansehra. Manshehra is a tobacco growing area.

وزیر خوراک: مانسہرہ کے متعلق کسی نے نہیں پوچھا جناب اگر آپ پوچھتے ہیں تو آپ کو جواب دیتا ہوں۔مانسہرہ کے ہمارے Calculation کے مطابق ابھی ساڑھے سات کروڑ روپے بنتے ہیں۔(او۔ہو)ماشاءاللہ خوش ہوگیا۔

Mr: Speaker: Item No. 8. Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his resolution No.891, in the House. Mr. Jamshaid Khan, MPA, please.

جناب جمشید خان: شکریہ جناب سپیکر قرارداد نمبر 891۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔" یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پسماندہ اضلاع میں سکولوں کی Upgradation کے لیے داخلوں کی شرط کی حد Criteria of enrollment طلباء کے لیے دوسواور طالبات کے لیے ایک سو پچاس مقرر کی جائے۔ نیز فیڈ نگ سکولوں سے فاصلے کی حد طلباء اور طالبات کے لیے دو کلو میٹر تک کم کیا جائے۔"

جناب سپیکر دا دا پسماندہ علاقو دا پارہ یو ډیر اہم قرارداد دې۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب بہ وضاحت اوکړی تاسو کښینئی۔ جناب فضل علی۔

جناب جمشید خان: تھیک شو جی۔

جناب فضل علی (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم شکریہ جناب سپیکر صاحب دا جمشید خان صاحب کہ لګ وضاحت اوکی دا دے خپل قرارداد جی دا قرارداد ما تہ دا سبغلط ښکاری۔ چې دے وائی چې پسماندہ علاقو دہ پارہ دوسواور طالبات کے لیے ایک سو پچاس مقرر کی جائے۔ کہ لګ وضاحت اوکی چې دا طلبہ و طالبات ھلتہ ډیر اول غواړئی او کہ کمول غواړے Criteria۔

جناب جمشید خان: کماول غواړم جی۔

وزیر تعلیم: کمول غواړے نو بیا پکار دا دی پسماندہ علاقو دہ پارہ دا دے نہ ډیر کم دی دا خو تاسو ډیر پہ مخہ تلی یی جی۔ پسماندہ علاقو دہ پارہ زہ تاسو تہ تفصیل وایمہ جی۔ پسماندہ علاقو دا پارہ چې مونږہ کم کړی دی۔ نو پہ هغې کہ میډل سکول درجہ چې سپیکر صاحب مونږہ اوچاتوو نو پہ اتم جماعت کے دا

هلاکانو تعداد چېدا لسو نه کم نه وی جی۔ لس کسانو نه کم نه وی جی۔ د ه گرلز دا پاره دا دے چې دا 8نه کم نه وہی په اتم جماعت که جی۔ او چې کم فیډنگ سکولونه دی جی چې هلته اٹھویںجماعت کے تعداد دا پندره نه کم نه وی جی۔ ده گرلز دا پاره دا باره نه کم نه وی جی۔ کم پسمانده علاقےDeclareشوے دی جی۔ او دغه شان دےسره ده نهم کلاس ده پاره کم از کم دا هلاکانو تعداد پچیس جی۔ جینکو دا پاره کم از کم بیس جی۔ او دا میډل سکول درجے دغه کولو دپاره ضروری دی۔ چې درے کلومیټرا فاصلے کے دننا هائی سکول نه وی جی۔ که هائی سکول تعداد زیات وی او دا نورو کمرو گنجائیش پکے نه وی۔ بیا هغه Criteriaهم مونږهRelaxکوؤ او په درے کلومیټر-----

<u>جناب سپیکر</u>: *حاجی صاحب یہ نہ ہو کہ لینے کے دینے پڑ جائیں اگر آپ اپنی قرارداد واپس لے لیں تو بہتر ہو گا۔*

<u>جناب جمشید خان</u>: جناب سپیکر صاحب دا خو دو سو ایک سو پچاس ته په رسیدو دے۔ زمونږ پسمانده ضلع دا خو دو سو-----

<u>جناب حبیب الرحمان</u>: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب زه جی وضاحت کومه دا منسټر صاحب چې کمه Criteriaاوے دا په موجوده وخت که بالکل نه دا اوس Criteriaکم چې دوئی تعداد وائی که دغه Criteriaدوئی Notifyکی دا بالکل نیشته۔ده Finance departmentنه اوس Fresh Information ته راواخله زمونږه اوس فریش کیسونه پراته دی۔ Criteriaدوئی چې کم دا بالکل مونږه سره نو دا دوئی مونږله ډیر لوئے مراعات راکړه۔خو دا Practically چې کم دے دا دوئی مطلب دے Implementکړے نه دادوئی دے مهربانی اوکی دا Notificationدے Criteriaدے چینج کی او دا-----

<u>وزیر تعلیم</u>: Practicallyدا یو Recommendationدا Standingکمیټئی راغلی ووسپیکر صاحب په هغې باندې مونږه عمل درآمد شروع کړے دے دغه زمونږ Criteriaدا۔حبیب الرحمان صاحب پکار دے چې په دې باندې خبر وی دے سټینډنگ کمیټیئ چیرمیں دے-----

<u>جناب جمشید خان</u>: پکار دا دی چې دا Criteriaدوئی-----

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب منسٹر صاحب فلور آف دا هاوس هغه ایوان دا خبره کئی نو هغویی خپله هم Commitment چې کم هغه د دی خبرے ثبوت دے چې دا Criteria هر هغې Department که موجوده دا سر۔

جناب جمشید خان: دا دے که دا دو کلومیټر حد چې کم دے کنه جی درے کلومیټرا یا څلور کلومیټرا ده دوا کلومیټرو ته راکوز کئی جی۔

وزیر تعلیم: جی هغه ځائے که چې کم ځائے هائی سکول نه وی هغه ځائے که دا Criteria relax کوؤ بیا جی۔ خو دا دا ظاہرو پورے متعلق دا مختلفو ځائیونو باره که۔۔۔۔

جناب جمشید خان: هغه ځائے که دا مونږ غواړو چې کم ځائے نه وی کنه جی۔

وزیر تعلیم: دا په مختلفو ځائینو باندې Depend دا جی په غر که اوس دوا کلومیټرا اوس ګیر زیات دے جی۔ زما خیال دا دے چې۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیا دائے به اوکو چې دا قرارداد به Pending اوساتو تاسو حبیب الرحمان خان دوئی او منسٹر صاحب کینئی ځان لګ پوهه کئی۔ جی۔Keep pending۔

سردار ایوب خان: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا فیصله شوے وا چې یرا وزیر اعظم صاحب دا تنخواه متعلق اعلان کړے وو هغه قرارداد ماته موصول شو۔

جناب عبدالاکبر خان: دا جناب سپیکر صاحب Already دا قراردادونو Already تیم روان دے نو که تاسو ماله اجازت راکو چې زه دا قرارداد دا دے Teaching allowance متعلق چې کمه خبره دا۔دا زه پیش کمه۔

جناب سپیکر: Teaching allowance به دغه کو جی۔ جی عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: Thank you جناب سپیکر۔ "صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی کے تمام ممبران مرکزی حکومت سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ وزیر اعظم پاکستان نے اساتذہ کے لیے جس Teaching allowance کا اعلان کیا تھا یہ الاونس ابھی تک صوبے کے اساتذہ کو نہیں مل رہا ہے اور صرف وفاقی

اساتذہ کو مل رہاہے۔اس لیے یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے۔کہ وہ فوری طور پر صوبے کو ایک ارب روپے ادا کرے تاکہ یہ رقم صوبے بھر کے اساتذہ کے درمیان بحیثیت Teaching allowance تقسیم کیاجاسکےاور اساتذہ کے درمیان بے چینی ختم ہو جائے۔"

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب اجازت مو کہ مونږ ته را کو نو آصف به او وائی دا حکومت دا طرف نه۔

جناب سپیکر: جناب آصف اقبال صاحب۔

جناب آصف اقبال(وزیر اطلاعات): "صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی کے تمام ممبران مرکزی حکومت سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ مرکزی (مداخلت) سوری جی،وفاقی حکومت سے بھرپور مطالبہ کرتی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے اساتذہ کے لئے جس Teaching allowance کا اعلان کیا تھا یہ الاونس ابھی تک اساتذہ کو نہیں مل رہاہے۔اور صرف وفاقی اساتذہ کو مل رہاہے۔اس لیے یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ،وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ فوری طور پہ صوبے کو ایک ارب روپے ادا کرے تاکہ یہ رقم صوبے بھر کے اساتذہ کے درمیان بحیثیت Teaching allowance تقسیم کیا جا سکے اور اساتذہ کے درمیان بے چینی ختم ہو سکے۔"سپیکر صاحب زه لگ شاتنے وضاحت زه او کم په دې سلسله که چې دا پنجاب حکومت تقریباً تین ارب بیس کروړ روپے ده هغویې ډیمانډ دے۔هم دے ټیچنګ الاونس باره که دا سنده حکومت دوا نیم ارب روپے دی او زمونږ یو ارب روپے دی۔او زمونږه دا حکومت انشاءالله دا اراده دا چې خا خبره مونږه چې کم Inter- Provincial Coordination Meeting دے انشاءالله په هغې که به مونږ دا Take up کوؤ دا وفاقی حکومت سره چې دا مونږ ته دا پیسے راکی چې مونږه مخکے ټیخرانو ته ور کو جی۔

جناب سپیکر: ایوان که چې عبدالاکبر خان او آصف اقبال داودزئی صاحب کم قرارداد پیش کو ایوان سے رائے لی جاتی ہے کہ اس قرارداد کو پاس کیاجائے۔جو اس کے حق میں ہوں وہ ہاں میں جواب دے دیں۔

آوازیں: "ہاں۔"

جناب سپیکر: جو اس کے مخالفت میں ہوں وہ نا میں جواب دے دیں۔ لہذا ایوان نے قرارداد کو متفقہ طور پہ پاس کیا۔ قرارداد نمبر 895 محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ رکن صوبائی اسمبلی۔

آوازیں: سر! یہ سردار ایوب صاحب کا کوئی مسئلہ ہے جی۔ سردار صاحب جی۔

جناب سپیکر: اس کے بعد۔ اس کے بعد۔

محترمہ زبیدہ خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قرارداد نمبر 895 "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پشاور سے جدہ یعنی سعودی عرب عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والوں کے لیے عام دنوں میں ہفتے میں دو پروازیں اور رمضان المبارک کے مہینے میں کم از کم تین پروازوں کا بندوبست کیا جائے کیونکہ تاحال ہفتے میں صرف بدھ کے دن ایک پرواز ہوتی ہے۔ جس میں دوسو پچھتر سے تین سو مسافروں کی گنجائش ہوتی ہے۔ جبکہ صوبہ سرحد سے کثیر تعداد میں عوام عمرے کی سعادت حاصل کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک پرواز ناکافی ہے جس کی وجہ سے عمرہ کے لئے جانے والے اکثر لوگوں کے ویزے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور عمرے کی سعادت حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لہذا وفاقی حکومت پشاور سے جدہ کے لیے ہفتے کے عام دنوں میں دو پروازیں اور رمضان المبارک کے مہینے میں کم از کم تین پروازیں چلانے کا بندوبست کرے۔"

Mr: Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No.

(The motion was carried)

Mr: Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Sardar Ayub Sahib.

Sardar Muhammad Ayub: Thank you. Honourable Speaker Sir, thank you for words speaker of the day for me. Government must give PF-63, one college, one DHQ construction, MPA must be consulted for all the development, no relief for earthquake and flood distribution funds, reconstruction must be made immediately. Thank you.

(Applause)

جناب سپیکر: محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ رکن صوبائی اسمبلی۔

محترمہ شگفتہ ناز: شکریہ جناب سپیکر صاحب "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں انتہائی کمی کے پیش نظر تیل کی قیمتوں میں فی الفور 20 فیصد کمی کا اعلان کرے تاکہ مہنگائی میں پسے ہوئے عوام کو کچھ ریلیف مل سکے۔"

Mr.: Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr: Speaker. The ‘Ayes’ have it, and the resolution is passed unanimously. Mr. Zar Gul Khan, MPA, to please move his resolution No. 989, in the House. Mr. Zar Gul Khan, please.

جناب زر گل: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جنگلات کو تباہی سے بچانے کے لئے اور عوام کو سستا ایندھن بہم پہنچانے کے لئے سر د لتہ لر Amendment پکھل، تناول اور اگرور کو ہنگامی بنیادوں پر گیس فراہم کی جائے"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously. Syed Qalb-e-Hassan, MPA, to please move his resolution No. 906, in the House. Syed Qalb-e-Hassan, MPA, please.

سید قلب حسن: شکریہ جناب سپیکر۔ قرارداد نمبر 906 "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ریگی ماڈل ٹاؤن سکیم کی کامیابی میں ملک سعد نے اہم کردار ادا کیا ہے اور انہوں نے محرم کے دوران اپنی جان کا نذرانہ دیکر خصوصاً پشاور شہر کو بڑی تباہی سے بچایا ہے، لہذا صوبہ سرحد کے عوام کے خواہشات اور انکی خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے ریگی ماڈل ٹاؤن کا نام ملک سعد (شہید) ماڈل ٹاؤن رکھا جائے"

جناب سپیکر: جی۔

حافظ حشمت (وزیر عشروزکواۃ): محترم سپیکر صاحب دا حقیقت دے چې ملک سعد شهید، د دی خاورے، او د دی د عوامو ډیر لوئے خدمت کړے دے او په دې وجه باندې دننه پینځه، شپږ ورځے وړاندے چې محترم وزیر اعلیٰ صاحب چې د کوم پل افتتاح اوکړه د هغې نوم هم ملک سعد شهید فلائی اوور اینبیود لے شوے دے۔دا چونکه د هغې ځائے ډیره لویه علاقه دهغې ځائے عوام الناس، ریگی یو کلے دے او زه د هغې علاقے ایم پی اے یمه۔ نو ښیه به دا وی که په دې باندې مونږه لږ غوندے د هغې ځائے عوامو سره کینو او په دې باندې بیا Furtherمونږه د مشورے موقع را کړے شی نو دا به زما درخواست وی چې که دا Pendingپاتے شی۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر دا ما چې کوم قرارداد پیش کړے دے، لکه عوامو ماته ته هم ډیر و ریکوسټ کړے دے۔ چې دوئ چې کومه قربانی ورکړې ده نو هغه د صوبه سرحد په تاریخ کښې یو ریکارډ دے نو زه وایمه چې په دې کښې څه داسې دغه والا خبره شته نه، زه به منسټر صاحب ته ریکوسټ اوکړمه که هغه مونږه ته د دې څیز اجازت را کړی چې په دې باندې ووټنګ اوشی که دد وی خوښیه نه وی خیر دے مونږه ته پرے څه اعتراض نشته۔

وزیر عشروزکواۃ: محترم سپیکر صاحب دا خبره بالکل متنازعه کول نه پکار، یعنی څنگه چې ما وضاحت اوکړو۔ ملک سعد شهید زمونږه دپاره یو ډیر اهم شخصیت دے اوپه دې بنیاد، خو چونکه په دې کښې دغه علاقو خلقو پلاټس دی د هغوی زمکے دی، د هغې په نتیجے کښې Already د هغوی، نو زما دے معزز ممبر ته درخواست وی چې دا ډیره یو داسې مسئلے ده لږ غوندے د Consultation موقع مونږه ته را کړے شی نو مونږه به ئے مشکور یو۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب زما په خیال که دا تاسو لږPending اوساتے او،

سید قلب حسن: ټهیک شوه سر، ټهیک شو ه سر، دا به Pending اوساتو۔ په دې باندې به ډسکشن اوکړو۔

جناب سپیکر: جی.Keep pending۔

سید قلب حسن: او دا نوره شومره پارلیمانی لیډران دی دوئ په دې کښې شرکت او کړی او بیا به یوه فیصله وړباندې او کړو۔
Mr: Speaker: Resolution No. 123 Mst. Farah Aqil Shah, MPA, to please move her resolution No. 919, in the House absent, (lapse) Mr. Zar Gul Khan, MPA, to please move his resolution No. 920, in the House. Mr. Zar Gul Khan, MPA, please.
جناب زر گل: شکریہ سپیکر صاحب "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبے کے دور افتادہ پسماندہ علاقہ کالاڈھاکہ کے 18 سال سے زائد عمر کے مرد و خواتین کو شناختی کارڈز کی فراہمی ہنگامی بنیادوں پر کرنے کے لئے نادرا کی موبائل سروس ٹیموں کے ذریعے ان علاقوں کے ساتھ مقامات میرہ مداخیل، مجاہدین مداخیل، کنار شریف، حسن زئی، دار بنڑی اکازئی، شگئی، بیسی خیل، دوڑ میرہ بیسی خیل اور دربند میں دو ماہ کے لئے سروس فراہم کرے اور مقامی سطح پر فارم کی وصولی اور شناختی کارڈ کی فراہمی کو آسان بنائے" جناب سپیکر یو منټ سپیکر صرف زه لږ Clarification کومه جی نو هغه دا ده جی چې پرون دا تیمان چې دی هغه لاړل د دربند نه ئے شروع او کړه جی نو زه دا قرارداد واپس اخلم او د وفاقی حکومت شکریه ادا کومه چې هغوی ته ما د دی ریکوسټ کړے او په هغې باندې عمل درآمد شروع شو جی۔
Mr: Speaker: Withdrawn.Maulana Nizamuddin, MPA, to please move his resolution No. 921, in the House. Maulana Nizamuddin, MPA, please.
مولانا نظام الدین: بسم اللہ الرحمن الرحیم! قرارداد نمبر 921 " یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ لنڈاکے تاکالام مین سڑک کی تعمیر جو کہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی این ایچ اے کے حوالے کی گئی ہے کو دریائے سوات کے کنارے کے ساتھ تعمیر کیا جائے"
Mr: Speaker: The motion before the House…..

(Interruption)

مفتی حسین احمد: سپیکر صاحب! یو منټ تاسو ما له را کړئ۔
جناب سپیکر: جی۔

مفتی حسین احمد: په دې قرارداد کښې دوئ لیکلئی دی لنڈاکے تا کالام نو د کالامه پورے دا روډ چې دے نودا ممکنه دے البته که په دې کښې Amendmentاوکړے شی او دا لنډاکے ته باغ ډهیرے شی نو هله به دا صحیح شی۔

مولانانظام الدین: ټهیک ده جی اودے شی۔وټے اصل کښې Floodوالا منظورے کړے دی نو د هغې دپاره سروے شوې ده۔

جناب سپیکر: نظام الدین صاحب نے ایوان میں جو قرارداد پیش کی ہے اور مفتی حسین احمد نے اس میں جو ترمیم پیش کی ہے ایوان سے رائے لی جاتی ہے کہ اس قرارداد کو ترمیم کے ساتھ پاس کیا جائے جو اسکے حق میں ہیں وہ "ہاں" میں جواب دے دیں۔ جو اسکے مخالفت میں ہیں وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔

آوازیں: ہاں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: لہذا قرارداد ترمیم کے ساتھ ایوان نے متفقہ طور پر پاس کیا۔

Mr. Speaker: Qari Abdullah Bangash, MPA, to please move his resolution No. 926, in the House. Qari Abdullah Bangash, MPA, please, absent (lapse) Mr. Israr Ullah Khan Gandapur, MPA, to please move his resolution No. 928, in the House, on behalf of Israrullah Khan Gandapur, Qazi Muhamad Asad, MPA, please.

قاضی محمد اسد: قرارداد نمبر 928 " یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ناظم یونین کونسل کی انتخابی اہلیت کے لئے عائد میٹرک کی شرط ختم کی جائے"۔

Mr: Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may ‘Ayes’.

Voices: Yes.

Mr: Speaker: And those who are against it may say ‘No’

Voices: No.¶

Mr: Speaker: The ‘Ayes’-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جو اسکے حق میں ہیں وہ "ہاں" میں جواب دے دیں۔

آوازیں: ہاں۔

جناب سپیکر: جو اسکے مخالفت میں ہیں وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔

آوازیں: No.

جناب سپیکر: اچھا جو اسکے حق میں ہیں۔ وہ اپنے سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد: اچھا اسکو اگر غور سے سنیں میرے خیال میں یونین کونسل کی بات ہے یہ تو سارے صوبے کی بات ہے۔۔۔۔۔

جناب حافظ حشمت خان (وزیر عشروز کواۃ): سپیکر صاحب که دا معزت سره که دا دوباره اوائیلے شي نو واقعی په دې باندې خوک۔۔۔۔

جناب سپیکر: Please شور نہ کریں یار، گن لیں کتنے ہیں۔

قاضی محمد اسد: سر کچھ لوگ ہیں جو بات نہیں سمجھے ہیں جی مہربانی کر کے ان سے کہیں کہ اس پر دوبارہ اعلان کر دیں۔ دوبارہ اعلان کروائیں سر۔

جناب سپیکر: اچھا آپ بیٹھ جائیں جی۔

وزیر عشروز کواۃ: میرے خیال میں ہم نے نہیں سنا اگر یہ دوبارہ اٹھ جائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا جو اسکے مخالفت میں ہیں وہ اٹھ جائیں۔

جناب انور کمال: حکومت بٹ گئی ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سادہ حکومت جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو اسکے حق میں ہیں وہ کتنے ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): ہم تو چاہتے تھے کہ بی اے کی شرط بھی ختم کریں لیکن یہ آپ ختم نہیں کروا رہے۔۔۔۔۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر یہ مرکز نے بنائے ہیں تاکہ جمہوریت کو ختم کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھ پر چھوڑتے ہیں یا نہیں اچھا۔ جو اس کے مخالفت میں ہیں وہ اپنے سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں۔

جناب جاوید خان مومند: مسٹر سپیکر! اوس هم چې میټرکولیټ دی هم دومره شر او غوبل دے که دوئ نه که میټرک لری شی دهغوی به څه حال وی کم از کم ایف اے ورله دے مقرر شی جی۔ کوالیفکیشن چې څومره زیات وی نو بنیه خبره ده جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قرارداد Majority سے پاس ہو گیا۔۔۔۔۔

(تالیاں)

قاضی محمد اسد: سر! میں سارے ہاوس کا شکریہ ادا کرتا ہوں یہ جو قرارداد پاس ہوئی ہے۔۔۔۔۔

Mr.Speaker: Next, Mazhar Jamil Alizai, MPA, to please move his resolution No. 930, in the House.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر اگر اجازت دیں تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں آپ کو کہا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں اگر آپ اجازت دیتے تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اجازت ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ایئر فورس ریکروٹمنٹ سنٹر ختم کیا گیا ہے لہذا مذکورہ سنٹر کو جلد از جلد بحال کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously.

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ نه نه، سپیکر صاحب دا قرارداد ختم شو، زما سره هغه۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Resolution No.936. Mr. Fazal Rabbani Advocate, Minister for Food, NWFP, to please move his resolution No.936, in the House. Mr. Fazli Rabbani Advocate, please.

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): محترم جناب سپیکر صاحب "یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ چونکہ ضلع مردان تحصیل تخت بھائی کے وہ علاقے جو انتظامی طور پر ضلع چارسدہ کے ہری چند واپڈا سب ڈویژن سے منسلک ہیں یہاں پر بے تحاشا لوڈشیڈنگ کی وجہ سے عوام اکثر و بیشتر روڈز بند کرتے ہیں اور گرڈ سٹیشن پر حملے جیسے واقعات رونما ہوتے ہیں لہذا تحصیل تخت بھائی ضلع مردان کے ہری چند واپڈا سب ڈویژن سے منسلکہ علاقے شیر گڑھ یا تخت بھائی سب ڈویژن سے منسلک کئے جائیں تاکہ عوام کا دیرینہ مطالبہ حل ہو سکے"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپکو یاد کو ہوگا کہ بجٹ اجلاس کے دوران کٹ موشنز پر آنریبل منسٹر نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ چند اشعار سنائیں گے اور اس پر ہم نے اپنے کٹ موشنز کو واپس کیا تھا۔۔۔۔

(تالیاں)

لہذا اگر قرار دادیں ختم ہونے کے بعد اگر آپ ان سے کہہ دیں کہ شعر سنائیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his resolution No. 937, in the House.

جناب بشیر احمد بلور: مہربانی سپیکر صاحب۔

محترمہ شگفتہ ناز: سپیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔ میری بھی اسی طرح کی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اسی طریقے سے، اسکے بعد مطلب ہے کہ آپ پھر پیش کر دیں گے۔ جی۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب مہربانی، قرارداد نمبر 937 "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سندھ میں جو 12 مئی کو پختونوں اور باقی سیاسی پارٹیوں کے ورکروں کا قتل عام ہوا ہے اسکی عدالتی تحقیقات کرا کے ملزموں کو سزا

دلوائیں تاکہ حق اور انصاف کا بول بالا ہو۔ سپیکر صاحب تاسو ته یاد وی چې په 12 مئی باندې دومره لوئے هلته کښې یو ظلم اوشو، او د هغې باوجود، هغه President وائی چې د دی عدالتی تحقیقات مونږه نه کوؤ۔ نوزما دا خواست دے چې اسمبلی ته مونږه ریکوسټ اوکړو مرکزی حکومت ته، چې هغه د دې عدالتی تحقیقات دے اوشی او دا چې کوم حلقو سره زیاتے شوے دے هغوی ته انصاف ملاو شی۔

محترمہ شگفتہ ناز: جی جی، بالکل میں آپ سے کافی دنوں سے یہ قرارداد میں نے آپکو دکھائی بھی تھی اور آپ نے کہا تھا کہ وقت آنے پر، تو ہم انتظار کر رہے تھے کہ بجٹ سیشن ختم ہو تو ہم اسکو لے آئیں۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: زمونږه سره په ریکارډ کښې د دوئ قرارداد نشته، افسوس دا کوؤ چې مونږه کله یو قرارداد پیش کوؤ نو حکومت هم پکښې راشی زمونږه هغه قرارداد اهمیت ختم شی۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ناز: نہیں، سپیکر صاحب یہ بہت پہلے سے ہے۔ بجٹ کے پہلے دن سے۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: دا قرارداد دی نو په بیل وخت کښې دے پیش کړی کنه سپیکر صاحب، دا خو زه عرض کومه، هر کله چې مونږه قرارداد کله پیش کوؤ سپیکر صاحب نو حکومت ورسره هم پیش کوی۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ناز: نہیں سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب قرارداد۔۔۔۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب امانت شاہ: سپیکر صاحب په دې کښې څه قباحت خو ماته نه ښیکاری چې دواړه راشی مخکښې ته، په یوځائے باندې نو وخت به لږ بچت شی جی۔ مونږه هم چې کله همیشه چې کله قرارداد پیش کوؤ چې بشیر بلور صاحب هم پکښې راځی داسې خو به نه وی چې مونږ صرف یوځائے قرارداد پیش کوؤ سپیکر صاحب که دوئ ورسره یو ځائے شی Jointقرارداد شی نو دے کښې به څه قباحت وی۔ همیشه دپاره د دی اسمبلی روایات هم دغه راغلی دی سپیکر صاحب چې کله یو قرارداد راغلے دے حکومت اپوزیشن دواړه

جی ناست دی او دهغې نه پس یو قرارداد مخے ته راغلے دے جی اوکه دا هم راغلی وی او د دوئ ورسره Jointوی نو زه خو وائیم چې پیش د کړی۔

محترمہ شگفتہ ناز: سپیکر صاحب! یہ بہت پہلے سے یہ قرارداد میں لائی ہوئی ہوں اجلاس کے پہلے دن سے یہ جو ہے آپ کی خدمت میں پیش کی تھی لیکن ہم۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): جب قرارداد آتی ہے اور حکومت بھی متفق ہو کے اگر ساتھ اسی کو Unanimously پاس کرتے مطلب تو وہی ہوتا ہے تو میرے خیال میں سر! بشیر بلور صاحب کی قرارداد آگئی ہے حکومت ہمارے ساتھ مل کر اسے پاس کرے تو وہ سب کی طرف سے ہی ہو گی۔

جناب زر گل خان: اور اسمیں ریاکاری کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب حافظ حشمت (وزیر زکوۃ وعشر): سپیکر صاحب بالکل داسې مخکښې نه چې څنګه روایات راروان دی مونږه قرارداد پیش کړو دےاپوزیشن رونړه ریکویسټ اوکړی مونږه ئے اومنو نن دوئ پیش کړو څنګه چې روایات، اودا یو مشترکه مسئله ده مونږ په دې موقف حکومت او اپوزیشن خواه مخواه ولې په دې تفریق۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: او بیا مونږه هغه اومنله تاسو اولستو نومونړه اووے چې بس دے پاس دے ئے کړی سپیکر صاحب که Unanimouslyپاس شی نو د دی مطلب دا دے چې مونږه ټول هاؤس ئے پا س کوؤ۔ستاسو وو خو هغه اهمیت بیا ختمیږی سپیکر صاحب دد ے قرارداد۔ بالکل زه یو سیاسی خبره ده جی۔ دا تاسو ټول اوګورے ، دا خو ما پوائنټ آوټ اوکړو دا خبره ، نو پکار ده چې زما دا بیل پاس کړی او د دوئ دے بیل پاس کړی۔

جناب اکرام اللہ شاہد: ٹھیک خبره ده جی۔

حافظ حشمت وزیر عشروزکواۃ: هغه خو په خپله مونږه هغوی ته د دی خبرے نشاندهی کوؤ چې مونږه په دې معامله کښې په دوه حصو کښې تقسیم یو۔ Already تاسو پیش کړے دے۔ زمونږه خور هغه پیش کوی نو مخکښې نه ئے دے کړی۔ دا خو یو دغه Messageدی۔په دې معامله کښې اپوزیشن او د ګورنمنټ یو موقف دے نو په دې کښې څه قباحت دے جی سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: چې د یو طرف نه قرارداد راشی نو که دچا خوښی وی نو هغه پاس کړے او که خوښیه نه وی نو پریږدی۔او که نه پاس ئے کوی نو ووټ پرے اوشی نو داخو بیله ده چې څوک د دی خلاف کار کوی۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: سر! حافظ صاحب۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: زما هغه اوس پیش شو۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب د هر چا خپل Simple طریقه خبره وی۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ناز: سپیکر صاحب میں قرارداد پیش کرتی ہوں۔

قائد حزب اختلاف: سر! Unanimity کے اندر ڈویژن نظر نہیں آنی چاہیئے جب ہم Unanimous ہیں اس بات پر کہ ان واقعات کو سارے Condemn کرتے ہیں۔ تو میرے خیال ہے یہ جو حافظ صاحب نے ذکر کیا ہے کہ روایات ہم بھی پچھلے کئی سالوں سے، اللہ کے فضل و کرم سے اسمبلی میں آ رہے ہیں تو یہی روایات دیکھی ہیں کہ متفقہ ایک بات آ جائے۔

محترمہ شگفتہ ناز: سپیکر صاحب، یہ بھی ہماری۔۔۔۔

جناب انور کمال: یره د دی خبرے دا اهیمت دے نوپکار دا ده چې 12 مئی ته ګورے او نن تقریباً د جولائی میاشت ده۔ نوکه دد ے اهیمت ددوئ سره احساس ووے نو هغه وخت کښې به ئے قرارداد ورکړے وو کنه۔چا دد وی د دی قرارداد نه منع کړی وو۔۔۔۔

(تالیاں)

محترمہ شگفتہ ناز: سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: داسې چل دے انورکمال خان تاسو خبره صحیح ده په دې پس منظر کښې نه ځو چې کله ئے ورکړے دے او کله ئے نه دے ورکړے شوے په دې پس منظر کښې نه ځو۔

جناب انور کمال: زمونږه یو طریقه کار وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: په دې پس منظر کښې نه ځو وایمه او۔

محترمہ شگفتہ ناز: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر عشر وزکواۃ: جناب سپیکر صاحب پہ دې باندې د هرے سیاسی پارټی موقف پہ اخبارا تو کښې هم راغلے دے دا داسې دغه خبره نه ده۔هغه وائی چې مونږه پیش کوؤ-----

جناب انور کمال: هغه وائی چې مونږه پیش کړو-----

وزیر عشر وزکواۃ: هغې معززے ممبر ے ته دا اختیار دے۔د هغې نه دا اختیار څنګه څوک اخستے شی ؟چې هغه پہ دې کښې-----

محترمہ شگفتہ ناز: نہیں نہیں اخبارات گواہ ہیں میں نے جمع کروائے تھے سپیکر صاحب، اخبارات ریکارڈ پر ہیں۔ میں نے 12 مئی کے واقعے کے فوراً بعد یہ قرارداد Submit کی تھی اور اخبارات میں بھی اسکی خبر جو ہے وہ آئی ہوئی تھی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر بات یہ ہے کہ یہاں پر ہم میں سے جو بھی ممبر بولتا ہے جناب سپیکر، خاصکر جو پولیٹکل پارٹیز کے جو ورکرز ہیں یا ممبرز ہیں۔اس کے پیچھے ہم یہاں پر جو Resolution لاتے ہیں یا Notice Call Attention یا Adjournment motion لاتے ہیں اسکے پیچھے ہماری کوئی Concept ہوتی ہے ساری پولیٹکل پارٹیز کی Concept ہوتی ہے۔ہم وہ Concept باہر پبلک میں پریس کے بھائیوں کے ذریعے وہ Communicate کرنا چاہتے ہیں۔اس طرح نہیں ہے کہ ہم یہاں پر Abruptly۔قرارداد لکھ کے جو ہے نا، وہ اسکو پیش کر دیتے ہیں اب آنریبل ممبر نے بھی یہ قرارداد پیش کی۔اس سے پہلے میری قرارداد تھی اس پر سب نے کہا کہ اسکو جائنٹ کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے کہ اگر آنریبل ممبر Insist کرتے ہیں اور میری بہن بھی Insist کرتی ہے تو پھر اسکا ایک ہی حل ہے۔ کہ ہمارے قرارداد کو آپ Unanimous کرلیں اور ہم آپ کے قرارداد کو Unanimous کرلیں۔آپ بھی بولیں وہ بھی بولیں۔آپکا قرارداد بھی Unanimous ہو جائے گا اور انکا بھی (مداخلت) نہیں تو کیا فرق پڑتا ہے، کیا فرق پڑتا ہے، اس میں Wording کی فرق ہوگی اس میں-----

وزیر عشر وزکواۃ: اسمیں ایک بات ہے اور اسی وجہ سے-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: اصل میں بات یہ ہے کہ وہ اسی قرارداد کو پیش کر دیں۔۔۔۔۔

قاری محمود (وزیر زراعت ولائیوسٹاک): جناب سپیکر صاحب چې کله تاسو اجازت ورکړو نو بیا خو په دې کښې دومره دغه کول نه دی پکار، نو په دې قباحت او نقصان څه دے۔ بس پریږدے چې هغوی ئے پیش کړی۔

جناب سپیکر: بہتر تو یہ ہوتا کہ وہ یہ دیکھ لیتے اور آپس میں، لیکن، تو پھر میرے لئے یہ راستہ ہے کہ میں Separately یعنی لوں اس کا قرارداد الگ اور اسکا قرارداد الگ اور ہاؤس کو Put up کروں۔جی۔

وزیر عشروزکواۃ: سپیکر صاحب یہ Commitment چاہتے ہیں کہ یہ ہماری قرارداد کی حمایت کریں اور ہم یہ چاہتے تھے یہ ہمارے حمایت کریں۔ایسا نہ ہو کہ پھر آپ اپنے اسکو پاس کر دیں۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد: سپیکر صاحب، میں اسکی ایک وضاحت پوچھنا چاہتا ہوں یہ تو ہم پولیٹکل لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں اگر بشیر بلور صاحب ایک قرارداد لائیں اور وہ اس سے Agree کرتے ہیں تو اسکے حق میں ووٹ ڈالنے میں کیا فرق پڑتا ہے وہ کیوں Insist کرتے ہیں وہ بھی قرارداد لائیں۔جب وہ Idea آگیا ہے وہی بات تو کہتے ہیں کہ میں صرف Clarification چاہتا ہوں کریڈیٹ کا مسئلہ۔۔۔۔۔

وزیر عشروزکواۃ: یہ تو ہر معزز ممبر کا حق ہے وہ ہماری بہن اٹھی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا بشیر احمد بلور صاحب نے جو قرارداد ایوان میں پیش کی ہے ایوان سے رائے لی جاتی ہے کہ اسکو پاس کیا جائے جو اسکے حق میں ہیں وہ "ہاں" میں جواب دے دیں۔آوازیں۔ہاں۔جو اسکے مخالفت میں ہیں وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔

آوازیں: No۔

جناب انور کمال: د دوئ بیا هیڅ څه جواز نه جوړیږی چې دوئ بیا دا قرارداد پیش کوی۔ دوئ دے ئے پیش کړی چې چا "ناں" اووے تاسو مهربانی اوکړے هغه خلق دے اودیریږی چې چا په "ناں" کښې جواب ورکړے دے۔دے Majority کسانو په "ناں" کښې جواب ورکړے دے اوس به جناب والا دوئم قرارداد اخلے او دوئ به بیا وائی چې یو طرف ته به "ناں" کوی او بل طرف ته "ہاں" کوی۔ نو دا غلطه خبره ده۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تاسو چې زمونږه مخالفت اوکړوتاسو په "نه" کښې ولې اواز ورکړو۔

جناب انور کمال: دا Double standard دی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: چې دد ے چا مخالفت اوکړو۔۔۔۔۔

وزیر عشروزکواۃ: اوس د دی قرارداد مخالفت نه وی کړی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پائے څوے پائے څوئے۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: بالکل چې کوم دے په دې خبره به۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں آپ لوگ بیٹھ جائیں، سب بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: د دی خبرو نه دے انکار اوکړی دد ے Resolution نه۔

جناب سپیکر: آپ لوگ، دا څه دغه دے۔۔۔۔۔

قاضی محمد اسد: سر! میں اسمیں ایک گزارش کرتاہوں کہ وہاں سے جو انکار کی آواز آئی ہے Forensic Science Laboratory میں وہ ریکارڈنگ بھیجوا کے، اس آدمی کے نام کا پتہ چلایا جائے۔

جناب سپیکر: دا څه طریقه ده، دڅه طریقه ده۔ خلیل عباس بیٹھ جائیں یار، یار بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

وزیر عشروزکواۃ: چې مشرف دے پیښیور ته راتلو۔ نو دے سرو رونړو سرے بینرے ورته چهاپ کړے وے او هغوی ته ئے ویلکم وئیلې دے نو دا په ریکارډ باندې ده چې دوئ په هغې وخت کښې هم د مشرف ملگری وو او دوئ اوس هم مشرف ملگری دی۔۔۔(تالیاں)۔۔۔دا په ریکارډ باندې ده، دلته کښې په سرو بینرو باندې خوش آمدید وائیلے دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، حافظ صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر عشروزکواۃ: دا خبره په ریکارډ موجود ده چې د Referendum په موقع باندې، د دی صوبے چې څان ته صوبائی پارټی وائی هغوی ته ئے په سرو بینرو باندې Welcome وائیلے دے په سرو بینرو باندې، دغه جنرل مشرف ته خوش آمدید وائیلے دے۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: زکواة دے ټول کورته ورړے دے کورته، واه دزکواة----

(تالیاں)

جناب فرید خان: جناب سپیکر، په کراچئ کښې مسلمانان او پښتانه ناست دی---

جناب مختیار علی: زکواة د ورړے دے-----

جناب فرید خان: چې دلته کښې سیاست کوئ ولی په مینځ کښې تفرت پیدا کوے۔هلته کښې کراچئی پښتیانه پښتیانه کوے-----

جناب مختیار علی: زکواة دے ټول کورته ورړے دے، ټول دے زکواة کورته ورړے دے-----

جناب فرید خان: او هلته کښې وینے توے شوی دی زمونږه کارکنان پکښې مړه شوی دی۔

جناب مختیار علی: دا به د خالد وقار نه تپوس اوکړو د خالد وقار نه۔

جناب فرید خان: او دوئ پرے خپل سیاستونه چمکاوی جی۔

جناب مختیار علی: په ریکارډ بادندے موقف رااوړے۔

وزیر عشر وزکواة: سپیکر صاحب خامخواه یومتفقه مسئله زمونږه رونړه ئے متنازعه کول غواړی، مخکښې نه په دې باندې د هرے سیاسی پارټی پریس کانفرس شوے دے، د هرے پارټی پرے موقف معلومه ده او خامخواه دوئ یوه متفقه فیصله دوئ متنازعے کول غواړی-----

جناب مختیار علی: ګوره موقف خو دے نن اوښیودو، نن دے موقف اوښیودو، نن دے موقف اوښیودو، نن دے ملګرتیا اوکړله،ملګرتیا دے نن اوکړله۔ ووټ پرے اوکړے جی ووټ۔

وزیر عشروزکواة: محترم سپیکر صاحب۔

جناب اکرم اللہ شاہد: عبدالاکبر خان ښیکاره ووټنګ دے پرے اوشی۔

جناب مختیار علی: نن دے ګوره ملګرتیا اوکړله، نن دے موقف اوښیودو۔ اود ے ښیودو موقف د هغې قتل عام په حق کښې، نور موقف ته څه ته وائے، موقف دے اوښیودو نن۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختیار علی بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، شہزادہ صاحب بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، (قطع کلامی) دوسرے قرارداد کو آپ Put up کریں نا۔۔۔۔۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر صاحب په 12 مئی باندې چې کوم دغه شوی دی په هغې باندې ایم ایم ای باقاعده احتجاجی مظاهرے کړی دی په کراچئی کښې، مجلس عمل خپل یو تحفظ دی دوئ دے پرے خپل سیاست نه چمکاوی۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: مجلس بے عمل وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب نے جو قرارداد ایوان میں پیش کی ہے ایوان سے رائے لی جاتی ہے کہ اسکو پاس کیا جائے جو اسکے حق میں ہیں وہ "ہاں" میں جواب دے دیں آوازیں۔ہاں۔ جو اس کے مخالفت میں ہیں وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔ لہذا ایوان نے تحریک کو متفقہ طور پر پاس کیا۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب مختیار علی: شاباسے شاباسے۔ شاباسے ایماندارو۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ناز صاحبہ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

محترمہ شگفتہ ناز: جی بہت بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے میں یہ بتاؤ نگی کہ یہ ہماری جائنٹ قرارداد ہے، میری، آفتاب شبیر، نرگس زین، صابرہ شاکر، زبیدہ خاتون، یاسمین خالد اور فوزیہ فرح کی طرف سے، یہ ہماری مشترکہ قرارداد ہے " یہ اسمبلی 12 مئی کو کراچی میں چیف جسٹس جناب افتخار محمد چودھری کی آمد پر ایم کیو ایم کے دہشت گردوں کے ہاتھوں 42 بے گناہ اور معصوم افراد کے قتل عام اور سینکڑوں افراد کے زخمی ہونے اور اربوں روپے کی املاک کے ضیاع نیز ہزاروں کی تعداد میں پختون ٹرانسپورٹروں کے ٹینکرز اور کنٹینرز کو زبردستی چھین کر روڈز بلاک کرنے اور نذر آتش کرنے،

کراہتے ہوئے زخمیوں پر مزید تشدد کر کے قتل کرنے صحافیوں پر حملے اور آج ٹی وی کا مسلسل چھ گھنٹوں تک گھیراؤ اور فائرنگ کرنے جیسے اقدامات کی شدید مذمت کرتی ہے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: د ایوان نه رائے ،آپ بیٹھ جائیں بس۔

محترمہ شگفتہ ناز: سپیکر صاحب ایک منٹ،اور مطالبہ کرتی ہے کہ سانحہ کراچی کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے اور اس قتل عام کی کھلی چھوٹ دینے والے تمام عناصر بے نقاب کئے جائیں اور مجرموں کو قرار واقعی سزادی جائے نیز یہ اجلاس ایم کیو ایم پر پابندی سمیت وفاق کے وسط سے برطانیہ حکومت سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ ایم کیو ایم کے لیڈر کی برطانوی شہریت کینسل کر کے ، (تالیاں) اس طرح پاکستان کے حوالے کریں، (تالیاں) جس طرح پاکستانی حکمران کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ نے جو جوائنٹ قرارداد ایوان میں پیش کی ہے ایوان سے رائے لی جاتی ہے کہ اسکو پاس کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں وہ "ہاں" میں جواب دے دیں۔ آوازیں۔ہاں۔جو اسکے مخالفت میں ہیں وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: قرارداد متفقہ طور پر ایوان میں پاس کی گئی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب اوس هم، کورے اوس هم دے کبنې دوئ فرق پاتے وو هغوی Condemn کړواو مونږه ووے چې د دی د تحقیقات اوشی نو دا فرق وو په دې وجه باندې مونږه دا وائیل چې دا په بیل بل باندې اوشی۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر صاحب د دی 12مئی داکومه واقعه چې وه نو د هغې نه پس جی کراچئی کبنې ایم ایم اے باقاعده مظاهره کړے وو د اسلامی جمعیت طلباء، مرکزی شوریٰ ارکان ،۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: کینه مظاهره دے کړې ده کنیه لوتے ، کنیه کوتے۔۔۔۔۔

جناب فرید خان: مونږه باقاعده دد ے دغے کړې ده۔۔۔۔۔

جناب مختیار علی: حکومتونه استعفیٰ کانے ور کړے۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: د حکومت نه استعفیٰ ور کړے-----

جناب سپیکر: زه فرید خان ته هاؤس ورکومه چې دوئ څه وائی نو هغه دے اووائی۔ پاسه۔فرید خان صاحب-----

جناب فرید خان: سپیکر صاحب ما چې خبره چې ځل وائیل نو هغه ما اوائیل نو څه نه وایمه جی۔

جناب آصف اقبال(وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب تاسو ایجنډه ورکړه-----

جناب مختیار علی: معاف ئے کړے جی۔

جناب سپیکر: ربانی صاحب سے درخواست ہے-----

جناب زرگل: دا زما یو قرارداد دی۔

جناب سپیکر: دا کوؤ دا کوؤ-----

(تالیاں)

جناب فضل ربانی(وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب داخو هسې ګډوډ غوندے شیز مونږه لیکلئی دے نو دا ملګرے پکښې څه لږ مونږه باد کړی دی، (قہقہہ) چې د چا پکښې څه ذکر راغلو-----

جناب مختیار علی: تاسو ټول ګډوډ ئیے خیر دے دا هم ګډوډ اووایه-----

محترمہ رفعت جبین: ستاسو نه ئے چل ایزده کړے دے۔

(قہقے/تالیاں)

جناب سپیکر: فرید خان صاحب!---

جناب فرید خان: سپیکر صاحب! ما چې کومه خبره وئیل غوښتل، هغه ما اووئیله، نو ر څه نه وایم۔

جناب حسین احمد کانجو(وزیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی): مونږه نه ده اوریدلے۔

جناب آصف اقبال(وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! ستاسو ایجنډا مخامخ ده-----

جناب مختیار علی: معاف ئے کړئی جی۔

جناب سپیکر: جی، ربانی صاحب سے درخواست ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: سر! زما یو قرارداد دی،

جناب سپیکر: دا کوؤ، دا کوؤ،

(تالیاں)

ڈاکٹر ذاکر شاہ: سر جی، هغه زمونږه قرارداد ونه۔۔۔۔

جناب فضل ربانی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب سپیکر صاحب! دا خو هسې ګډ وډ غوندے شے مونږ لیکلے دیے۔ خو دا ملګرے پکښې مونږه څه لږ لږ یاد کړی دی۔

(قہقہے)

د چا که پکښې څه ذکر راغلے دے نو۔۔۔۔

جناب مختیار علی: تاسو ټول ګډ وډ یئی، خیر دے دا هم ګډ وډ اووایه۔

محترمہ رفعت جبین: تاسو نه ئے چل زده کړے دے۔

(قہقہے/تالیاں)

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: به بجټ کښې صوبې له ودانی زنده باد
درانی زنده باد ربانی زنده باد۔

(قہقہے)

جناب خلیل عباس: بیا اووایه،

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: شے اوږد دی، بیا بیا نه وایو خیر دے۔

ایک آواز: بیا اووایه پوھ په نه شو۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: به بجټ کښې صوبې له ودانی زنده باد
ربانی زنده باد درانی زنده باد۔

خپل نوم مه ترے مخکښې کړو، مال خو هغه ډیر اوړے دے خو۔۔۔

بجټ د مرکز نه دے چې هسې وروستو وړاندے شی

نو ټکی لاندے باندې شی۔
او کله چې اولس ته راشی جوړه ترینه څاندے شی
نو ټکی لاندے باندې شی۔
نو صدر وزیر اعظم وائی ګرانی زنده باد ، درانی زنده باد ربانی زنده باد۔
زمونږ د اسمبلئی چې پنځه کاله پوره کیږی تاریخ پکښې جوړیږی
او سپیکر به بخت جهان د تاریخ پانړو کښې زلیږی تاریخ پکښې جوړیږی
(تالیاں)
نو هر وخت د اپوزیشن مهربانی زنده باد ، درانی زنده باد ربانی زنده باد
(تالیاں)
زمونږ د حکومت دوریادګار د ترقئی دے روزګار د ترقئی دے
په دېدور کښې خه ډیر شوے کار د ترقئی دے روزګار د ترقئی دے۔
نو اولس ته د دې بجټ آسانی زنده باد. درانی زنده باد ربانی زنده باد
مونږه د پینځو مرلو کور باندې ټیکس معاف کړو نو کار مو د انصاف کړو۔
او خیال په هر یو کار کښې مو د حزب اختلاف کړو نو کار مو د انصاف کړو۔
نو د اوږو د رمضان پیکیج ارزانی زنده باد ربانی زنده باد درانی زنده باد۔
(تالیاں)
بچوله د غریبو د تعلیم سهولتونه، ویړیا ئے کتابونه
دا دومره یونیورسټئی او کالجونه او سکولونه، خوریږی به علمونه
خو په علم بنیا ئسته زندګانی زنده باد ، درانی زنده باد ،ربانی زنده باد۔
جناب بشیر احمد بلور: بیروزګاری زنده باد۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: د ایم۔اے بے روزگارولہ الاؤنس ورکول، پہ دې کبنې مونږ اول د ورہ چې وی چا کړی، د هغوی حق هم منل، پہ دې کبنې مونږ اول۔

جرنیل مو خپلہ کړے نشانی زندہ باد،

درانی زندہ باد، ربانی زندہ باد۔

بل عصمت اللہ ظفر اعظم پکبنې بیمار شول، هسې خوار و زار شو۔

او نہ ئے ښوک پکار شو، ولې نہ د چا پکار شو، هسې خوار و زار شو۔

نو حسبہ بل ترے پاتے ارمانی زندہ باد، درانی زندہ باد،ربانی زندہ باد۔

گورئی چې کانجو بہ ټاؤن شپ تہ تیاریږی، او داسې کار بہ کیږی۔

او چرتہ چې فټبال وی، یا کرکټ دے ور رسیږی، میچ تہ خوشحالیږی۔

نو دغہ ټاؤن شپ ئے امکانی زندہ باد، درانی زندہ باد، ربانی زندہ باد۔

کاشف اعظم دا وزارت یوہ معمہ دہ، سمہ یو لانجہ دہ۔

او دا د نیلوفر د وزارت یوہ حصہ دہ۔ سمہ یو لانجہ دہ۔

(تالیاں)

او دے محکمہ کبنې تاوانی زندہ باد، درانی زندہ باد، ربانی زندہ باد۔

بل اختر نواز د چیری بلاسم خہ ماہر دے، (قہقہے)

بل اختر نواز د چیری بلاسم خہ ماہر دے۔

او سم لکہ ساحر دے۔

او داسې پت د دہ هغہ تقریر نہ هم ظاہر دے۔

او سم لکہ ساحر دے۔

نو داسې صفتونہ ئے زبانی زندہ باد، درانی زندہ باد، ربانی زندہ باد۔

بل سردار ادریس دے چې خبرے بہ خوږے لری،خو نہ سر لری او نہ خپے لری۔

(قہقہے/تالیاں)

بل سردار ادریس دے چې خبرے به خوړے لری،خو نه سر لری اونه خپے لری۔

خدائیګو چې دے سمے د دروغو بوساړے لری۔

(قہقہے/تالیاں)

او سر لری نه خپے لری۔

آوازیں: بیا اووایه، بیا اووایه،

وزیرایکسائزاینڈ ٹیکسیشن: داسې خوړه پرے اولږیده۔ اورے،

بل سردار ادریس دے چې خبرے به خوړے لری،خو نه سر لری اونه خپے لری۔

خدائیګو چې دے سمے د دروغو بوساړے لری۔او سر لری نه خپے لری۔

نو ده له د دروغو روانی زنده باد، درانی زنده باد، ربانی زنده باد۔

حافظ اختر علی دے چې حلقے ته سرکونه اوړی۔ټول لختی نهرونه اوړی۔

او للمے ته اوبه رسوی، ثومره ټیوب ویلونه اوړی، ټول لختی نهرونه اوړی۔

نو دے چې کوی کومه مانی زنده باد، درانی زنده باد، ربانی زنده باد۔

(تالیاں)

او حافظ حشمت خان خو به د ژبے آویزان وی،سخت به ئے امتحان وی۔

(قہقہے/تالیاں)

او حافظ حشمت خان خو به د ژبے آویزان وی،سخت به ئے امتحان وی۔

سوال جواب به هلته آخرت کبنې ورته ګران وی۔سخت به ئے امتحان وی۔

جناب خالدوقارایڈوکیٹ: زنده باد، زنده باد، بیا اووایه، بیا اووایه۔

وزیرایکسائزاینڈ ٹیکسیشن: درانی زنده باد، ربانی زنده باد۔

یو فضل علی په انګرایزانو ځان منلے دے،

دے کالج هم راکوی، ګورے کالج،

یو فضل علی په انګرایزانو ځان منلے دے ،هر کردار ئے ښیکلے دے۔
او ګران وزارت څومره په هنر ئے چلولې دے ،هر کردار ئے ښیکلے دے۔
(تالیاں)
نو دا د پاک الله مهربانی زنده باد ، درانی زنده باد ، ربانی زنده باد۔
او مچ په پوزه نه پریږدی عنایت الله خان ، داسې قهرمان ،
او بیا هم وزارت ئے کامیاب دے او کامران ، ډیر ښیکلے ځوان۔
نو ده له دغه لویه کامرانی زنده باد ، درانی زنده باد ، ربانی زنده باد۔
بل آصف اقبال دے چې تصویر ئے په اخبار کښې وی، دغه انتظار کښې وی۔
خپل تصویر چهاپ کولو کښې دے کامیاب شوے دے۔
بل آصف اقبال دے چې تصویر ئے په اخبار کښې وی، دغه انتظار کښې وی۔
هر وخت کښې ولاړ د صحافیانو په قطار کښې وی، دا مزے په ښیار کښې وی۔
نو ښیکلے ئے ځوانی ده، دا ځوانی زنده باد، درانی زنده باد ربانی زنده باد
بجټ چې ئے پیش کړو شاراز خان خو زما هیر دے ،دا زمونږه شیر دے۔
او ګوره چې د ټولو ځنګلاتو نه چاپیر دے ،نو دا زمونږه شیر دے۔
نو ده له د خزانے نګهبانی زنده باد ، ربانی زنده باد ، درانی زنده باد۔
بل چې مولانا امان الله د پیښیور دے ، دا مه د زړه سر دے۔
او څوک به وی هغه چې دے صاحب نه مرور دے ، دا مه د زړه سر دے۔
وزیر دے د هندوانو حقانی زنده باد ، درانی زنده باد ، ربانی زنده باد۔
دے د اقلیت وزیر هم دے۔
او خه سراج الحق دے چې بس خلاص د دې جنجال شو اوس هیله خوشحال شو
وده ئے صحت اوکړه ، آواز ئی د کمال شو ، اوس هیله خوشحال شو۔
مخ چې ښیکاریږی الوانی زنده باد ، درانی زنده باد ، ربانی زنده باد۔

حزب اختلاف له قیادت چې گستاسپ کوی، ہر وختے گپ شپ کوی۔
ورانه فیصله که شی، نو دے کله کش کړپ کوی، ہر وختے گپ شپ کوی۔

داسې د اخلاقو نشانی زنده باد، ربانی زنده باد، درانی زنده باد۔

(تالیاں)

او اوس د پیراشوټ نه به د ټوپ هسه نګهت کوی، څه نا آشنا عادت کوی۔
یو خو پکښې لاړه، دا بله هم جرات کوی، څه نا آشنا عادت کوی۔

(تالیاں)

نو د دې د طبیعت دا جهولانی زنده باد، درانی زنده باد، ربانی زنده باد۔

بل بشیر بلور دے چې خوږه خوږه وینا لری، زړه ہر وخت صفا لری۔
او خوئے ئے د غریب دے، ډیره تیره که دنیا لری، خو زړه ہر وخت صفا لری۔

نو فخر له هم دا فراوانی زنده باد، ربانی زنده باد، درانی زنده باد۔

(تالیاں)

او بل عبد الاکبر دے چې لګئی ئے وی، مهیانو کښې نو سر ئے وی مارانو کښې

(قہقہے/تالیاں)

او بل عبد الاکبر دے چې لګئی ئے وی، مهیانو کښې نو سر ئے وی مارانو کښې
او څه نا څه تړوړی خو ځان شماری مخالفانو کښې،او دے په استاذانو کښې

(قہقہے/تالیاں)

نو ده له په قول ښیپیمانی زنده باد، درانی زنده باد، ربانی زنده باد۔

بل پیر محمد خان دے چې بس مونږ سره په ضد دی، او مونږه ته خه بد دی۔
او مار دے د لستونړی پوه خه په شدو مد دی،او مونږه ته خه بد دی۔
دده په سر امیر مقام کوی خانی زنده باد، درانی زنده باد، ربانی زنده باد۔
اکرام الله شاہد چې نه د گھر شو،او نه گھاټ شو، یخ گرم ئے شاټ شو۔
(قہقہے/تالیاں)
اکرام الله شاہد چې نه د گھر شو،او نه گھاټ شو، یخ گرم ئے شاټ شو۔
او یار خربوزے نه دے ورکوټے شو لوکاټ شو،یخ گرم ئے شاټ شو۔
(قہقہے)
نو سود بندوئ عالم خاندانی زنده باد، درانی زنده باد، ربانی زنده باد۔
او ورور مه سکندر دے چې ہر کار به مونږ هغه کړو، هغه به هم دغه کړو
هغه چې دغه شی نو دغے سره به څه کوؤ، هغه هم دغه کړو،
(قہقہے)
ځکه وایم هم څه شیرپاؤخانے زنده باد، درانی زنده باد، ربانی زنده باد۔

(تالیاں)
بل قاری محمود دی چې وزیر د ځناورو دے، او نه چې د خبرو دے۔
دائے ورته سوات دے اوسیدونکے د ډیر لرو دے،وزیر د ځناورو دے۔
بیزے او اوری ښارنی زنده باد، درانی زنده باد، ربانی زنده باد۔
دیر بنوں بونیر او په ډیرو کښې نور څه کار نشته، څه دی چې تیار نشته۔
او بے له سوئی گیسه ئے بل څیز ته انتظار نشته، څوک پکښې اوزگار نشته۔

نو مونږ له اوس د فن فراواني زنده باد ، رباني زنده باد ، دراني زنده باد۔

او مونږه پنځه کاله دے صوبه کښې حکومت کړے دے کار مو په حکمت کړے دے

اوس مو سندھ پنجاب د قیادت د پاره نیت کړے دے کار مو په حکمت کړے دے۔

دا زمونږ غورزنګ دے طوفاني زنده باد ، دراني زنده باد ، رباني زنده باد

مونږ بته خورو نه واړه خلق خلاصول غواړو ، امن راوستل غواړو۔

او داسې د چوهدریانو هم مانړئی نسکورول غواړو۔ امن راوستل غواړو

دا مسته جذبه وی ایماني زنده باد ، دراني زنده باد ،رباني زنده باد۔

مونږ په دهماکو او بمبارئی باندې ویریږو نه ، مرګ نه وروستو کیږو نه ،

چا وئیل چې مونږه شهادت ته تیاریږو نه ، مرګ نه وروستو کیږو نه۔

حق د پاره هره پریشاني زنده باد ، دراني زنده باد ، رباني زنده باد۔

او دلته دے صوبه کښې که چودنے او بمونه دی، سرے وینے رودونه دی

دا د خارجه پالیسئی ټول غلط سمتونه دی، سرے وینے رودونه دی۔

(تالیاں)

خو دوئ وائی نفرت او ځان ځاني زنده باد ، خو دراني زنده باد ، رباني زنده باد

او واوره دراني صاحبه چهترئی نه مه بهر نه کړے ،ماچې در په در نه کړے۔

امبریله،

واوره دراني صاحبه چهترئی نه مه بهر نکړے ،ما چې در په در نکړے۔

او نمر ته ټینګیدے نشم، باران ته چې مه سر نکړے ، څوک رانه خبر نکړے

ستا هره یوه مهربانی زنده باد ، درانی زنده باد ، ربانی زنده باد۔
تا باندې به دا صوبه ټول عمر افتخار کوی، هر څوک به اقرار کوی۔
ناز به ایم ایم اے ستا په عمل او په کردار کوی، هر څوک به اقرار کوی۔
مینه د په زړه کښې انسانی زنده باد ، درانی زنده باد ، ربانی زنده باد۔
او ته وزیر اعلی ئے تا ته خلق درانی وائی خو ما ته هم ربانی وائی۔

(قہقہے)

او ته وزیر اعلی ئے تا ته خلق درانی وائی خو ما ته هم ربانی وائی۔
گرانه اکرم خانه چې تاریخ د کهانی وائی، نو ستا به قربانی وائی۔
قوم د پاره داسې قربانی زنده باد ، درانی زنده باد ، ربانی زنده باد۔
مهربانی۔

(تالیاں)

محترمہ رفعت جبین: جناب ربانی صاحب!زه دا وایم چې د نگهت نه علاوه تاسو ته نورے خوئیندے نه ښیکاری۔

جناب سپیکر: قرارداد نمبر938جناب بشیر احمد بلور صاحب، رکن صوبائی اسمبلی، جناب بشیر احمد بلور صاحب،

جناب بشیر احمد بلور: قرارداد نمبر938 "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اس وقت پولیس سروس میں تقریباً آٹھ افسران گریڈ22 کے ہیں، جب کہ ہمارے صوبے کا ایک پولیس آفیسر بھی گریڈ22 میں نہیں ہے۔اور نہ ہی Promote کیا جاتا ہے۔اس ملک پر ہمارے صوبے کا بھی اتنا ہی حق ہے، جتنا کہ دیگر صوبوں کا ہے۔لہذا یہ اس صوبے کے ان افسران جو کہ 21 گریڈ میں ہیں ان کو 22 گریڈ میں Promote کیا جائے۔" دیکښې به لږ دومره وضاحت دا اوکړمه سپیکر صاحب، چې بد قسمتی داده چې 21,22 گریډ پورے رسی، هغې نه مخکښې،دا 21او20 کښې به ټول ریټائرډ شی، نو مونږ سره دا ظلم او زیاتے کیږی۔ تاسو ته دا وایم چې اته کسان دی، او زمونږه صوبې نه یو هم نشته، نو دا زما خواست دے چې مونږ دا Unanimous دا قرارداد پیش کړو، چې بره خلق دا واوره، چې ایکشن-----

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are

in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously.

محترمہ یاسمین خان: جناب سپیکر،۔۔۔۔

Mr. Speaker: Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his resolution No-----

محترمہ یاسمین خان: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر ایک ریکویسٹ کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Mr. Alamzeb Umarzai, MPA, to please move his resolution No. 939, in the House. Mr. Alamzeb Umarzai, MPA, please.

جناب عالم زیب عمرزئی: شکریہ جناب سپیکر! قرارداد نمبر 939" یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے، کہ نادرا شناختی کارڈ بنانے کے سلسلے میں Verification, Army Vigilance سے لیکر سپیشل برانچ یا انٹیلیجنس بیورو، آئی۔بی، کے ذریعے کی جائے، چونکہ اس Verification سے آرمی والوں کو علم نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously. Mr. Ikramullah Shahid, MPA, to please move his resolution No. 940, in the House. Mr. Ikramullah Shahid, MPA, please.

جناب اکرام اللہ شاہد: شکریہ سر! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ حالیہ دھماکہ میں جان کی بازی لگا کر وفاقی وزیر داخلہ جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ کو بچانے والے پولیس ملازمین کی شجاعت اور جرات مندانہ اقدام اور قربانی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے، خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ اور صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ اس سانحہ میں شہید ہونے والے پولیس کانسٹیبلان کے بچوں کے

لئے ان مراعات وانعامات کا اعلان کرے جو اس سے پہلے دیگر خودکش دھماکوں میں اپنی جانوں کا نذرانہ دینے والوں پولیس شہدا کے ورثا کو دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: آصف اقبال داؤدزئی صاحب،

جناب آصف اقبال(وزیر اطلاعات): شکریہ مسٹر سپیکر، سپیکر صاحب! اکرام اللہ شاہد صاحب چې کوم قرارداد راوړے دے، او حقیقت دادے زمونږ په صوبه کښې زمونږ پولیس ډیپارټمنټ د افسر نه واخله تر کانسټیبله پورے، هغوی د دې صوبې د عوامو د جان و مال د حفاظت د پاره او د خپلو نمائندګانو د حفاظت د پاره، د خپل سر قربانی هم ورکړې ده، دوئ دلته کښې د دغه شهیدو دوو کانسټیبلانو د مراعاتو مطالبه کړې ده۔ نو Already زمونږه صوبائی حکومت یو شهدا پیکیج هغه Approve کړے دے، چې هغې باندې عملدرآمد شروع دے۔پانچ لاکھ روپے نقد دغه چې کوم شهیدان دی، دوئ ته Already هغه ملاؤ شوی دی۔او ددوئ د فیملی چې کوم یو ممبر، ددوئ برخوردار، چې کوم وی، هغه به پولیس کښې بهرتی کیږی۔ او دے نه علاوه د شپیتو کالو عمر پورے به د دغه دواړو شهیدانو چې کوم کانسټیبلان دی، تنخواه به ددوئ، بیوه چې کوم وی، بیوه ګانے کوم دی، هغوی به حاصلوی، او چې کله ساٹھ سال برابر شی، د هغوی پنشن به بیا شروع کیږی، او پنشن به ئے هغه کور واله حاصلوی، دا Already package په دغه صوبه کښې روان دے۔نو زما به درخواست داوی، اکرام اللہ شاہد ته چې Alreadyحکومت په دې باندې خبر دے او دغه پیکیجز زمونږ د پولیس د پاره شروع دی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان(قائد حزب اختلاف): سر! انہوں نے جو درخواست کی ہے اپنی قرارداد میں، جو سفارش کی ہے وہ یہی کی ہے، کہ جو مراعات دیگر ایسے شہداءاور ان کے بچوں کو دی جاتی ہیں، وہی دیئے جائیں۔تو انہیں بھی دیئے جائیں،اس قرارداد کو لانے میں کوئی حرج نہیں ہے، سر.

وزیر اطلاعات: Already چیزیں In vogue ہیں،تو اس لئے ریکوئسٹ ہے کہ-----

قائد حزب اختلاف: لیکن یہ قرارداد ہے، یہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اگر اسے پاس کردے ہاؤس۔

جناب اکرام اللہ شاہد: سرا! گذارش دا دے چې زما په علم کښې دا دی چې دوئ ته صرف هغه دا خو ده، چې کوم شهید شی، د هغه وارث ځوئے به بهرتی کوی، خو دے نه علاوه دوئ نور مراعات هم نورو شهیدانو له ورکړی دی۔ نو ما وئیل چې فرق پکښېDiscrimination پکښې نه دے پکار۔ٹهیک شوه۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، انشاء الله جی هیڅ Discrimination به نه وی، دا زمونږه د صوبې اثاثه ده، او انشا ء الله د هغوی د بچو او د اہل و عیالو خیال ساتل زمونږه ذمه داری ده۔

جناب اکرام اللہ شاہد: صحیح شوله۔Not pressed.

جناب جاوید خان مہمند: جناب سپیکر! ما یو ریکوئسټ کړے وو،

جناب سپیکر: جاوید خان مہمند صاحب،

جناب جاوید خان مہمند: شکریہ جناب سپیکر! قرارداد "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے، کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چیف الیکشن کمشنر کو ہدایت کرے کہ وہ ووٹر لسٹ میں موجودہ اندراج کا طریقہ کار کو آسان اور اس میں مزید توسیع کرے۔ تاکہ رہے سہے عوام کو اپنا ووٹ درج کرنے کا حق مل جائے۔ بلکہ متعلقہ ایریا انچارج کو اختیار دیا جائے تاکہ ووٹ کے اندراج کو یقینی بنایا جائے۔"جناب سپیکر، دا تکلیف جوړیږی چې مجسټریټ ته به راځی، نو د هغې نه د دا مجسټریټی سسټم کټ شی، او چې څومره په علاقه کښې کوم ایریا انچارج دے یا ایریا سپروائزر دے، هم هغه ته د دا اختیار ورکړے شی، او هغوی د هلته اندراج اوکړی۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! حقیقت دا دے چې دا ډیره اهم مسئله ده، دے وخت کښې چې کوم اندراج د پاره لسټونه د جانچ پړتال د پاره آویزان دی، په هغې کښې که د چا نوم کښې کمے بیشے راځی، نو د هغې تصحیح فارم خو به ورکول غواړی، هغې نه پس به بیاPersonallyهغه مجسټریټ مخے ته پیش کیدل غواړی، نو Alreadyد عوامو دومره خپل کارونه دی، نو هغوی مشکله سره، زمونږ سیاسی ورکران، هغه د هرے پارټئی لګیا دی، د خپلو علاقو،د دې لسټونو خیال خو ساتی، خو دا به ډیره ګرانه شی، چې بیا دا ټول عوام چې کومه

ورځ اندراج وی، هغه په يو ورځ باندې د دغه مجسټريټ آفس ته بوتلل غواړی، نو دا قرارداد زما خيال داد ے-----

جناب سپیکر: ایوان میں جاوید مہمند صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے،-----

میاں نثار گل: جناب سپيکرا ديکښې زه يو عرض کومه، دا قرارداد چې جاويد مهمند خان پيش کړو، ديکښې جی،خالد وقار چمکنی صاحب، او مياں نثار گل، زه هم پکښې،او شا ه حسين، دا مونږ څلورو کسانو جائنټ قرارداد وو، دلته مو راوړے وو، غالبا ستا سو به خيال نه وی،-----

جناب سپیکر: د څه قرارداد، دا يو-----

میاں نثار گل: هم دا قرارداد جی،

جناب سپیکر: څه پيش کړه،

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔" یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے، کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے، کہ وہ چیف الیکشن کمشنر کو ہدایت کرے کہ وہ ووٹر لسٹ میں موجودہ اندراج کا طریقہ کار کو آسان اور اس میں مزید توسیع کرے۔ تاکہ رہے سہے عوام کو اپنا ووٹ درج کرنے کا حق مل جائے۔ بلکہ متعلقہ ایریا انچارج کو اختیار دیا جائے تاکہ ووٹ کے اندراج کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب سپیکر: ایوان میں جو قرارداد میاں نثار گل صاحب اور جاوید مہمند نے پیش کی ہے۔ ایوان سے رائے لی جاتی ہے کہ اس کو پاس کیا جائے، جو اس کے حق میں ہے، وہ ہاں میں جواب دے دیں۔

آوازیں: ہاں۔

جناب سپیکر: جو اس کے مخالفت میں ہیں، وہ ناں میں جواب دے دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

لہذا ایوان نے قرارداد کو متفقہ طور پہ پاس کیا۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپيکر صاحب! يو قرارداد زما هم د ے۔ يو قرارداد زما هم د ے سپيکر صاحب،

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: سپيکر صاحب! يو قرارداد زما هم د ے جی،

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: زما یو Simple دغه دے جی، که تاسو اجازت را کړئی، زه پیش کوم جی، یو دوه ټکی دی جی،" یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وفاقی حکومت پاکستان کے مختلف اضلاع میں کیڈٹ کالج بنوار ہی ہے، لہذا پشاور کی اہمیت کو مد نظر رکھ کر کیڈٹ کالج بنانے کا اعلان اور منظوری دی جائے۔" ډیره Simple غوندے هغه دے جی۔

جناب سپیکر: تمامو ضلعو کښې ولې نه وائے، کور د پرے ورانیګی۔

(تالیاں)

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: ډیرو ضلعو کښې جوړ دی،

جناب سپیکر: چې کومو ضلعو کښې نه وی،

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: ډیرو ضلعو کښې جوړ دی، پشاور کیپیټل دے، او دیکښې لا تر اوسه نه دے جوړ۔

جناب سپیکر: خالد وقار چمکنی صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے، ایوان میں، ایوان سے رائے لی جاتی ہے کہ اس کو پاس کیا جائے۔ جو اسکے حق میں ہیں۔ وہ ہاں میں جواب دے دیں۔

آوازیں: ہاں۔

Mr. Mukhtiar Ali: With amendment ji.

جناب سپیکر: جو اس کے مخالفت میں ہیں۔ وہ ناں میں جواب دے دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: لہذا ایوان نے قرارداد کو متفقہ طور پہ پاس کیا۔

محترمہ یاسمین خان: جناب سپیکر! پلیز آپ سے ایک استدعا کرنا چاہو نگی۔ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: سپیکر صاحب! زما یو قرارداد دے جی دا،

جناب سپیکر: زما په خپل خیال۔۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: سر! دا یو قرارداد دے جی، یو قرارداد دے سپیکر صاحب۔

قاری عبداللہ بنگش: جناب سپیکر صاحب، ایک قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: قاری صاحب، تہ اجازت دے ، قرارداد پیش کړہ۔ جی، لږ کښېنه،

قاری عبداللہ بنگش: قرارداد نمبر926۔" یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے، کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ٹل اور ہنگو کے واپڈا اہلکار بغیر پرمٹ کے لوڈ شیڈنگ کرتے ہیں، اور علاقے کے عوام کے ساتھ ذاتیات کرتے ہوئے اوور بلنگ کرتے ہیں، اور کم وولٹیج کے باعث ٹل کے چار وں ٹیوب ویلز بند رہتے ہیں، جس کی وجہ سے واٹر سپلائی کا نظام درہم برہم ہے، لہذا ٹل اور ہنگو کے واپڈا اہلکاروں کے خلاف فوری کارروائی کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں۔"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously. Dr. Zakir Shah Sahib.

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: خه جی، مهربانی سپیکر صاحب!" یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے، کہ غریب آباد سٹی ٹاؤن علاقے میں گنجان آباد علاقے میں قائم آرمی سپلائی ڈپو کو متبادل جگہ فراہم کیجائے، اس حوالے سے یہ وضاحت کیجاتی ہے، کیونکہ مذکورہ ڈپو قیام پاکستان کے فوراً بعد قائم ہوا تھا، اس وقت اس علاقے میں آبادی بڑی کم تھی اس لئے اب وہاں پہ علاقے میں آبادی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اس لئے اس ڈپو کو یہاں سے منتقل کیا جائے۔"

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر شاہ نے ایوان میں جو قرارداد پیش کی ہے، ایوان سے رائے لی جاتی ہے، کہ اس کو پاس کیا جائے، جو اس کے حق میں ہیں، وہ "ہاں" میں جواب دے دیں۔

آوازیں: ہاں۔

جناب سپیکر: جو اس کے مخالفت میں ہیں، وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: لہذا ایوان نے قرارداد کو متفقہ طور پہ پاس کیا۔ رفعت جبین صاحبہ،

محترمہ رفعت جبین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے۔۔۔۔

جناب مختیار علی: هغه د مونځ ټائم هم لاړو۔
محترمہ رفعت جبین: " سفارش کرتی ہے، کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی پر زور سفارش کرے، کہ اراکین اسمبلی جو فنڈز بجلی اور سوئی گیس کی ترسیل کے لئے محکمے کو ادا کرتے ہیں، ان پر مذکورہ محکمے مطلوبہ سامان کی بروقت ریلیز کو یقینی بنائیں۔ کیونکہ مطلوبہ سامان کی ریلیز میں اتنی دیر ہو جاتی ہے کہ عموماً میٹیریل کی قیمت دگنی ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح کام ادھورا رہ جاتا ہے۔
جناب سپیکر: جو قرارداد محترمہ رفعت جبین صاحبہ نے ایوان میں پیش کیا ہے۔ ایوان سے رائے لی جاتی ہے کہ اس کو پاس کیا جائے۔ جو اس کے حق میں ہیں۔ وہ "ہاں" میں جواب دے دیں۔
آوازیں: ہاں۔ جو اس مخالفت میں ہیں وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔
لہذا ایوان نے قرارداد کو متفقہ طور پہ پاس کیا۔ یہ بجلی کے سامان کے ریلیز کے بارے میں ہے۔
جناب فرید خان: سپیکر صاحب! زما یو قرارداد دی۔
جناب سپیکر: ستا قرارداد د څه په باره کښې دے۔
جناب فرید خان: زما د د ډې جیلونو باره کښې دے۔
جناب مختیار علی: وائی حافظ حشمت د بانګ اووائی جی،
جناب فرید خان: زه پیش کوم، تاسو ته پروت دے جی،-----
محترمہ یاسمین خالد: جناب سپیکر، میں نے آپ سے ایک قرارداد کی ریکویسٹ کی ہے اور آپ-----
جناب فرید خان: ما تاسو سره د سپیکر چیمبر کښې خبره شوې وه،
محترمہ یاسمین خالد: جناب سپیکر! ہماری قرارداد پہ بھی ذرا غور کیا جائے، پلیز،
جناب سپیکر: فرید خان صاحب،
جناب فرید خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ صوبہ سرحد میں پولیس سٹیشنز اور جیلخانہ جات پر جو تعارفی بورڈز لگے ہوتے ہیں، اس کو سگریٹ کے مختلف کمپنیوں نے سپانسر کی ہوتی ہے۔ جس سے نہ صرف یہ کہ عوام کو منشیات کی استعمال کی ترغیب ملتی ہے، بلکہ حکومت کی طرف سے منشیات کے خلاف ہونے والے اقدامات اور دعوے مذاق بن جاتے ہیں،

اس لئے حکومت فوری طور پر اس قسم کے تمام بورڈز پولیس سٹیشنز، جیلخانہ جات اور دیگر سرکاری محکموں سے اتارنے اور آئندہ اس پر سخت پابندی لگانے کے احکامات صادر کرے۔"

جناب سپیکر: فرید خان نے ایوان میں جو قرارداد پیش کی ہے۔ ایوان سے رائے لی جاتی ہے، کہ اس کو پاس کیا جائے، جو اس کے حق میں ہے۔ وہ "ہاں" میں جواب دے دیں۔

آوازیں: ہاں۔

جناب سپیکر: جو اس کے مخالفت میں ہیں، وہ "ناں" میں جواب دے دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: لہذا ایوان نے قرارداد کو متفقہ طور پر پاس کیا۔

جناب مختیار علی: سپیکر صاحب! ما دا وئیل چې په دا اسمبلی کله په وجود کښې راغلی وه، په شروع کښې جی، دے حافظ اختر علی صاحب بانگ وئیلې وو جی، زه وایم که دا مو اوکړل جی، کیدے شی، دا زمونږه آخری دغه وی، نو حافظ حشمت د بانگ اووائی، آخری ځل باندې۔

(قہقہے)

محترمہ رفعت جبین: جناب سپیکر!

قاری عبداللہ بنگش: بانگ مونږه وئیلې دے، او س د دوئ اوکړی۔

محترمہ رفعت جبین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، معزز اراکین اسمبلی، اس سے پہلے کہ میں اسمبلی کے اجلاس کے غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کرنے کا اعلان کروں۔

جناب پیر محمد خان: جناب دا زما، دا کمیټئ رپورټ هو پاتے وو۔۔۔۔

اسمبلی کی پانچ سالہ پارلیمانی کارکردگی رپورٹ

جناب سپیکر: میں اس تاریخی موقع پہ چند ایک گزارشات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک تاریخی موقع ہے، کہ سرحد اسمبلی اللہ کے فضل سے پانچ پارلیمانی سال پورے کرنے کے قریب ہے۔ موجودہ سرحد اسمبلی کا آج تک کا دور ہر لحاظ سے تاریخی اور دیگر اسمبلیوں کے لئے قابل تقلید مثال ہے جس

کی جتنی بھی تعریف کیجائے کم ہے۔ مجھے اس بات سے بھی اتفاق ہے کہ سرحد اسمبلی کی کارروائی میں مزید حسن پیدا کرنے کے لئے بھی گنجائش موجود تھی۔ لیکن اگر دوسری اسمبلیوں کی کارکردگی کو دیکھا جائے تو یقینا سرحد اسمبلی کی کارکردگی دوسری اسمبلیوں پر حاوی ہے۔ سرحد اسمبلی نے (تالیاں) حکومت اور اپوزیشن میں بہترین ورکنگ ریلیشن شپ، اس کا بنیادی اور اہم خاصہ رہا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے، کہ صوبائی حقوق کی بات ہو، یا صوبے کے عوام کی اجتماعی مفادات کی، بات، سرحد اسمبلی کے اراکین ہمیشہ ایک ہو جاتے ہیں۔ اور صوبائی حقوق کے سلسلے میں حکومت اور اپوزیشن میں کوئی امتیاز نہیں رہتا۔ جیسا کہ میں کئی بار عرض کر چکا ہوں کہ جمہوریت کی گاڑی حکومت اور اپوزیشن کی تعاون کے بغیر نہیں چل سکتی، اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اس اسمبلی نے صوبے کے بہترین روایات کو برقرار رکھتے ہوئے، خوش اسلوبی سے اور باہمی اتفاق کا بہترین عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے، صوبے کے عوام کے بہترین مفاد میں پانچ بجٹ منظور کئے، مجھے خوشی ہے کہ سرحد اسمبلی میں موجود حزب اختلاف نے تنقید برائے تنقید کی بجائے تنقید برائے تعمیر کی پالیسی اختیار کی۔ میں اس موقع پہ حکومتی اراکین کی وسیع القلبی کو بھی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جنہوں نے اپوزیشن کی تجاویز اور آراء کو جائز مقام دیکر اپوزیشن کو ساتھ لیکر چلے۔ ملک میں سیاسی استحکام تبھی ہوتا ہے، جب ملکی ادارے مستحکم ہو۔ حکومت اور اپوزیشن جمہوری گاڑی کے دو پہیے ہوتے ہیں۔ جس کے بغیر جمہوریت کا چلنا محال ہوتا ہے۔ میں دل کی اتاہ گہرائیوں سے بلا مبالغہ یہ بات کرنے میں خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ موجودہ سرحد اسمبلی کا کردار آنے والے اسمبلیوں کے لئے یقینا ایک مشعل راہ کا کام دیگا۔ جس کے لئے یقینا سرحد اسمبلی کے تمام اراکین دلی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جمہوریت میں مثبت اور تعمیری تنقید اپوزیشن کا حق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حزب اختلاف نے اس بارے میں عوامی نمائندگی کا اپنا حق احسن طریقے سے انجام دیا ہے۔ ایک بات جو میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، لیکن دوبارہ کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں کہ سرحد اسمبلی کے اراکین نے سرحد اسمبلی کے پرانے ہال میں پیش آنے والی تکالیف کو جس خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ میں اس پر ان کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب تک تمام تر جدید سہولتوں سے آراستہ نئے ہال کی صورت میں بہار آئی ہے۔ تو یہ ہال آپ مستقبل کے پارلیمانی تاریخ کا ایک حصہ بنے گا۔ بحر حال میری دعا ہے اور تمنا ہے کہ سرحد اسمبلی کا یہ نیا ہال ملک

بالخصوص صوبے میں جمہوریت اور جمہوری اقدار کا بول بالا کرنے میں پیش خیمہ ثابت ہو۔ لیکن یہ بات بھی اہم ہے کہ جب بھی اس ہال کی تعمیر کا ذکر ہو گا۔ تو سرحد اسمبلی کے موجودہ اراکین کا ذکر خیر بھی لازمی ہو گا۔ اور اس لحاظ سے سرحد اسمبلی کے اراکین تاریخ میں یاد ہونگے۔ اس ہال کی تعمیر میں قائد ایوان جناب اکرم خان درانی صاحب نے فنڈ کی فراہمی میں جس فراخدلی کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل ستائش ہے، اگر ان کا تعاون شامل حال نہ ہوتا، تو آج ہم اس عظیم ہال میں نہ بیٹھے ہوتے۔ اسمبلیوں کا بنیادی کام قانون سازی ہوتا ہے۔ اور قانون سازی کے لحاظ سے سرحد اسمبلی کی کارکردگی نمایاں رہی ہے۔ سرحد اسمبلی نے آج تک کے اپنے 26 اجلاسوں میں 55 بل پاس کئے ہیں، جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ ایوان نے اس عرصے کے دوران 343 قرار دادیں منظور کیں، 61 تحاریک استحقاق، 158 تحاریک التواء اور 320 توجہ دلاؤ نوٹسز نمٹائی ہے جبکہ 1022 سوالات کے جوابات ایوان میں پیش کئے گئے۔ معزز اراکین اسمبلی موجودہ مخصوص حالات کے پیش نظر سیکورٹی کے سخت انتظامات میں سرحد اسمبلی کے اراکین، پریس اور سیکورٹی سٹاف نے اپنے جس مثالی تعاون کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں اس پر بھی انہیں داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ معزز اراکین اسمبلی! میں سیکورٹی انتظامات کو یقینی بنانے کے لئے بلا امتیاز پولیس کے تمام افسروں اور پولیس جوانوں کی خدمات کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ میں صحافی برادری کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کا ہمیشہ بلاامتیاز تعاون حاصل رہا۔ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے پر خلوص تعاون کا ہی نتیجہ ہے کہ مجھے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ اب میں اس اجلاس سے متعلق جناب گورنر صاحب صوبہ سرحد کا فرستادہ فرمان پڑھ کر سناتا ہوں۔

'Order': "In exercise of the powers conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan I, Lt. Gen. (Rtd.) Ali Muhammad Jan Orakzai, Governor of the North West Frontier Province, do hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business, fixed for the day, stands prorogued on Tuesday, the 3rd July, 2007, till such date as may hereafter be fixed."

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)